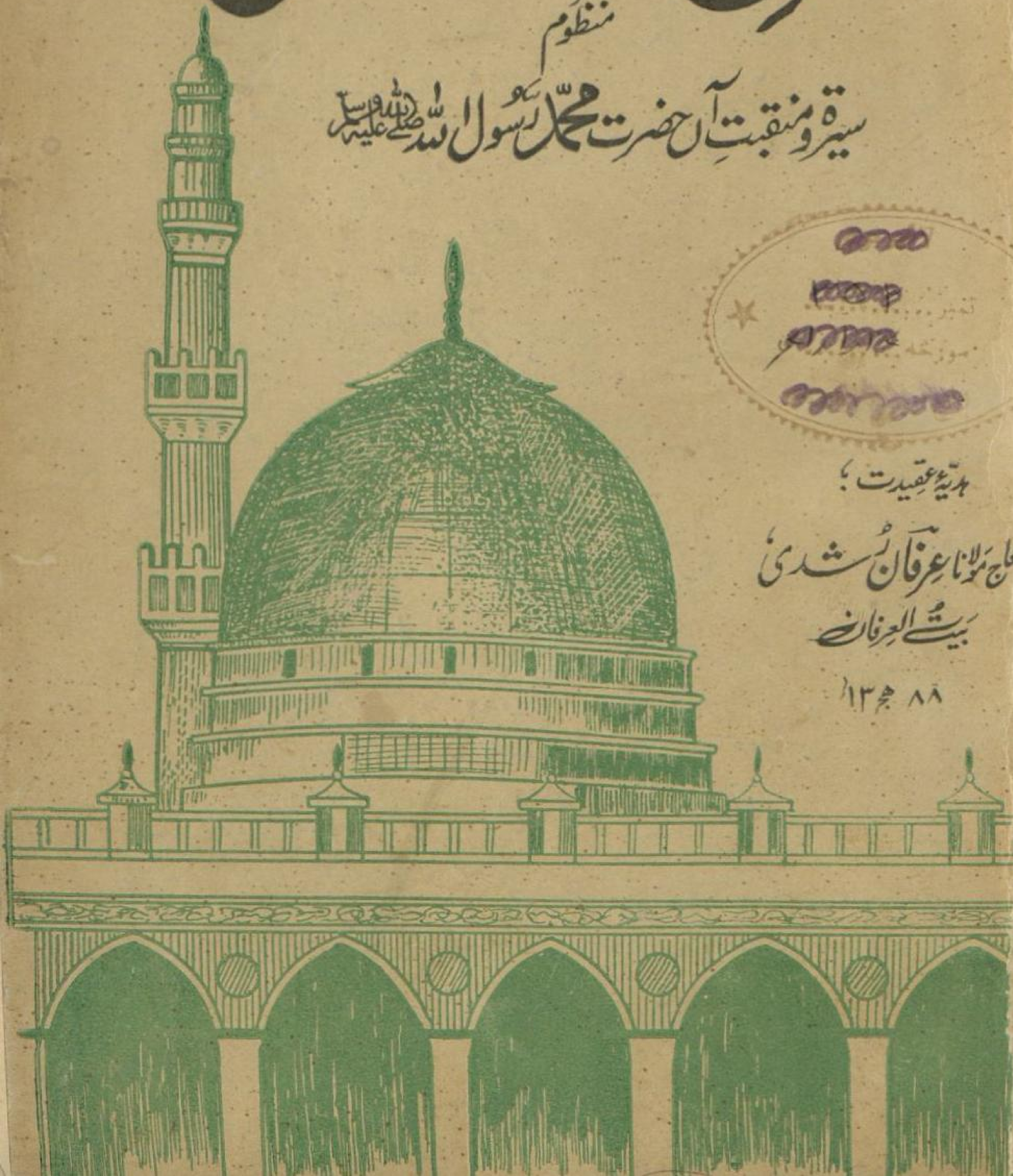
النبی انا ارسلنٰک شاہدًا و مبشرًا و نذیرًا و داعیًا الی اللہ باذنہٖ و سراجًا منیرًا

ہے دہر میں روشن چراغِ مصطفوی
بجھا ہے بجھتا رہے گا شرارِ بولہبی
(رشدی)

چراغِ مصطفوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

منظوم

سیرۃ و منقبتِ آں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم



ہدیۂ عقیدت از:

الحاج مولانا عرفان رشدی
بیت العرفان

۱۳۸۸ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مظہرِ نورِ خدا

(نعت)

مُرشدنا و مُقتدانا و مولٰینا حضرت الحاج سیّد وارث حسن صاحب
مخدومی، چشتی، صابری، مُجبّی کوڑہ جہان آبادی رحمۃ اللہ علیہ (نوّر اللہ مرقدہٗ)
خلیفۂ مجاز شیخ العرب و العجم حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مُہاجرِ مکّی،
رحمۃ اللہ علیہ (قدّس اللہ سرّہٗ)

خواجہ ہر دو سرا و مظہرِ نورِ خُدا! ذاتِ احمدِ مُصطفٰے اصلِ علٰی صلِّ علٰی
عاشقانِ مُصطفٰے را مُژدہ بادت مژدہ باد عشقِ احمدِ مُصطفٰے عشقِ احمدِ مُصطفٰے!

خدا عشق خدا!

لمحہ لمحہ در دلِ وارث حسن را رُو نمود
با خُدا و مُصطفٰے اے مرحبا اے مرحبا

من الملفوظاتِ مُرشدنا رحمۃ اللہ علیہ
عرفانِ رُشدی
کان اللہ لہٗ

یٰٓاَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا ۙ وَّدَاعِیًا اِلَی اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا ○

چراغِ مصطفوی

سیرت و منقبتِ سرورِ دو عالم رحمۃ للعالمین
آں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نذرانۂ عقیدت

از الحاج مولینا عرفان رشدی
داعی مجلسِ علماء اسلام، پاکستان، لاہور

ہدیہ: فقط دعائے خیر

حرفِ اوّل

سیّدِ وُلدِ آدم، رحمتِ ہر دو عالم، نبیِ اکرم، نُورِ مجسّم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی محبّت عینِ ایمان اور آپ کی اطاعت جانِ ایمان ہے۔ آپ کی محبّت اور اطاعت کے بغیر ایمان کا تصوّر نہ صرف محال بلکہ نامُمکن ہے۔

شیخِ طریقت، حضرتِ عرفان رُشدی مدّظلّہ العالی نے "چراغِ مُصطفوی" کی صُورت میں نظم و نثر کا جو ہدیۂ عقیدت بارگاہِ رسالتمآب صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم میں پیش کیا ہے، اس کے متعلق کُچھ کہنا قطعاً غیر ضرُوری ہے کیوں کہ ع

مُشک آنست کہ خُود ببوید نہ کہ عطّار بگوید

دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام اہلِ اسلام کو حُبِّ رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے بہرہ ور ہونے اور تعلیماتِ نبویہ سے زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین، یا ربّ العالمین!

محمّد انور جیلانی
سیکرٹری نشر و اشاعت مجلسِ علمائے اسلام پاکستان

بارِ اوّل: جمادی الثانی ۱۳۸۸ھ — تعداد ۱۰۰۰
ناشر: سیکرٹری نشر و اشاعت مجلس علمائے اسلام — مطبوعہ مسعود پرنٹرز میکلوڈ روڈ، لاہور

کتبہ جمیل احمد قریشی تنویر رقم اُردو بازار لاہور

ترتیب

نمبر شمار	عنوانات		صفحہ
۱	مدحتِ محبوبِ خدا، منقبتِ حبیبِ کبریا	از مولینا مہاجر مکیؒ و مولانا نانوتویؒ	۶
۲	دُعائیہ	از مولینا قاری محمد روشن علی صاحب	۷
۳	اِبتدائیہ	از حکیم سید صغیر حسن زیبا ناردی	۹
۴	پیش لفظ	از مولینا محمد عبید اللہ صاحب مہتمم جامعۃ اشرفیہ لاہور	۱۱
۵	محسنِ نوعِ بشر		۱۲
۶	مقدمہ	از حضرتِ مصنف مولانا شیخ اعجاز الدین احمد عرفان رشدی مدظلہ	۱۳
۷	گلہائے عقیدت	″	۲۵
۸	شرحِ صدر و رفعتِ ذکر		۲۷
۹	دُرود و سلام		۳۱
۱۰	دُرودِ ابراہیمی، دُرودِ ذکر		۳۲
۱۱	ذکرِ حبیب		۳۳
۱۲	آئینۂ نورِ محمدیؐ	(نظم)	۳۴
۱۳	شانِ محبوبیتؐ	(شعر)	۳۸
۱۴	چراغِ مصطفویؐ	(نظم)	۴۱
۱۵	اِنتظارِ آمدِ خیر البشرؐ	(قطعہ)	۴۶
۱۶	ظہورِ قدسی	(نظم)	۴۷
۱۷	فیضانِ قدس	″	۵۲
۱۸	شمعِ رسالتؐ	″	۵۳
۱۹	غزواتِ نبویؐ	″	۵۵
۲۰	ختم المرسلینؐ	″	۵۶
۲۱	منزلِ صدق و صفا	″	۵۷
۲۲	رحمۃ للعالمینؐ	″	۵۹
۲۳	نورِ ہدیٰ	″	۶۲

نمبر شمار	عنوانات		صفحہ
۲۴	آلِ نبیؐ	(نظم)	۶۴
۲۵	**شمامۃ العنبر**		۶۵
۲۶	حمدِ باری	(نظم)	۶۷
۲۷	شانِ شہِ لولاک	"	۶۹
۲۸	ولادت و جمالِ نبویؐ	"	۷۰
۲۹	متاعِ گراں مایہ۔ صفاتِ قدسیؐ	"	۷۲
۳۰	برکتِ درود و سلام	"	۷۳
۳۱	وسیلہ۔ حبِ نبیؐ	"	۷۴
۳۲	نورِ ہدایت	"	۷۵
۳۳	دعوت الی اللہ و احیاءِ حق	"	۷۷
۳۴	منقبتِ اہلِ بیت و صحابہؓ	"	۷۹
۳۵	کفّار و منافقین	"	۸۱
۳۶	جہاد فی سبیل اللہ	"	۸۲
۳۷	معجزات و قدسی صفات	"	۸۳
۳۸	شبِ معراج	"	۸۵
۳۹	واقعۂ کربلا	"	۸۶
۴۰	میدانِ حشر و شفاعتِ کبریٰ	"	۸۷
۴۱	رحمت و مغفرت	"	۸۹
۴۲	حالاتِ حاضرہ	"	۹۰
۴۳	قطعہ		۹۲
۴۴	احوالِ اُمّت	(نظم)	۹۳
۴۵	مقابلۂ دشمن	"	۹۴
۴۶	مکینِ گنبدِ خضرا	"	۹۶
۴۷	طفلِ حقیقت	"	۹۷
۴۸	منشاءِ کتاب		۹۹
۴۹	حُبّ و اطاعتِ نبیؐ	(نظم)	۱۰۱

نمبر شمار	عنوانات		صفحہ
۵۰	عُروجِ اسلام و اتمامِ اُمّت		۱۰۳
۵۱	مدّ و جزرِ اسلام	(مولانا الطاف حسین حالیؒ)	۱۰۴
۵۲	اُمّتِ وسطیٰ و وعدۂ فوز و فلاح	نظم از حضرتِ مصنّف	۱۰۵
۵۳	میزانِ حق و باطل	"	۱۰۸
۵۴	خیرالامم اور امر و نہی	"	۱۰۹
۵۵	ضابطۂ زندگی	"	۱۱۱
۵۶	قطعۂ تاریخِ طباعتِ کلام	از حضرتِ حکیم سیّد صغیر حسن زیبا باردی	۱۱۲
۵۷	تعلیماتِ نبویّہ	(مرتّبہ حضرتِ مصنّف)	۱۱۳
۵۸	خُطبۂ اُولیٰ : دعوتِ اسلام		۱۱۴
۵۹	چہل احادیثِ نبویؐ	(مرتّبہ حضرتِ مصنّف)	۱۱۵
۶۰	اپنے گھرانے کے لوگوں میں آنحضرتؐ کی تقریر		۱۱۷
۶۱	جوامع الکلم و جواہر الحکم	(مرتّبہ حضرتِ مصنّف)	۱۳۰
۶۲	خطبۂ حجۃ الوداع		۱۵۲
۶۳	تعارُفِ مجلسِ عُلماءِ اسلام پاکستان	(اسلامی آئین ساز)	۱۵۵
۶۴	دیگر تصانیفِ مصنّف		۱۶۰
۶۵	مقدّس امانت		۱۶۹
۶۶	امارتِ شرعیہ کا قیام	(بیانِ حضرتِ مصنّف)	۱۷۵
۶۷	شعباتِ امورِ شرعیہ		۱۸۰
۶۸	اسلامی آئینِ مملکت	(حضرتِ علامہ اقبالؒ)	۱۸۱
۶۹	قانونِ ربّانی و قانونِ انسانی	(حضرتِ مصنّف)	۱۸۲
۷۰	تقریظ	(سیّد امیرالدین قدوائی)	۱۸۳
۷۱	تقریظ	(صاحبزادہ ابوسعید قادری)	۱۸۵
۷۲	تقریظ	(شاہد چاندپوری)	۱۸۶
۷۳	تقریظ	(مولینا محی الدین شارق)	۱۸۸
۷۴	نعتِ سرکارِ دو عالمؐ	حکیم سیّد محمدؐ انور جیلانی	۱۸۹
۷۵	روشنیِ ایمان	از اہلیہ حضرتِ مصنّف	۱۹۱

انتخاب

مدحتِ محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم

شیخ العرب والعجم حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی قدس اللہ سرہ

حامد و محمود و ممدوحِ خدا   احمد مرسل محمد مصطفیٰ
زینتِ تاجِ رسالت ہے وہ ذات   رونقِ تختِ نبوت ہے وہ ذات

روشنیِ عرش، نورِ لامکاں
شمعِ بزمِ عالمِ کون و مکاں

منقبتِ حبیبِ کبریا صلی اللہ علیہ وسلم

حجۃ الاسلام مولانا محمد قاسم نانوتوی علیہ الرحمۃ

ہیں فخرِ کون و مکاں، زبدۂ زمین و زماں
امیرِ لشکرِ پیغمبراں، شہِ ابرار
اڑا کے باد مری مشتِ خاک کو پسِ مرگ
کرے حضور کے روضے کے آس پاس نثار
و لے یہ رتبہ کہاں مشتِ خاکِ قاسم کا
کہ جائے کوچۂ اطہر میں تیرے بن کے غبار

— سیکرٹری نشر و اشاعت

دُعائیہ

از مکرمی و محترمی اُستاذی حضرت مولٰینا حافظ قاری محمّد روشن علی صاحب
دامت برکاتہم،

سابق معلّم العلوم العربیہ مدرسۃ العالیہ عربیہ رحیمیہ،
مسجد نیلا گنبد، انار کلی، لاہور

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

اَلحَمدُ لِرَبٍّ ھُوَ شَافٍ لِّلسَّقِیم
وَالشُّکرُ لِمَن اَرحَمُ مِن کُلِّ رَحِیم
اَلعَالِمُ وَالوَاحِدُ وَالبَاقِیْ اَبَدًا
وَالغَافِرُ لِلذَّنبِ جَدِیدٍ وَّقَدِیم
یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّم دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیبِکَ خَیرِ الخَلقِ کُلِّھِم

اما بعد

حضرتِ مولٰینا مولوی اعجاز الدین احمد صاحب عرفانؔ رُشدی، صابری رفع اللہ تعالیٰ درجاتہٗ، فی الدّارین نے جو عشقِ خاتم المرسل ہادیِ سُبل صلّی اللہ علیہ وسلّم میں سرشار ہیں اور اسی جذبۂ محبّت نے انھیں منظوم سیرت النّبوی صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم "چراغِ مصطفویؐ" کی تالیف

و تصنیف کرنے پر مجبور کیا ہے۔ لہٰذا موصوف نے بہ محنتِ شاقہ، خیالاتِ بالغہ
و واسعہ کو، جو طاقتِ ایزدی سے مرحمت ہوئے ہیں، منصّۂ شہود پر لانے کی سعیِ
بلیغ فرمائی ہے۔ میں اس کو پڑھ کر مسرّت و انبساط سے پھولا نہیں سماتا کہ کوئی
شعبۂ سیرت باقی نہیں رہا جو اس کتابِ مبسوط میں علمی حیثیت اور حُبّ و اطاعتِ
نبی صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی جہت سے رہ گیا ہو، لہٰذا میں تلمیذ و تلمذ
کے رابطۂ مابین کی حیثیت سے داد دیتا ہوں اور دُعا کرتا ہوں اور فخر کرتا ہوں کہ
اللہ تعالیٰ میرے شاگردِ رشید کی تصنیفِ نظیف کو قبول فرما کر ہم دونوں کے لیے
ذریعۂ بخشش فرمائے اور خصوصاً مولینا عرفان رُشدی صاحب کو جزائے
خیر عطا فرمائے۔ اَللّٰھُمَّ رَبِّ زِدْ فَزِدْ!

خاکسار

حافظ روشن علی

۱۵ جمادی الثانی ۱۳۸۸ھ

اِبتدائیّہ

مسیح الکلام جناب حکیم سیّد صغیر حسن صاحب نیّر نیپا نارَوی
جانشینِ حضرتِ نُوح نارَوی مرحُوم

حضرت مولٰینا الحاج شیخ اعجاز الدّین احمد عرفان رشدی پیغامِ دینِ حق قوم وملّت تک پہنچانے کے لئے آئے دِن نثر یا نظم میں کوئی نہ کوئی دینی مسوّدہ تالیف وتصنیف کی صُورت میں ترتیب فرماتے رہتے ہیں اور یہ تبلیغی سلسلہ جاری ہی رہتا ہے۔ چنانچہ "مقدّس امانت"، "امارتِ شرعیّہ"، "مختلِف دینی خُطبات"، "حدیثِ عرُوج و زوالِ اُمّت" (منظوم) وغیرہم مطبوعہ وغیر مطبوعہ تالیفات وتصنیفات میں سے "معرکۂ حق و باطل" بھی ایک طویل نظم کا تاریخی مجموعہ ۱۹۶۵ء میں ضخیم کتاب کی صُورت میں زیبِ اشاعت ہوکر خاص و عام کے ہر حلقے میں مقبُول ہوچکا ہے اور اب زیرِ نظر منظوم مجمُوعہ "چراغِ مُصطفویؐ" زیورِ طبع سے آراستہ ہوکر "مجلسِ علماءِ اسلام، پاکستان" کی طرف سے ملک و قوم کے استفادہ کیلئے پیش کیا جارہا ہے، جو تمام تر "سیرۃِ نبویؐ" پر مشتمل ہے اور حبِّ رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی تجلّیوں سے آپ کا قلبِ باصفا معمُور ہونے کی دلیل ہے۔ اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ!

"چراغِ مُصطفویؐ" میں بیک ردیف طویل نظم "شمامۃ العنبر" کا ایک ایک

شعر بھی ہر کلمہ گو کا دین اور ایمان ہے۔ مجموعۂ ہذا میں فنِ شعر گوئی کی روایات حتیٰ الوسع برقرار رکھتے ہوئے نفسِ مضمون کے قائم رہنے اور اظہارِ عظمت و اصولِ دینیّہ کے قیام کی کد و کاوش بدرجۂ اتم موجود ہے جو ہر مسلمان کے لیے سرمایۂ حیات ہے۔

اس دینی و تبلیغی سلسلۂ اشاعت سے مولانائے موصوف کا مقصد نام و نمود یا دنیوی مفاد حاصل کرنا اور سیم و زر کے ڈھیروں سے کھیلنا نہیں ہے بلکہ خالصتہً للّٰہ دینی خدمت مقصود ہے جو ان کے درویشانہ مسلک میں شامل ہے اسی لیئے آپ نے اپنی مرتّبہ مطبوعات کی کبھی کوئی قیمت کسی سے نہیں وصول کی۔ اور ہمیشہ طالبانِ دینِ حق کی خدمت میں مجلسِ علماء کی جانب سے مفت بہم پہنچائی ہیں۔ یہی الی اللہ صورت اس منظوم مجموعہ کی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو عاقبت میں اپنے محبوبِ پاک، رحمۃ للعالمین صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے زیرِ دامنِ رحمت بلند مرتبوں اور جزائے خیر سے نوازے۔ (آمین ثم آمین)

زیبا ناروی

۱۰ ار الیشور اسٹریٹ، کرشن نگر، لاہور

۲۹ جولائی ۱۹۶۸ء

پیش لفظ

از مولانا قاری محمد عبید اللہ صاحب مہتمم جامعہ اشرفیہ و
رُکن مجلسِ علماء اسلام، پاکستان، لاہور

۹ جمادی الاوّل ۸۸ سنہ ھجریہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت العلامہ عرفان رُشدی کی جاذب القلوب شخصیت سے عرصہ سے متعارف ہوں البتہ ان کی شاعرانہ صلاحیتیں اور کمالات "چراغِ مصطفوی" کے مسوّدے سے معلوم ہوئے۔ قلتِ فرصت کی وجہ سے جستہ جستہ ہی دیکھ سکا ہوں تاہم جہاں سے بھی دیکھا ع

کرشمہ دامنِ دل می کشد کہ جا اینجاست

کا مصداق پایا۔ "شعر و سخن کی روایت و فن پر نقد و تبصرہ تو اُستادانِ فن کا کام ہے۔ جہاں تک مضامین اور معانی کا تعلق ہے، عرفان رُشدی صاحب کے اخلاص اور جذبِ دروں کی وجہ سے بحمد اللہ اس میں کہیں بھی کچھ کہنے کی ضرورت نہیں، حق تعالیٰ اس مجموعے کو ہم سب کے لیے فلاحِ دارین کا ذریعہ بنا دے۔ آمین!

محمد عبید اللہ

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ
رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ
وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ
وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ○

بے شک احسان کیا ہے، اللہ تعالیٰ نے مؤمنوں پر۔ جب بھیجا ان میں رسول صلعم انھی میں سے۔ وہ ان (مؤمنوں) کو اللہ کی آیتیں پڑھ کر سناتا ہے اور انھیں کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا ہے۔ اگرچہ وہ اس سے پہلے کھلی ہوئی گمراہی میں تھے۔

محسنِ نوعِ بشر

جزو و کُل جس کے در و بست کے ہیں منّت کش
تابشِ مصحفِ آیاتِ خواجہ کیہاں کی قسم
اوج پر ہو گا کبھی کوکبِ پستی زدہ بھی
محسنِ نوعِ بشر عظمتِ انساں کی قسم

عرفان رُشدی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بر کفے جامِ شریعت بر کفے سندانِ عشق　　ہر ہوسناکے نداند جام و سندان باختن

مقدمہ

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنی بندگی اور معرفتِ صفات کے لیے پیدا کیا ہے: وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنَ ۝ خالقِ جزو وکل کی بندگی کا حق کس طرح ادا کیا جائے اور صفاتِ خداوندی کی معرفت کیونکر حاصل ہو؟ اس کے لیے نمونۂ عمل اپنے محبوب سرکارِ دو عالم حضرتِ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کو بنایا اور اپنے قُرب و معرفت کے مقامِ رفیع پر فائز فرمایا۔ حق تعالیٰ کے قُرب و معرفت کا راستہ دِکھانے والے بھی آپ ہیں اور اس کا طریقۂ حصُول بھی آپ کے اُسوۂ حسنہ سے ظاہر ہُوا۔ اب اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کا راستہ آپؐ کی اتّباع کے سوا کوئی نہیں۔ نہ طریق اِلی اللہ میں آپؐ کی سُنّت کی پیروی اور آپؐ کے نقشِ قدم پر چلنے کے سوا حصُولِ حق کی کوئی اور راہ ہے۔

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَ یَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝

(اے پیغمبرؐ! اِن سے کہہ دیجیے کہ اگر وُہ اللہ تعالیٰ سے محبّت کرنا چاہتے ہیں تو وُہ تمھاری اتّباع کریں، اللہ تعالیٰ بھی اُنھیں محبُوب رکھّے گا اور اُن کے گناہوں کو مُعاف کر دے گا اور وہ بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔)

اور خود بخود کوئی چاہے کہ اپنے ذاتی و پسندیدہ راستے یا اپنے ایجاد کردہ طریقے سے اللہ تعالیٰ کی رضا و قُربتِ الٰہی کے مقام تک پہنچ جائے تو یہ محال ہے۔

خلافِ پیمبر کسے راہ گزید　　کہ ہرگز بمنزل نہ خواہد رسید

یہ رابطۂ رب حصولِ حق کا راستہ ہے جو اتباعِ سنّتِ محبوبِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کا وسیلہ اختیار کیے بغیر طے نہیں ہوتا۔ باقی شریعتِ مطہرہ وحقہّ کے احکام کی پابندی کا جو ضابطہ مقرّر فرمایا گیا ہے، وہ تعلق باللہ کے حصول ہی کے لیے ہے اور اس کے لوازم میں سے ہے۔ احکام وضابطۂ شریعت کی پابندی توسّط کے طور پر ہے اور تعلّق باللہ کا رابطہ مقصود بالذات ہے۔ منشائے دین کی تکمیل اور حکمِ شریعت کی بجا آوری سنّتِ ہادیؐ کی پیروی کے بغیر ممکن نہیں کیونکہ منشائے الٰہی کی محرم و رازدار آپؐ کی ذاتِ بابرکات تھی۔ شریعت ایک بنیاد ہے جس پر رابطۂ رب کی عمارت کھڑی کی گئی ہے اور آنحضورِ اقدس صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم اس عمارت کے معمار ہی نہیں ہیں بلکہ انسان کو خدا سے ملانے کا ذریعہ بھی ہیں ؎

خالق و مخلوق میں دائم وسیلہ آپؐ ہیں
حق سے انساں کو ملانے کا ذریعہ آپؐ ہیں

(عرفانِ رُشدی)

خاتم النّبیّین صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے ذریعے دین مکمّل ہو چکا اور ضابطۂ شریعتِ حقّہ ومطہّرہ کی پابندی اور رابطۂ رب (تعلّق باللہ)، یہ دین کی جامع حقیقت کے دو رُخ ہیں۔ شریعت اگر جسم ہے تو طریقت اُس کی رُوح۔ ”ضابطہ“ کا اطلاق ظاہر پر ہے اور ”رابطہ“ کا تعلّق انسان کے قلب و رُوح اور باطنی حقیقت سے۔ دینِ کامل کی اس جامع اور مکمّل حقیقت کی طرف دعوت دینے کا طریقہ بھی حکیمانہ اختیار کیا گیا۔ پہلے انسان کے اعضاء وجوارح کو عبادتِ الٰہی کی ظاہرہ شکل یعنی رکوع وسجود اور قیام وقعود کا پابند بنایا گیا۔ یہ ہیئتِ معروفہ عبادتِ الٰہی کی ظاہرہ صورت ہے اور ذکر ورجوع الی اللہ، یہ عبادت کی رُوح اور حقیقت ہے جو مقصود بالذات ہے — اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ (نماز کو قائم کر میری یاد کے لیے) — عبادت کی رُوح اور حقیقت تک پہنچنے کے لیے نماز کی ظاہرہ صورت کو قائم کرنے کا حکم دیا

گیا۔ بایں ہمہ عبادت کی ہیئتِ معروفہ کو تعدیلِ ارکان، خضوع و خشوع اور حضورِ قلب کے ساتھ مشروط و مؤکّد کر دیا۔ وقِس علیٰ ہٰذا۔ اسی طرح شریعت کے دُوسرے احکامات کا حال ہے کہ ہر حُکم کا اطلاق ظاہر پر ہے، لیکن مقصود بالذّات اِس حُکم کی باطنی حقیقت ہے، یعنی رضا و قُربِ الٰہی[۱] کا حصُول۔ اسی لیے فرمایا: وَاِلٰی رَبِّکَ مُنْتَهٰهَا ۝ کہ منتہائے مقصود ربّ تعالیٰ کی ذات ہے۔

پس دینِ فطرت کی اس جامع و مکمّل حقیقت کی طرف دعوت دینے کا طریقہ بھی حکیمانہ ہونا چاہیے۔ چنانچہ ارشاد ہے:

اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ ۝

(اللہ تعالیٰ کے راستہ کی طرف بلائیں حکمت و دانائی کے ساتھ اور اچھّے پیرایۂ نصیحت میں۔ اور ان کے ساتھ مجادلہ بھی اچھّے طریقے سے کیا جاتے۔)

حق و دینِ اسلام کی طرف خُود آنا اور مخلوق کو اس کی طرف بُلانا دعوت الی اللہ ہے۔ وَلَهٗ دَعْوَةُ الْحَقِّ ۝

محل و مقتضائے حالات کے لحاظ سے دعوتِ حق کا طریقۂ کار اور تبلیغِ دینِ اسلام کے لیے خطاب و پیرایۂ بیان گو ہر جگہ و ہر موقع پر ایک جیسا نہ ہو، لیکن اس کی اصل رُوح ہر حال میں برقرار رہتی ہے جو مقصود ہے۔

کتاب اللہ و سُنّتِ رسُول اللہ میں سب کچھ موجُود ہے۔ اسی میں سے حسبِ اقتضائے حالات احکامِ خداوندی و حِکَمِ الٰہیّہ کو احسن پیرایہ میں حکمت و دانائی کے ساتھ لوگوں تک پہنچانا تاکہ ابلاغِ حق مؤثّر طور پر ہو سکے۔ یہ بھی دعوتِ حق کے لوازمات میں سے ہے اور خُود جس ایمانی حقیقت کی طرف دعوت دینا مقصُود ہے۔ یہاں بھی ایک جُز کو دُوسرے جُز کے ساتھ مربُوط کر دیا اور ایک جُز کی تکمیل کا انحصار دُوسرے پر رکھّا۔

مثلاً: نجاتِ اُخروی کو لے لیجیے جو ایمان باللہ اور ایمان بالرّسُول کے بغیر

---

[۱] وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ ط

ممکن نہیں۔ یعنی توحید و رسالت کے متعلق صحیح عقیدۂ اسلام۔ اب اس کو توحیدِ ذاتِ باری تعالیٰ کی جہت سے دیکھیں تو وہ ایمان باللہ ایسا ہونا چاہیے کہ شرک و کفر کے شائبہ سے بھی پاک ہو۔

اَلتَّوْحِیْدُ رَأْسُ کُلِّ طَاعَاتٍ۔ توحید سب طاعات کی بُنیاد ہے۔
اَلتَّوْحِیْدُ فَکُّ الْاِضَافَاتِ۔ اضافتوں کے گر جانے کا نام توحید ہے۔

حق تبارک و تعالیٰ وحدہٗ لاشریک لہٗ ہے۔ اپنی ذات میں بھی اور صفات میں بھی۔ وہ حیّ و قیّوم ہے۔ اللہ جلّ شانہٗ، عزّ اسمہٗ و حق سبحانہٗ تعالیٰ کی ذات قدیم واجب الوجود ہے، جو ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گی۔ ویبقیٰ وجہ ربّک ذوالجلال والاکرام۔ آیۃ

تجلیات و شیونِ ذاتیہ و کمالاتِ صفاتیہ کے باوصف اُس کی ذات جیسی ازل میں تھی آج بھی ہے۔ اَلْآنَ کَمَا کَانَ۔ اسی طرح ایمان بالرّسول کی شرائط ہیں، یعنی یہ ایمان ختم المرسلین کے عقیدے کے ساتھ ہو۔ آنحضرت محمّد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کو "کَافَّۃً لِّلنَّاسِ" اور ہر زمانہ اور ہر وقت کے لیے رسولِ خدا و نبیِ برحق مانا جائے اور آپ کی ان تمام صفاتِ ثابتہ حقّہ کے ساتھ آپ کی رسالت کی تصدیق کی جائے جو قرآن و حدیث میں وارد ہیں۔ اسی طرح ایمان کے ان دو اجزائے غیر منفک پر بہ صدقِ دل ایمان لانے کے بعد قبولیتِ ایمان کے لیے یہ بھی لازم ہے کہ محبوبِ خدا محمّد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے کمال درجہ کی حُبّ رکھتا ہو۔ جو ماں باپ، اہل و عیال اور سارے جہان سے بڑھ کر ہو، تب کسی کلمہ گو مسلمان کا ایمان بارگاہِ الٰہی میں شرفِ قبول حاصل کرنے کے قابل ہو سکتا ہے۔

جیسا کہ ارشادِ نبوی ہے: لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَّلَدِہٖ وَوَالِدِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ۔

اور خود حُبِّ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے معتبر اور قابلِ قبول

لہ وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا کَآفَّۃً لِّلنَّاسِ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا ہ

ہونے کا دارومدار ہے آپؐ کی اتباع پر۔ کیونکہ حُبّ کے ساتھ "فَاتَّبِعُوْنِیْ" کی شرط لگی ہوئی ہے اور یہی حُبِّ الٰہی کی باب کُشا بھی ہے۔ اب اِتّباع کی شرط کو دیکھا جائے تو وُہ مقتضی ہے تمام تعلیماتِ نبویؐ کو، جن کی اِتّباع ہونی چاہیے۔ چُنانچہ قُدرتی امر اور فطری بات ہے کہ حُبِّ رسُولُ اللہ جب خلوص و صدق کے ساتھ دل کی گہرائی میں جاگزین ہو جائے گی۔ وَبِاللّٰہِ التَّوْفِیْقِ وَھُوَالْمُرَادُوَ الْمَقْصُوْدِ۔

توبالخاصہ کتاب اللہ و سنت رسول اللہ کی اتباع کا داعیہ پیدا ہو جائیگا

دعوتِ حق و تبلیغ دینِ اسلام کا مُسلّمہ طریقہ براہِ راست تخاطب کا بھی ہے جو ابتداء سے ہے اور تاقیامت رہے گا۔ وعظ و بیان اور درس و تدریس اس میں شامل ہے، لیکن اسی دعوت و قبولِ حق و تعلیماتِ اسلام کی پذیرائی کے لیے بعض اوقات راہ ہموار بھی کرنی پڑتی ہے اور اس کا ذریعہ ہے حکمت و دانائی کا مؤثر پیرایۂ بیان۔ راہِ حق میں محض دعوئ حُبّ سے کام نہیں چل سکتا جب تک اس کے ساتھ طاعتِ نبیؐ شامل نہ ہو اور بظاہر طاعت تو ہے، لیکن حُبّ کے بغیر ہے تو وُہ بھی ایک قالب بے جان ہے۔ دیکھنے میں ایک ڈھانچہ تو نظر آتا ہے مگر اس میں رُوح نہیں۔ معلوم ہُوا کہ رضا و قُربِ الٰہی کی منزلِ مقصود تک پہنچنے کے لیے حُبّ و طاعتِ نبیؐ کا بہ یک وقت جمع ہونا ناگُزیر ہے۔ حُبِّ نبیؐ کے بغیر نہ ایمان قابلِ قبُول ہے، نہ طاعتِ الٰہی کے سانچے میں جان پڑتی ہے اور اگر حُبّ ہی حُبّ ہو جو طاعت کی طرف نہ لائے تو یہ حُبّ بھی نتیجہ خیز یا بار آور نہیں۔ اس لیے حُبّ و طاعتِ نبیؐ کے تلازمہ کو سمجھانے اور دل نشیں کرنے کے لیے اس عاجز و فقیر کے قلب نے جو گواہی دی (قرآن و حدیث کی رَوشنی میں) اُس نے "چراغِ مصطفویؐ" کی منظُومات کی شکل اختیار کرلی۔ اور بعض خطبات و ارشاداتِ نبوتیہ کو توضیح و سند کے طور پر شامل کیا۔ وعظ و تقریر بیان و تذکیر و درس و تدریس اور تلقین و توجّہ یہ سب معرُوف ذرائع ہیں، دعوت الی الحق کے۔ کبھی اسی مقصد کے حصُول کے لیے حکیمانہ پیرایۂ بیان بھی اختیار کرنا پڑتا ہے۔ گاہِ قلبی جذباتِ لطیف

۱؎ یُحِبُّوْنَھُمْ کَحُبِّ اللّٰہِ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰہِ ۝

کو چھیڑ دینے سے بھی حصولِ مقصد میں آسانی ہو جاتی ہے۔ وَبِاللّٰہِ التَّوْفِیْق۔
وَالْاَمْرُ کُلُّہٗ لِلّٰہِ ۝ وَاللّٰہُ غَالِبٌ عَلٰٓی اَمْرِہٖ وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ۝ وَمَا ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ بِعَزِیْزٍ ۝ وَاللّٰہُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰی مَا تَصِفُوْنَ ۝

دُنیاوی زندگی کا کوئی شعبہ ہو، اُمّتِ محمّدیہ کے لیے فوز و فلاح کا راستہ نہیں کھل سکتا تاوقتیکہ وُہ نبیِ رحمت صلّی اللہ علیہ وسلّم کے اُسوۂ حسنہ کو اپنا نہ لے: لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ ۝ مُسلمانوں کی انفرادی زندگی ہو یا اجتماعی پیروی سُنّت کے بغیر چارہ نہیں۔ اِسی طرح مُسلمانوں کی سیاست اور معیشت، معاشرت و ثقافت، جنگ و امن کے تقاضے بین الاقوامی معاہدات اور اسلامی مُلک و مِلّت کے پڑوسیوں سے تعلّقات، سب کے لیے چراغِ ہدایت آپ کی تعلیمات ہیں جس سے ہٹ کر اہلِ اسلام کے لیے کوئی طریقہ کار سُودمند ثابت نہیں ہو سکتا۔ اسلام کا سارا نظامِ دین و دُنیا اور اُس کی کامیابی اور نجاتِ اُخروی کا کُل دار و مدار سُنّتِ رسُول اللہ کی پیروی اور اُسوۂ حسنہ کی اتباع میں مُضمر ہے۔ آپ دونوں جہان کے لیے رحمت بنا کر بھیجے گئے ہیں اور خصُوصًا مؤمنین اور اُمّتِ محمّدیہ کے لیے تو آپ سراپا شفقت رحمتِ تمام ہیں:

لَقَدْ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْہِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ۝ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰہُ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ۝

مُختصر یہ کہ اہلِ اسلام کے لیے دین و دُنیا کی کامیابی اور آخرت کی نجات کا واحد ذریعہ یہی ہے کہ محبُوبِ خُدا سرکارِ دوعالم، ہادیِ اسلام کے نقشِ قدم پر قدم بقدم چلنے کی کوشش کی جائے۔ جس بات کا آپ نے حکم دیا ہے، اس کو سر آنکھوں سے بجا لائیں اور جس چیز سے آپ نے روکا ہے، اس سے رُک جائیں:
مَآ اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ ۚ وَمَا نَھٰکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوْا ۚ

(جو کچھ رسولؐ تم کو دیں، اُس کو لے لو اور جس چیز سے وہ تم کو روکیں، اُس سے رُک جاؤ۔)

کیونکہ اطاعتِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم عین اطاعتِ الٰہی ہے:

"وَمَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ۝

(جس نے رسُولؐ کی اطاعت کی، بے شک اُس نے اللہ کی اطاعت کی۔)

اسی طرح محبوبِ خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم سے غایت درجے کی دلی محبّت رکھنا قبولیّتِ ایمان کی دلیل ہے۔

اَللّٰهُمَّ وَفِّقْنَا لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى۔

سخن ہائے گفتنی

"چراغِ مصطفوی" انھیں دینی حقائق و مُسلّمات کا آئینہ ہے جو اوپر بیان ہوئے یا پیکرِ اشعار میں ایک دل شکستہ کی صدائے بازگشت ہے ورنہ ؏

اپنا بیانِ حُسنِ طبیعت نہیں مجھے
نہ محض شعر و شاعری مقصود ہے ؂

میری نوائے پریشاں کو شاعری نہ سمجھ
کہ میں ہوں محرمِ رازِ درونِ مے خانہ! (اقبالؒ)

یہ عاجز و فقیر شروع سے ایک ہی لکیر کا فقیر چلا آتا ہے۔ وہ یہ کہ تکمیلِ

منشائے باری تعالیٰ کے لیے ہر مؤمن سے حتی المقدور جو کچھ ہو سکتا ہے، دریغ نہ کرے اور اعلائے کلمۃ اللہ و تبلیغ دین کے کام میں لگا رہنا چاہیے۔ وَمَا تَوْفِيْقِيْ إِلَّا بِاللّٰهِ۔ بعد ازاں نتائج کو عالم الغیوب و قادرِ مطلق پر چھوڑ دیا جائے، جس کے دستِ قدرت میں سب کچھ ہے۔ اَلْأَمْرُ بِيَدِ اللّٰهِ تَعَالٰی۔

دست بدعا ہوں کہ حق تعالیٰ "چراغِ مصطفویؐ" کی مدحیہ منظومات اور ہدیۂ عقیدت (بہ بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم) کو شرفِ قبول عطا فرما کر مجھ عاجز و ہیچ کارے کی بخشش کا ذریعہ بنا دے۔ آمین! حضورِ اقدس آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی حُبّ و طاعت کا جذبہ اس کے پڑھنے والوں کے دلوں میں بھی موجزن کر دے۔ آمین!

اور تعلیماتِ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم (جو اصولی طور پر اجمالاً کتاب کے اخیر میں نقل کر دی ہیں؛ خطبات و اربعینِ نبویؐ) سے عامۃ المسلمین کو زیادہ سے زیادہ استفادہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

"چراغِ مصطفویؐ" کی منظومات و احادیثِ مندرجہ کو دنیوی مدارس نیز دینی مدارس میں بھی جستہ جستہ سیرۃ النبیؐ کے ابواب میں پڑھایا جائے۔ تاکہ جس چیز پر بالآخر قبولِ ایمان اور نجاتِ اُخروی کا کُل دار و مدار ہے، وہ شروع سے قلوب کی گہرائیوں میں پیوست ہو جائے۔ آمین!

ادق علومِ عقلیہ کے ذخائر ذہنوں کے لیے مرعوب کُن ضرور ہوتے ہیں، لیکن فلاحِ دارین و نجاتِ اُخروی کے لحاظ سے بے سود۔ البتہ جس خوش نصیب کلمہ گو مسلمان کو حُبّ و طاعتِ نبی صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی سعادت حاصل کرنے کا موقع دنیا میں نصیب ہو گیا، اُسے سب کچھ مل گیا۔ وَبِاللّٰهِ التَّوْفِيْق!

اَللّٰهُمَّ وَفِّقْنَا لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی

وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی ۝ اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ
مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ
بِرَحْمَتِكَ يَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ○

اَحقر بندہ

عرفان رشدی

کان اللہ لہٗ

"بیت العرفان"

انار کلی، لاہور

یکم ربیع الاول ۱۳۸۸ ہجریہ

دینِ حق کی آفاقیت

ہر زمانے پر ہے قانونِ شریعت کا شمول
ہر جگہ صادق ہے اسلامی شریعت کا اصول
دینِ حق جامد نہیں ہوتا ہے کب یہ مضمحل؟
یہ ہدایت ہے حیاتِ دو جہاں پر مشتمل

عرفان رُشدی

يُرِيدُونَ لِيُطْفِئُوا نُورَ اللّٰهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُورِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُونَ ۝

کافر چاہتے ہیں کہ اللہ کے نورِ (ہدایت) کو اپنے مونھوں سے بجھا دیں اللہ اپنے نورِ (ہدایت) کو مکمل کرے گا اگرچہ کافر بُرا ہی جانیں

نورِ خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

(مولانا ظفر علی خاںؒ)

اِسی سے اُمّتیوں کو ملے گی راہِ نجات
چراغِ راہ ہے حضرتؐ کا اسوہ حسنیٰ!

(عرفان رُشدی)

کی محمدؐ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

(اقبالؒ)

کیا شانِ احمدی کا چمن میں ظہور ہے
ہر گل میں، ہر شجر میں محمدؐ کا نور ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

گُل ہائے عقیدت

بہ بارگاہِ رسالت مآب صلعم

حضورِ پُرنور، شافعِ یومِ نشور، نبیِ اقدس، محبوبِ کبریا، احمد مجتبیٰ،

آں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم،

قبولش کن ز راہِ دل نوازی — کہ من غیر از دلے چیزے ندارم

(اقبالؒ)

میری قسمت سے الٰہی پائیں یہ رنگِ قبول
پھول کچھ میں نے چُنے ہیں اُن کے دامن کے لئے

(؟)

دُنیا کے خار و گُل کا جہاں تو گزر گیا
اب آپ کا بھی گلشنِ بے خار دیکھنا!

عرفان رشدی

یکے از عاصیانِ اُمّتِ محمدیہ،

بندۂ عاجز و فقیر عرفان رشدی کان اللہ لہٗ

بیتُ العرفان

جمادی الثانی سنہ ۱۳۸۸ھ

نامِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

زمیں سے عرش تک ہے ہر جگہ نامِ محمدؐ
رہے گا تا ابد گردش میں اب جامِ محمدؐ

عرفان رشدی

شرحِ صدر

آیۃ اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ...

کیا ہم نے تمھارے سینے کو (نورِ ہدایت کیلیے) نہیں کھولا؟

وُہ بارانِ انوارِ شرحِ صدر
وُہ قلبِ پیمبرؐ درخشاں قمر!

عرفان صدیقی

رفعتِ ذکر

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكْ

اور ہم نے (اے پیغمبرؐ) آپ کا ذِکر بلند کیا

خالقِ کُل کی رضا تھی شیءِ لولاک بنے
باعثِ خلقِ جہاں زینتِ افلاک بنے
جن کو مُژدہ "وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكْ" کا مِلا
جن پہ درِ قادرِ و قدّوس کی رحمت کا کُھلا

رفعتِ شانِ محمدؐ ہے بعنوانِ جلی
عرش تک ہے سبھی کے وردِ زباں ذکرِ نبیؐ

عرفان محمد رشدی

الله

بسم الله الرحمن الرحیم

یا صاحب الجمال و یا سید البشر

من وجہک المنیر لقد نور القمر

لا یمکن الثناء کما کان حقہ

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

کتبہ حمت جمیل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بلغ العلیٰ بکمالہٖ

کشف الدجیٰ بجمالہٖ

حسنت جمیع خصالہٖ

صلوا علیہ و آلہٖ

کتبہ جمیل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝

وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ وَتُسَبِّحُوْهُ
بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ۝

درود و سلام

اور

ذکرِ نبی کے ذریعے آپ کا تعزز

دُرُودِ اِبراہیمی

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى
اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى
اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ
اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۝ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ
عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ
كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى
اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۝

دُرُودِ ذکر

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّ
عَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ كَمَا ذَكَرَهُ

الذّاكرون ٥ وصلّ علیٰ سیّدنا ومولینا
محمّدٍ وّعلیٰ اٰل سیّدنا ومولینا محمّدٍ کما
غفل عن ذکرہ الغافلون ٥

ذکرِ حبیبؐ

صلّی اللّٰہ علیٰ حبیبہٖ محمّدٍ وّاٰلہٖ واصحابہٖ
وبارکَ وسلّم ٥

نبیٔ اقدس صلّی اللہ علیہ وسلّم پر درود و سلام بھیجنے کے کئی صیغے حدیث میں آتے ہیں، جن میں "درودِ ابراہیمیؑ" کی فضیلت سب سے زیادہ ہے اس لیے کہ اسے ہر نماز میں التحیات کے بعد پڑھا جاتا ہے۔ اس کے بعد دُرودِ ذکر" ہے اس کی بھی بڑی فضیلت آئی ہے۔ حدیث میں وارد ہے کہ اس کے پڑھنے والے کو ذاکرین و غافلین سب کی تعداد کے برابر اجر ملتا ہے۔ وباللّٰہِ التوفیق۔ اسی طرح ذکرِ حبیبؐ کا دُرود ہے جو فقیر (راقم الحروف) کے سلسلے میں منقول ہے۔ درود و سلام پڑھنے کی بڑی فضیلت اور خیر و برکات ہیں۔ ہر مسلمان کو اپنی جھولی اس نعمتِ غیر مترقبہ سے بھر لینی چاہیے۔ وباللّٰہِ التوفیق۔

آئینۂ نورِ محمدیؐ

صلی اللہ علیہ وسلم

تھی ازل سے ہی مثالِ کنزِ[1] مخفی ذاتِ قدس!
خود شیونِ ذات سے قائم تھی اس کی ذاتِ قدس
وہ حجابِ کبریا، یکسر تجلّی کا عماء[2]
تہ بہ تہ، وہ جلوۂ نورِ حقیقت کی ردا
وہ سراپائے جمالِ ذات کی قدسی حریم
محوِ خود بینی تھی اپنی ذات میں ذاتِ قدیم

---

[1] کُنتُ کَنزًا مَخفِیًّا فَاَحبَبتُ اَن اُعرَفَ فَخَلَقتُ الخَلقَ۔

[2] تجلّیاتِ الٰہیہ کا نوری ہالہ۔ (سراپردۂ ذاتِ قدس)

ذات میں مدغم تھے سب ہی جُزو و کُل غیب و حضور
اُس نے خود چاہا تو پیدا ہو گئی شانِ ظہور!

طالبانِ حق کو بخشا ذوقِ وجدان و شعور
دردِ دل اور جذبۂ شوقِ محبت کا وفور!

وُہ تجلّیِ ذاتِ یکتا کی، وُہ ہیبت وُہ جلال
رُوبرُو کوئی نہ تھا جز جلوۂ حُسن و جمال

سِرِّ ذاتِ حق کا محرم کون ہو جُز ظلِّ ذات
ربطِ باہم کے سبب ہو جس کو عرفانِ صفات

اک کمالِ حُسن کا آئینہ پیدا کر دیا
اپنا عکسِ رُخ تھا، اپنے رُخ پہ شیدا کر دیا

پھر اسی آئینے کو بخشا ہے خود ظلِّ وُجود
پھر ہوئی قائم اسی سے کائناتِ ہست و بُود

ہر شئے موجود نے اپنی جگہ پایا قرار
پھر مماتِ و زیست کا ٹھہرا دیا آئینہ دار

پھر اسی سے پڑ گئی نظمِ دو عالم کی بنا
مظہرِ شانِ جمالی ہے محمدؐ کی ضیا

ہر شئے موجود کی فطری ودیعت ہے یہی
جلوۂ نورِ محمدؐ کی حقیقت ہے یہی

شانِ محبوبیّت

ہیں آپ احمد و محمود بھی محمدؐ بھی
خوشا یہ اسمِ گرامی، خوشا یہ خوش لقبی!

عرفان رشدی

ہو گئے نورِ ہدایت سے منور شش جہات
نورِ اقدس سے مسخر ہو گئی کل کائنات

عرفان رشدی

چراغِ مصطفوی

اِنتظارِ آمدِ خیر البشر

صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم

قطعہ

کب سے ظہورِ قُدس کی پیہم نوِید تھی
مدّت بھی اِنتظار کی گویا مدِید تھی !
تشریف آپ لائے ہیں بہ یقین و صِدق
نوعِ بشر کو جس کی ضرُورت شدید تھی

عرفانؔ رشدی

چراغِ مُصطفویؐ

سیرت و منقبتِ حضرتِ محمدؐ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

جمالِ مظہرِ رُعب و جلالتِ صمدی
رسولِ ربِّ دوعالم، محمدِؐ عربی
ہیں آپ پرتوِ نورِ حقیقتِ ازلی
ہیں آپ مخزنِ طورِ سعادتِ ابدی
وہ سرِّ روحِ خفی، وہ لطافتِ جسدی
تمام خُلق و فضیلت، شمائلِ نبویؐ
تھی نُطق وحی کی حامل، کلام بھی کشفی
خصائلِ نبوی قُدسی، صفات بھی وہبی

ہُوا ہے دہر میں روشن چراغِ مُصطفویؐ
بُجھا ہے بُجھتا رہے گا شرارِ بُولہبیؒ

صفائے قلب وُہ آئینۂ جمالِ خُدا
وُہ عزلِ غارِ حرا، وُہ دقائقِ صدری

نبیؐ کا نُورِ نظر آئینے کی آب بنا
جو دِل تھے سنگ و حجر اب ہیں گوہرِ صدفی

وُہ پاسِ امر و نہی وُہ حضورِ حق میں دوام
کمالِ قُرب میں قائم خصائصِ بشری

تھے لب بھی آپ کے شیریں زباں بھی شیریں
حُروفِ حکمت و دانش کی ہر لڑی دُرری

سکھاتے ہیں ہمیں آدابِ بندگی کس نے؟
حضورِ دل میں رہے کیفِ خلوتِ صمدی

زمینِ مکّہ مقدّس مدینہ باغِ بہشت
امام و سیّدِ ابرار مکّی و مدنیؐ!

اُگتی ہے شمعِ رسالتؐ کی روشنی ہر سُو
سبھی ہیں بہرہ ور، اہلِ عرب ہو کہ عجمی

مقامِ شانِ محمدؐ کو غیر سمجھے نہیں
نہ اس کو اپنے بھی سمجھیں تو ہے یہ بوالعجبی

سُنو جو نامِ محمدؐ تو لازمی ہے سلام
یہاں درود نہ پڑھنا کمالِ بے ادبی

رہا ہے معرکہ مابین حق و باطل کے
رہے گی زندہ یہ دیرینہ رسمِ بُت شکنی

نبیؐ کا قول ہے "دُنیا ہے جنتِ کافر
کہ بہرِ مومنیں دُنیا کی زندگی قفسی"

کہاں لسانِ فصیحُ العربؐ، کلامِ حکیم
کہاں یہ دانشِ مغرب فریبِ کم نگہی

وہاں پرستشِ خواہش خودی کے بُت کا طلسم
یہاں خودی کے دلِ آگہی میں تونگری

حرم سے دُور کلیسا تے غرب میں یہ کھلا
تمام خود سری ہے یہ تمام خوش بسری

وہاں خود اپنے چلن سے نفور و فکرِ گریز
یہاں یہ شعبدۂ غرب کی فسوں زدگی

شرف پہ آپ کے اَعدا بھی خود گواہ بنے
کبھی بدل نہیں سکتی حقیقتِ نبوی

متاعِ غیر کی ظاہر چمک دمک پہ نظر
خزینے دفن ہیں اپنے تو اُن سے بے خبری

جو اب بھی دامنِ رحمت کو تھام لے اُمّت
تو اُس کے نالۂ دل میں رہے نہ بے اثری

جز اِن صفات کے دُنیا میں کوئی چارہ نہیں
یقین و صبر و توکّل عبارتِ اَسدی

ہے ابتلا ہی میں صبر و عمل کا سارا صلہ
کہاں وہ بات حقیقت بھی ہوتی گھر مری

نشانِ منزلِ مقصود تھا آتا نہیں
نہ ہو دلوں میں اگر عزمِ نقشِ کا تجربی
بہ ربِّ ایزدی ایمان کی بس یہی ہے سند
اطاعتِ نبی، حُبِّ محمدؐ عربی
نظر بھی سوئے حرم ہو، قدم بھی نقشِ قدم
خوشا یہ ذوقِ رہِ دل خوشا یہ ہم سفری
جہانِ عقل غم و فکرِ گوناگوں کا اسیر
جہانِ عشقِ محمدؐ، جہانِ بے خطری
ق نگاہِ خالقِ کل میں بنے ہیں ایک سبھی
نہ رنگ و نسل نہ زورِ تفاخرِ نسبی
نہ مال و دولتِ دنیا، نہ عہدہ و منصب
بس اک خشیتِ رب سے ہے علوِ مرتبتی
نہ پاسکے گی یہ اُمّت فلاح و فوز کی راہ
رہا جو اُمتیوں میں تعصّبِ عصبی

اِسی سے اُمتیوں کو ملے گی راہِ نجات
چراغِ راہ ہے حضرتؐ کا اُسوۂ حسنیٰ

زہے نصیب! ہے عاصی پہ چشمِ لطف و کرم
بہ داغ دامنی، باوصفِ عجز بے ہُنری

اے ربّ! طفیلِ نبیؐ میری ہر خطا ہو معاف
عمل کی لغزشِ ادنیٰ، نظر کی ہر غلطی

دُعا ہے اب یہی عرفانِ پیشِ حق بھی مری
دے قلبِ مطمئن ایمان و وُسعتِ نظری

ہے علم و حکمت و جہد و عمل کا بس یہ نچوڑ
ہماری زیست ہو وقفِ رضا و حق طلبی

اَللّٰھُمَّ وَفِّقْنَا لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی

وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

ظہورِ قدسی

ولادت و بعثتِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم،

کون و مکاں وہ تابہ سرای پردۂ حجاب
محبوبؐ پر پڑی نگہِ حُسنِ انتخاب

دُنیائے ہست و بُود کی تقدیر کا جواب
قلبِ سلیم کے لیے اِک وجہِ انتساب

ربّ کی عبودیت میں ہوا جذب و انجذاب
سجدے بھی تھے قبول دُعائیں بھی مُستجاب

نورِ ہُدیٰ کی شمع، وہ تنویر کا سحاب
دُنیا میں جلوہ گر ہوئے آنحضرتِ مآب

ہادی کی صوتِ حق کہ وہ بجلی کی تھی کڑک
تھا دشمنانِ دین کی صفوں میں بھی پیچ و تاب

کنگرے بھی قصرِ قیصر و کسریٰ کے ڈھے گئے
باطل کے سب بتوں کا ہے زہرہ بھی آب

جھوٹے خداؤں سے تھیں غلط سب توقّعات
سب منکرینِ حق ہیں پراگندہ و خراب

پھر دب سکا کسی سے نہ سیلابِ دینِ حق
انکارِ بولہب کا بجھا ناری التہاب

تائب ہوا خطا سے تو توبہ کا در کھلا
تھاما ہے جس نے دستِ نبیؐ ٹل گیا عذاب

با فیضِ صحبتِ نبیؐ، اصحابؓ کو ملا
اچھے عمل کا، نیّتِ خالص کا بھی ثواب

مشکوٰۃِ نور سے ہوئے اصحابؓ بہرہ ور
کوکب بنا تھا ان میں کوئی تو کوئی تھا شہاب

چمکا ہے نورِ حق و صداقت کا آفتاب
تاریکیوں میں شب کی کھلا روشنی کا باب
انجیل کی نوید وہ عیسیٰؑ کا سچا خواب
کُل انبیاءؑ کے مژدۂ خوش فال کا جواب
تشنہ لبوں کو اب ہے ملا زندگی کا آب
سیراب ہیں سبھی گئی اب دوریِ سراب
قاصد ہیں صادقؐ اور امینؐ خلق سے خطاب
واقف ہے سب رموز سے اللہ کی جناب
نازل ہوئی رسولؐ پر اللہ کی کتاب
منشائے حق بھی جانتے تھے اقدسِ مآبؐ
اللہ کی کتاب ہے پروانۂ نجات
کفار جس کو کہتے غلط تھے "شئ عجاب"
فیضانِ حق کا آئینہ تھی ذاتِ ذی صفات
آیا تھا نورِ رحمتِ قدوس بے نقاب

فیضِ نسیمِ صبح سے گلشن تھی پُر بہار
دروازے شہر کے بند کُھلے رحمتوں کے باب

نِکلی تھی دل سے بات دلوں میں اُتر گئی
اب سامنے ہے یومِ جزا، پُرسشِ حساب

ترسیلِ وحی کا تھا ہمہ وقت سلسلہ
رہتے تھے جبرئیلِ امینؑ جن کے ہم رکاب

محبوب کی رضا بھی ہے اللہ کی رضا
چشمِ عتاب آپؐ کی اللہ کا عتاب

قرآن و اسوۂ حسنہ ایک چیز تھے
خود حاملِ کتاب تو خود عاملِ کتاب

یہ تھی حیاتِ طیبہ کی حُسنِ رُوئداد
آمد بھی کامیاب تو رفتن بھی کامیاب

روشن ہوئی وہ یثرب و مکہ کی سرزمیں
چمکا وہ نورِ حق صداقت کا ماہتاب

تسکینِ روح کو ملی دل کو طمانیت
چشمِ کرم پڑی کہ گیا دل کا اضطراب

○

نصرتِ حق

نصرتِ حق ہے یقینی، وعدۂ حق بھی اٹل
دین کی خاطر ہو جب اُمت کا ہر قول و عمل
عالمِ کرب و بلا ہو یا کہ ہو وقتِ وغا
ہر گھڑی ہے حامیانِ حق کا حامی خود خدا

عرفان رُشدی

فیضانِ قدس

آخری پیغامِ حق آیا بنی آدم کے نام
تا ابد حق و ہدایت کا صداقت کا پیام
آپ ہیں فیضانِ ذاتِ قدس کے صادق امیں
مہبطِ روح الامیں، مہدِ خطابِ اولیں
وحی جب نازل ہوئی غارِ حرا میں تھے مکیں
سمتِ ربِّ دو جہاں تھی آپ کی لوحِ جبیں
فیضِ اقدس ہے نزولِ حکمتِ قرآن کا یہ
مل گیا پروانہ حسنِ قسمتِ انسان کا یہ
خالق و مخلوق میں دائم وسیلہ آپ ہیں
حق سے انساں کو ملانے کا ذریعہ آپ ہیں

شمعِ رسالت

احمدِ مرسل، امیں، حضرت محمد مصطفےٰ
بالیقیں پیغمبرِ برحق ہیں محبوبِ خدا

اللہ اللہ جلوۂ محبوبِ ربِّ دو جہاں
پیکرِ انساں سے یکسر شانِ محبوبی عیاں

ظلِّ حق، آئینۂ نورِ محمد مصطفےٰ
مرحبا، صلِّ علیٰ، صلِّ علیٰ، صلِّ علیٰ

مظہرِ ظلِّی ہے مصدر کائناتِ ہست کا
سلسلہ قائم ہوا اس سے کشادو بست کا

حاملِ مہرِ نبوّت بن گئے ختم الرُّسل
ظلمتِ باطل چھٹی اور ڈھے گئے لات و ہُبل

علم و عرفاں کا سفینہ ہیں رسولِ ہاشمی
برّ و تقویٰ کا خزینہ ہیں رسولِ ہاشمی

حق سے پایا ہے خطابِ رحمۃ للعالمیں
روزِ محشر بہرِ امت ہیں شفیعُ المذنبیں

○

جذبۂ ایمانی

جذبۂ ایماں سے حاصل تابشِ روحِ حیات
ایک پیہم جستجو سے زیست میں عزم و ثبات

عرفان رُشدی

غزواتِ نبویؐ
و
جذبۂ جہاد فی سبیل اللہ

نقدِ جان، اسبابِ عالم، سب نبیؐ کے منقیاد
اور راہِ حق میں ہر شئے آپؐ کی وقفِ جہاد

صاحبِ ہیبت، علم بردارِ حق، غزوات میں
پیکرِ صبر و رضا، نازک، کٹھن لمحات میں

غزوۂ جبل الاُحد اور غزوۂ بدر و حُنین
دیدنی تھی شانِ فخر الاوّلین و آخرین

غزوۂ خیبر، تبوک و غزوۂ احزاب تھا
آپؐ کا عہدِ مبارک، رحمتوں کا باب تھا

اقتباس از "معرکۂ حق و باطل"
از مصنف

ختم المرسلین

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَ خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ ۝

عرفانؔ رُشدی

زمان و دَورِ نبوّت بھی آپ کا ہے ہیم
نہ قیدِ وقت ہے حائل نہ بندشِ زمنی
اٹل ہے قولِ نبیؐ "لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ" اب
کتابِ حق سے بھی ثابت ہے ختمِ مُرسلیٖ
ہیں جبرئیلِؑ امیں اب کبھی کے فارغِ کار
نہ ظلّی اب نہ بُروزی نہ کوئی مُبتدعی

○

منزلِ صدق و صفا

حمد و نعت

زلطفِ کبریا دستِ محمد مصطفٰےؐ دارم
بحمد اللہ بفیضِ مُصطفیؐ راہِ خُدا دارم

زہے بختم! ابنیِ حق نما شمس الضحیٰؐ دارم
شبِ تاریک شد کافور آں بدرُ الدُّجیٰ دارم

یقینِ لازوال و عہد و پیمانِ وفا دارم
درِ حق است وا ہر دم نبیؐ رہنما دارم

زسرتا پا نیازم، من دلِ درد آشنا دارم
براہِ جذب و مستی منزلِ صدق و صفا دارم

بدرگاہِ خداوندی جبینِ شوق اُفتادم
سرِ تسلیم خم کردم، تمنّائے رضا دارم

پیامِ وحدتِ حق، اتّباعِ سُنّتِ ہادیؐ
صراطُ المُستقیمے صُورتِ نورُالہُدیٰؐ دارم

دریں دیرِ فنا، گامے کہ در راہے نہادہ ام
بحُسنِ اُسوۂ ہادیؐ درخشاں نقشِ پا دارم

ندارم ہیچ سامانے بجُز فردِ سیہ نامے
بوجہِ مجتبیٰؐ من شافعِ رُوزِ جزا دارم

الٰہی، بہرِ محبُوبےؐ بہ اُمّت ہم نظر داری
منِ خستہ اگر دارم، صدائے بے نوا دارم

نہ آید مدحتِ خیرُالوریٰؐ از من تواں گُفتن
رسُولےؐ در بزُرگی بعد از ربِّ العُلا دارم

خُوشا طالع! میانِ دو کریاں آمدم عرفانؔ
کہ من ربِّ رحیم و رحمتِ ہر دو سرا دارم

رحمۃ للعلمین

منقبتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

تھے فائق جو حریمِ قدس کے مسند نشیں ہو کر
ہوئے اب جلوہ گر آئینۂ عرشِ بریں ہو کر
بہ لطفِ ربِ دو عالم کی سعادت کے امیں ہو کر
جہاں میں آپ آئے رحمۃ للعلمیں ہو کر
ابھی تشنہ تھا نزدِ رب تقاضا دینِ فطرت کا
اُسے اکمل کیا ہے ہادیِ دینِ متیں ہو کر
منجیِ عالمِ انسانیت کے بن کے آئے تھے
رہیں گے تا بمحشر رہبرِ اہلِ زمیں ہو کر

مٹانے سے کوئی روشن حقیقت مٹ نہیں سکتی
حقیقت کا بیاں رہتا ہے سب کے جاگزیں ہو کر

حریمِ حق سے آیا تھا، لسانِ صدق سے نکلا
رہا پیغامِ حق بھی اہلِ دل کے دلنشیں ہو کر

چلا آدم سے تھا جو سلسلہ فیضِ نبوت کا
اُسے کامل کیا مشتائے ختم المرسلیںؐ ہو کر

زہے لطف و زہے اکرامِ ربی! آپ آئے ہیں
گروہِ انبیاءؑ کے اک درخشندہ نگیں ہو کر

اک عالم سے نرالی شان ہے فخرِ دو عالمؐ کی
کہ آئے آپؐ فخرِ اوّلین و آخریں ہو کر

لوائے حمد کو تھامے ہوئے دستِ مبارک میں
سرِ محشر بھی آئیں گے شفیعُ المذنبیںؐ ہو کر

یہاں جنّت کا مژدہ دے گئے اہلِ بصیرت کو
وہاں جائیں گے جانِ جلوۂ خلدِ بریں ہو کر

حجابِ کبریا تک ذاتِ اقدس کی رسائی تھی
جہانِ قدس کے آخر رہے قدسی مکیں ہو کر

مقامِ قربتِ محبوب جانے تو خدا جانے
کہ چمکے ہیں حریمِ قدس کے ماہِ مبیں ہو کر

کھلا ہے بابِ قربت سنتِ محبوب کی خاطر
ملے گا قربِ حق ذاتِ گرامی کے قریں ہو کر

مرا عرفانؔ یہ حالِ زبوں، وہ التفات اُن کا
میں اپنے آپ میں خود رہ گیا ہوں شرمگیں ہو کر

نورِ ھدیٰ

محمدؐ

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ازل سے حبیبِ خدا ہیں محمدؐ
کہ سردارِ ہر دو سرا ہیں محمدؐ

خلاصہ ہیں تکوینِ ہر دو جہاں کا
کہ فخرِ صدا ارض و سما ہیں محمدؐ

ملی حق کو پانے کی ہر راہ جن سے
وہی مرسلِ حق نما ہیں محمدؐ

مٹا دی رہِ کفر و ظلمت مٹا دی
کہ وہ شمعِ نورِ ہدیٰ ہیں محمدؐ

یہ ہم تم، یہ شمس و قمر ہی کہاں تھے
کہ بنیادِ ارض و سما ہیں محمدؐ

جو سب بھی ہے اُن کو مری چشمِ ظاہر
فزوں اُس سے اُس سے سوا ہیں محمدؐ

یہی ہیں غریبوں کا ملجا و ماویٰ
شکستہ دلوں کی صدا ہیں محمدؐ

مجسّم توکّل، سراپا قناعت
مبرّا بہ حرص و ہوا ہیں محمدؐ

ہے اُمّید عرفان کو مغفرت کی
کہ آقائے روزِ جزا ہیں محمدؐ

آلِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

مُصطفےٰؐ و فاطمہؓ، شیرِ خدا، حسنینِؓ پاک
ان نفوسِ قدسیہؓ کی زندگی ہے تابناک!

تھے سبھی آلِ نبیؐ راہِ نبیؐ پر گامزن
بہرِ حق سینہ سپر تھے سر بکف باطل شکن!

مشعلِ راہِ ھدیٰ ہے ساری اولادِؓ بتولؓ
حُبِّ اہلِ بیتؓ ہے حُبِّ خدا حُبِّ رسُولؐ

عرفان رُشدی

نشر الطیب

شمامۃ العنبر

سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

منظوم

مردِ مومن

سوزشِ دردِ نہاں سے خود بخود برقِ تپاں
"مردِ مومن" آپ ہے منزل گہِ حق کا نشاں
جذبۂ دل بالاتر از اندیشۂ سود و زیاں
طالبِ حق کو ملا ذوقِ حیاتِ جاوداں

عرفانؔ رُشدی

لہُ الحمدُ فی الاٰخرۃِ والاُولیٰ

حمدِ باری

ہر آن اِک تجلّیِ ضو بار دیکھنا

حُسنِ ازل ہُوا ہے ضیا بار دیکھنا
اِس رُوح میں اُسی کے ہیں اسرار دیکھنا

دِل ہے مئے اَلَست کا میخوار دیکھنا
ہے خُود ہی اپنے حال میں سرشار دیکھنا

دستِ رُبُوبِیت کا قلمکار دیکھنا
دیکھو جہاں گُلوں کو، وہیں خار دیکھنا

نُورِ طُلُوعِ صُبح، سرِ شام کی شفق،
ہر رنگ رنگِ قُدرتِ گُلکار دیکھنا

پھیلی ہوئی ہے خشک و ترِ کائنات پر
ہر آن اک تجلّیِ ضو بار دیکھنا

اِغماض ہے کبھی تو کبھی چشمِ التفات
ہر حال اک خدا کو نگہ دار دیکھنا!

آگے پتہ چلے گا فیوضاتِ ذکر کا
شکلِ دگر بہشت کے اثمار دیکھنا

آئینۂ مجاز میں انوارِ فیضِ قدس
نکھرے ہیں طرزِ خاص سے افکار دیکھنا

عرفان چاہتے ہو اگر دل کی روشنی
اِس آب و گل کی حد کے ذرا پار دیکھنا

شانِ شہِ لولاکؐ

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

عُشّاق صف بہ صف سرِ دربار دیکھنا
حُبِّ رسُولؐ کا ہے یہ گُل زار دیکھنا
دُنیا کے خار و گُل کا جہاں تو گُزر گیا
اب آپؐ کا بھی گلشنِ بے خار دیکھنا
شایانِ شان ہے شہِؐ لولاک کی یہ شان
تخلیقِ کُل بخاطرِ دل دار دیکھنا

ولادت و جمالِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ولادت

بزمِ سعیدِ آمدِ خیر البشرؐ سجی
یہ انبیائے حق کی ہیں اَقطار دیکھنا

جمالِ نبویؐ

گر ہے جمالِ حق کے سراپا کی جستجو
اِک مظہرِ اَتم کو بھی اِک بار دیکھنا!
ہے شوقِ دیدِ حق تو محمدؐ کو دیکھ لو
دیکھا نہیں تو مصحفِ ضَو بار دیکھنا

نورِ جبیں، وہ عارضِ تاباں، وہ خندہ لب
چاہِ ذقن، وہ گیسوئے خم دار دیکھنا
ابرو ہلالِ ماہِ مبیں، جسم مشک بو
چشمِ غزال و دیدۂ بیدار دیکھنا
خوبی کسی نبی میں وہ پائی نہیں گئی !
سب سے جدا ہے حسنِ طرحدار دیکھنا !
روشن ہیں سب مدینے کے قُربِ جوار بھی
قدسی حرم کے سب درو دیوار دیکھنا
شوقِ جمالِ دید لے آیا کشاں کشاں
روضے کی جالیوں کو بھی سرکار! دیکھنا
منظر نگاہ میں ہے دیارِ حبیبؐ کا
عرفانؔ حاضری کو ہے تیار دیکھنا

متاعِ گراں مایہ

اندازہ اِس متاعِ گراں مایہ کا نہیں
ہو خود خدا بھی جس کا خریدار دیکھنا

صفاتِ قدسی

اِنسان کے شرف کو بھلا کس نے بخشی ہے؟
چمکائیں کس نے دِین کی اقدار دیکھنا
سر چشمۂ نبیؐ سے ہے سیراب ہر کوئی
بیوہ ہے، یتیم، قیدی و نادار دیکھنا

مسکیں کے والی، حامیِ مظلوم و بیکساں
ہر زیر دست کے تھے طرف دار دیکھنا

ہر احتیاج اپنی لیے آ رہے ہیں سب
پیشِ نبیؐ کھڑے ہیں وہ لاچار دیکھنا

لطف و برِ ربّ کعبہ کہ جس کا ہے فیصلہ
دونوں جہاں کے آپؐ ہیں سردار دیکھنا

برکتِ درود و سلام

برکت ہے آپؐ پر یہ درود و سلام کی
یک بار تھا سلام تو دہ بار دیکھنا

عرضِ سلام کو ہیں فرشتوں کی ٹولیاں
بینِ زمین و عرش یہی کار دیکھنا

وسیلہ

جُز آپؐ کے ہمارا وسیلہ کوئی نہیں
کشتی بھنور میں اور یہ منجدھار دیکھنا

مخلوق اور خالقِ مطلق کے درمیاں
محبوبِؐ ربّ کا رابطہ کار دیکھنا!

ہر چند اپنے دل میں ہے محجوب و شرمسار
ہے کس طرف نگاہِ سیہ کار دیکھنا

حُبِّ نبیؐ

تاثیرِ فیضِ حُبِّ نبیؐ کچھ نہ پوچھیے!
جاری ہے ایک چشمۂ انوار دیکھنا

یہ کس کے عشق کی ہے دلوں میں کسک وہاں
صُوفی کا گوشہ، صومعۂ اخیار دیکھنا

دشواریاں ہیں منزلِ مقصود تک ضرور
گزری یہیں سے ہے رہِ ہموار دیکھنا

مڑ مڑ کے دیکھتا ہے ابھی جاں بلب مریض
آنکھوں میں اُس کی حسرتِ دیدار دیکھنا

جس دِل میں ہوگی بادۂ حُبِّ نبیؐ کی موج
قُربِ نبیؐ سے ہوگا وُہ سرشار دیکھنا

نُورِ ہدایت

صَدہا بُتانِ سنگ و حجر کے ہجوم میں
کعبہ کے ایک رب کا پرستار دیکھنا

مولا کے در پہ آپؐ نے سر کو جھکا دِیا
دنیا کے بُتکدے سے ہیں بیزار دیکھنا

تائیدِ حق کا تھا یہ کرشمہ کہ خُود بخُود
مِلتے گئے مدینے کے انصار دیکھنا

تکمیلِ صد مکارمِ اخلاق کے لیے
خود آپؐ ہیں معلّم و معمار دیکھنا
فیضِ نگاہِ اُنس و کرم تھا یہ آپؐ کا
اُلفت سے بدلے نفرت و اِحقار دیکھنا
دستِ شفا پہ آپؐ کے پاتے ہیں سب شفا
آتے ہیں رُوح و قلب کے بیمار دیکھنا!

ایک شانِ اَن دیکھی حقیقت کا سبیل ہے زندگی
منزلِ مقصود کی جانب رواں ہے زندگی!

عرفانؔ رُشدی

دعوت الی اللہ
و
احیائے حق

اسلام کا یہ دینِ متیں سب کو دے گئے
ہے حق کی روشنی کا یہ مینار دیکھنا
جھٹلا رہے ہیں روشنی میں آفتاب کو
ان منکرینِ حق کا یہ انکار دیکھنا!
کلمہ علیؓ، خدیجہؓ و صدیقؓ نے سُنا
تھا اُن کو اور زیدؓ کو اقرار دیکھنا
پیغامِ حق سبھی کو ہے پہنچایا برملا
انکارِ مُنکریں کا یہ ہنجار دیکھنا
ہاتھوں میں جن کے دولتِ ایماں نہ آسکی
بُوجہل و بُولہب کے یہ انکار دیکھنا

مانا نہیں ہے جس نے نبوّت کو آپؐ کی
ہوگا یہاں بھی اور وہاں خوار دیکھنا

تاثیرِ فیضِ کلمۂ حق پھیلتی گئی
زیرِ نگیں تھے قریہ و امصار دیکھنا

تبلیغِ حق کا نہجِ مؤثّر، کلامِ نرم
تھے اجنبی سے بھی وُہ مِلنسار دیکھنا

اِیمان لا کے خُوش ہے مُخالِف ہجُوم میں
کِتنا جری ہے حق کا پرستار دیکھنا

سہہ کر اذیّتیں یہ دکھایا بلالؓ نے
جمتے ہیں یُوں بھی حق کے طلبگار دیکھنا

دُنیا گواہ ہے کہ غُلاموں نے آپؐ کے
اِعلائے حق کِیا ہے سرِ دار دیکھنا

حفظِ کتابِ حق کا بھی بیڑا اُٹھا لیا
کتنی ہے رب کو عظمتِ ایں کار دیکھنا

قائم رہے گا سِلسلہ بھی داعیان کا
تبلیغِ حق ہوتی ہے بہ تکرار دیکھنا

ہر جا کریں گے عالمِ دیں بھی یہ کارِ دیں
جاری رہے گا سلسلۂ کار دیکھنا!

منقبتِ اہلِ بیت رضؓ و صحابہ رضؓ

حسنینؓ اور فاطمہؓ ہالہ کیے ہوئے
بیٹھے ہیں اُن میں حیدرِؓ کرّار دیکھنا

گر مِل گیا علیؓ کو اِشارہ رسولؐ کا
تو معرکہ میں برّشِ پُرکار دیکھنا

سب اہلِ بیتؓ آپؐ کے طاعت شعار تھے
ازواجؓ بھی تھیں نمونۂ اظہار دیکھنا

گر عشرۂ مبشّرہؓ مثلِ نجوم تھے
تو رشکِ مہر چہرۂ زرتار دیکھنا

وقتِ حضور و قُربِ نبیؐ امتثالِ امر
وقتِ جہاد نعرۂ جاندار دیکھنا

وقتِ سجود لوحِ جبیں پر تھی روشنی
باہم مگر تھا اُن کا جو ایثار دیکھنا!

سر جوڑ کر جُھکے ہوئے بیٹھے ہیں دم بخود
یہ طاعتِ رسولؐ کے اطوار دیکھنا

سب ہی نبیؐ کے اذن کے رہتے ہیں منتظر
ہر دم پرے جمائے فداکارؓ دیکھنا!

کُفّار و مُنافقین

آتے ہیں جب مُقابلہ میں وُہ جہاں کہیں
ہر اِک جگہ ہزیمتِ کُفّار دیکھنا

خَلفِ اُبی نہیں، وُہ اُبی خَلف تھا ضرُور
اُس کا ہُوا جو کیفرِ کردار دیکھنا!

کفّار کی کوئی بھی طمع کی ہے کب قبُول؟
کتنے تھے پاسِ حق میں وُہ خوددار دیکھنا

پیشِ نبیؐ ہیں سرنگوں فارس کے رُوم کے
فرماں رواؤ زعمِ جہاں دار دیکھنا!

جہاد

فی سبیل اللہ

خُلقِ عظیم بزمِ صحابہؓ میں سربسر
ہنگامِ رزم جرأتِ سالار دیکھنا!

جب معرکہ ہُوا سرِ باطل بھی کٹ گیا
حق سے ملی وُہ آپؐ کو تلوار دیکھنا

باطل جو اپنا سر کہیں اب بھی اُٹھائے گا
کاٹے گی اُس کو حق کی یہ تلوار دیکھنا!

معجزات و قدسی صفات

اپنے تو خیر اپنے ہیں، قدسی صفات کے
اُس صدق کے گواہ ہیں اغیار دیکھنا
دُنیا کی خواہشوں کو مشاغل کو چھوڑ کر
رکھا ہے ایک رب سے سروکار دیکھنا
اُترے ہیں فوقِ عرش سے نُوری ملائکہ
شقِ صدر میں برسے جو انوار دیکھنا
از خود رواں ہُوا ہے لبوں پر کلامِ حق
موتی بکھر گئے دمِ گُفتار دیکھنا

گر سنگریزے پڑھ رہے تھے کلمہ آپؐ کا
خالی نہیں تھے ذِکر سے اشجار دیکھنا

قرآں کا مِلا ہے یہ اعجاز آپؐ کو
کفّار کی ہیں کاہشیں بے کار دیکھنا

اِعجاز ہے خُدا کے پیمبر کا برمَلا
جُھک کر رہے جو وقت کے جبّار دیکھنا

فیضِ نظر سے دس کو مِلا رِزق ایک کا
دستِ نبیؐ کا مُعجزہ کار دیکھنا

اُنگشت کو نبیؐ کی یہ بخشا ہے مُعجزہ
شق ہو گیا ہے چاند بھی ناچار دیکھنا

سُورج غرُوب ہو کے بھی جاتا ہے سُوئے شرق
پلٹا ہے اُس کو آپؐ نے اِک بار دیکھنا!

آشوبِ چشم سے تھی علیؓ کو مِلی شفا
حضرتؐ کے لبِ لعابِ شفا بار دیکھنا!

وُہ دبدبہ، وُہ ہیبتِ حق آپؐ کو مِلی
کُفّار بھی لرز گئے ہر بار دیکھنا!

دُنیا کی زِندگی سے گُزر کر نجات تک
بتلا دِیے ہیں غیب کے اَخبار دیکھنا

"وَاللہُ مُعطِیُ وَّاَنَا قَاسِمٌ" کہا (حدیث)
سب کے لِیے کھُلا درِ دل دار دیکھنا

شبِ معراج

فرشِ زمیں سے عرشِ بریں تک تھی رہ گُزر
آگے گیا ہے عرش سے رہ وار دیکھنا

قوسین کے سِروں سے بھی کم تھا جو فاصلہ
کیا تھا مقامِ قُربتِ دل دار دیکھنا؟

گُل چشمِ التفات ہی سمتِ حبیبؐ تھی
رب کی نظر کا مرکز زرِ تار دیکھنا

واقعۂ کربلا

یہ کربلا، یہ خونِ جگر گوشۂ رسولؐ
ہے آج تک یہ آنکھ بھی خوں بار دیکھنا

میدانِ حشر
و
شفاعتِ کبریٰ

میدانِ حشر ساکت و محشور دم بخود
کس کو ہے تابِ ہیبتِ قہّار، دیکھنا

کس کو مجالِ دم زدنی، یومِ حشر ہے
ممکن نہیں ہے چہرۂ جبّار دیکھنا

پہنچیں گے انبیاءؑ لیے انبوہِ اہلِ حشر
آئیں گے سمتِ احمدِؐ مختار، دیکھنا

کعبے کے رب کا وعدہ ہے خیر البشرؐ سے آج
محوِ ثنائے رب لبِ دُربار دیکھنا

ہاں! آج سجدہ ریز ہیں محبوبِ کبریا
ہے جوش میں جو رحمتِ غفّار دیکھنا

دستِ دُعا ہے داورِ محشر کے سامنے
یومِ حساب ہوگا یُوں ہموار دیکھنا

پکڑے ہوئے سہارا شفاعت کا آپ کی
آتے ہیں سر جھکائے خطاوار دیکھنا

ہے اُمّتی شفاعتِ کُبریٰ سے بہرہ ور
ہاں، پیروی کی شرط ہے درکار دیکھنا

ہوگا بقدرِ ظرف ہی سیراب ہر کوئی
کوثر کے حوض کا یدِ مَے بار دیکھنا

دستِ کرم سے جس کو ملے گا وُہ جامِ مَے
اُس وقت حالِ ظرفِ قدح خوار دیکھنا

ایماں کی روشنی میں قدم آگے اُٹھ سکے
کتنی ہے پُل صراط بھی دُشوار دیکھنا!

رحمت و مغفرت

جس نے بھی دل سے دامنِ رحمت پکڑ لیا
رحمت کا ہو گیا وہ سزاوار دیکھنا

وقتِ حیات تھا، ہے وہ بعدِ حیات بھی
اُمّت کی مغفرت پہ یہ اصرار دیکھنا

ایمان پر جو کلمہ گو ثابت قدم رہے
سب بخشے جائیں گے یہ گنہگار دیکھنا

مومن کا سینہ دیکھ کے فرمائیں گے حضورؐ
چھونا کبھی نہیں اسے اے نار، دیکھنا

حالاتِ حاضرہ

ق

اُمّت کو مل چکی ہے نصیحت یہ آپؐ کی
"ہر سمت تم نہ جانا، خبردار دیکھنا
راہِ نجات ہاتھ سے ہرگز نہ چھوڑنا
ہر اک قدم پہ راہِ خطردار، دیکھنا"

ق

یہ غلبۂ یہود و نصاریٰ و اہلِ ہند
ہے کیوں مصیبتوں کی یہ تکرار دیکھنا؟
جب تک کہ تھامتے نہیں حبل المتین کو
ہم سے نہ ٹل سکے گا یہ اِدبار دیکھنا

لگتی ہے کتنی سادہ سیاست کی بات بھی
پیچیدہ ہے سیاستِ عیّار دیکھنا

تقریر ہو سفارتی تو ہے عمیق تر
اس تیغ کی یہ برشِ پُرکار دیکھنا

قوموں سے رکھو رابطہ اپنے مفاد میں
رکھنا نہ اس سے آگے سروکار دیکھنا

رکھّا چھپا کے اس کو مدد کے فریب میں
ہے ذہنیت بھی قوموں کی زردار دیکھنا

○

متاعِ و مالِ دُنیا کی پرستش کس لیے کرتا
یہاں سب سے بڑی دولت قناعت ہے جہاں میں ہو

کہاں شعلہ محبت کا کہاں عرفان سا عاجز
نگاہِ لطفِ ساقی کی کرامت ہے جہاں میں ہوں

عرفان رُشدی

قطعہ

ہر چند ہم زمانے کی گردش کے ہیں شکار
اسلام کے ہیں پھر بھی وفادار، دیکھنا
خیرالامم کو مژدہ ہے دورِ عروج کا
باطل پہ اہلِ حق کی بھی یلغار دیکھنا

اَحوالِ اُمّت

لب پر ہے لفظِ "اُمّتی" واں بہرِ مغفرت
اُمّت کے روز و شب کے بھی اَطوار دیکھنا

سارے جہاں کو اُمّتِ وسطیٰ کی دی مثال
خُود اُس کی زیست کا ہے جو معیار دیکھنا

ہر حالتِ زبُوں کے مسیحا تو آپؐ ہیں
اُمّت ہے کب سے آپؐ کی بیمار دیکھنا

○

لے جائے رَہ بھٹک کے نہ اُمّت کو آپؐ کی
یہ دَورِ دامِ دِرہم و دِینار دیکھنا

کثرتِ منال و مال کی جس پر تھا اِنتہا
ہے اب وُہی معیشتِ زردار دیکھنا

اپنی روایتیں تو ہوں بالائے طاق سب
تہذیبِ نو کے حاشیہ بردار دیکھنا!

انجام کی سمجھ ہے تو غفلت بھی دُور ہو
غفلت میں رہ کے بھی ہیں سمجھ دار دیکھنا

دانشورانِ حال

مقابلۂ دُشمن

ہیں گھات میں لگے ہُوئے دُشمن بھی سب کے سب
رہنا تُم اِن سے ہر گھڑی ہُشیار، دیکھنا

ہے دیکھنے دِکھانے کو اِن کی یہ خامشی
درپردہ ہیں یہ درپئے آزار، دیکھنا

کس وقت آپڑے تمھیں دُشمن سے معرکہ
رہنا ہے دم بدم تمھیں ہُشیار، دیکھنا!

ہے شرق و غرب عالمِ اسلام کی حدیں
ان سے نظر ہٹاؤ نہ، اک بار، دیکھنا

○

زندگی

روزِ میثاقِ ازل کی ترجماں ہے زندگی
دہر میں "قالوا بلیٰ" کا امتحاں ہے زندگی
مظہرِ ظلّی، شہودِ کُن فکاں ہے زندگی
سرِّ حق کا ایک گنجِ شائگاں ہے زندگی

عرفان رُشدی

مکینِ گنبدِ خضرا

روضۂ نبیِ اقدس صلّی اللہ علیہ وسلّم

وہ مسکنِ خورشیدِ زماں، حجلۂ انوار
وہ مدفنِ تنویرِ جہاں، حجلۂ انوار

وہ منبر و محرابِ نبیؐ، نورِ سعادت
ما بینِ مزارِ نبیؐ، وہ روضۂ جنّت

وہ بامِ حرم، وہ در و دیوارِ منوّر
ہیں فرش سے تا سقف سب آثار منوّر

ہے روحِ رواں، خوبیِ قالب سے نمایاں
اور جانِ حرم شمعِ حرم بھی ہے فروزاں

ہر لحظہ برستی ہے جہاں رحمتِ باری
ہر لحظہ نکھرتی ہے جہاں حکمتِ باری
ہے وقت بھی ایقانِ محمدؐ کا مسلسل
ہے دور بھی فیضانِ محمدؐ کا مسلسل
قائم ہے مہک گنبدِ خضرا کے مکیںؐ کی
دائم ہے دمک گنبدِ خضرا کے مکیںؐ کی

ظلِّ حقیقت

اِک ظلِّ حقیقت کا سراپا بھی یہیں ہے
اِک نورِ مجسّم کا نظّارا بھی یہیں ہے
ٹوٹی ہوئی ہمّت کا سہارا بھی یہیں ہے
طوفاں زدہ کشتی کا کنارا بھی یہیں ہے

مایوس کو رحمت کا اشارا بھی یہیں ہے
ہر دردِ بے درماں کا مداوا بھی یہیں ہے

تخلیقِ دو عالم کی بِنا جس سے پڑی تھی
وحدت کا وُہی نُورِ ہوَیدا بھی یہیں ہے

پھیلی ہے یہیں سے یہ ضیاء، نُورِ ھُدیٰ کی
دُنیا بھی یہیں، خوبیٔ عقبےٰ بھی یہیں ہے

دُنیا کو مِلے کرب سے اک سانس سکُوں کا
تدبیرِ عمل، رمز بھی، ایسا بھی یہیں ہے

عِرفان اُسی سمت نظر ہے کہ مری اب
قسمت کا درخشندہ ستارا بھی یہیں ہے

منشائے کتاب

وَمَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ

جس نے رسولؐ کی اطاعت کی بیشک اُس نے اللہ کی اطاعت کی

پیروی حکمِ خدا کی، ہر بدی سے اجتناب

سُنّتِ ہادیؐ کا مقصد عین منشائے کتاب!

ر عرفان رشدی

ورثۂ اسلاف

اپنے ملّی ورثۂ اسلاف سے نفرت چہ خوش!
مغربی تہذیب کے انداز سے رغبت چہ خوش!
اپنے گھر کی روشنی سے بے خبر یا للعجب!
جا رہی ہے دوسروں کے گھر نظر یا للعجب!

عرفان رُشدی

حُبّ و طاعتِ نبی

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم

نبیؐ کی حُبّ بھی ہے ایماں کی ایک شرطِ قبُول
یہی تھا اور رہے گا قبولِ حق کا اُصُول

عزیز و رشتہ و پیوند اور سارا جہاں
ہو سب سے فائق و محُکم کمالِ حُبّ رسُولؐ

بدوں وسیلہ محبُوبؐ بند ہے درِ ربّ
کہ حکمِ فَاتَّبِعُونِی کی ہے یہ شانِ نزُول

اگر ہے حُبّ نبیؐ، عظمتِ نبیؐ کے بغیر
تو معتبر نہیں ہے طاعتِ نبیؐ کے بغیر

محبتِ نبیؐ، پیمانۂ محبتِ ربّ جل
ہے طاعتِ نبیؐ بھی جادۂ اطاعتِ ربّ جل

بقدرِ جذبۂ حُبّ، ہو عمل کا داعیہ بھی
ہو دِل کے آئینے میں، اپنا خودِ محاسبہ بھی

صراطِ حق سے جو جائے تو ہے کھُلا درِ حق
پئے نبیؐ جو چلا، تو اُسے مِلا درِ حق

نورِ ربّی صورتِ قرآں مُشکّل ہو گیا
قولِ ہادیؐ حجّتِ حق سے مدلّل ہو گیا

عرفانِ رُشدی

عروجِ اسلام

اور

اتمامِ امّت

اک عروجِ تابشِ اسلام باقی ہے ابھی
بالیقیں اُمّت کا یہ اتمام باقی ہے ابھی

عرفان رُشدی

مولانا خواجہ الطاف حسین حالیؔ علیہ الرحمۃ

مدّ و جزرِ اسلام

وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا
مُرادیں غریبوں کی بر لانے والا
مُصیبت میں غیروں کے کام آنے والا
وہ اپنے پرائے کا غم کھانے والا

فقیروں کا ملجا، ضعیفوں کا ماویٰ
یتیموں کا والی، غلاموں کا مولیٰ

خطا کار سے درگزر کرنے والا
بد اندیش کے دل میں گھر کرنے والا
مفاسد کا زیر و زبر کرنے والا
قبائل کا شیر و شکر کرنے والا

اُتر کر حِرا سے سُوئے قوم آیا
اور اِک نسخۂ کیمیا ساتھ لایا

اللہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَجَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا۝

لَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ۝

امّتِ وسطیٰ

اور

وعدۂ فوز و فلاح

(میزانِ حق و باطل)

اُمّتِ وسطیٰ کہ ہے اقوامِ عالم پر گواہ
ہے تعجّب آپ ہو کردار میں گم گشتہ راہ

جس کے خود ذمّے تھی سب قوموں کی تعلیمِ صلاح
ربِّ اکرم کا ہے جس سے وعدۂ فوز و فلاح!

چل پڑی سمتِ مخالف کی ہوا پیہم تو کیا؟
ہوں مقابل صد لطائف صد حِیَل ہر دم تو کیا؟

حق کو باطل چاہتا ہے پھر دبانا ہر طرح
راستبازوں کو خصومت سے ستانا ہر طرح

روز و شب حالاتِ دُنیا نامُساعِد ہیں تو کیا؟
عالمی ماحول کے جامد قواعد ہیں تو کیا؟

پست ہمت ہوں نہ ہرگز کفر کی یلغار سے
دل شکستہ ہوں نہ مطلق غلبۂ کفار سے

بے نتیجہ کیوں پڑیں دنیا کے قیل و قال میں
سنت و قرآن رہیں پیشِ نظر ہر حال میں

وعدۂ حق کے لیے بس شرط ہے ایمان کی
ہر گھڑی آغوشِ رحمت ہے کھلی رحمان کی

عزم راسخ ہو، یقیں محکم ہو، رب پر انحصار
مومنوں کو وقت پر ملتا ہے خود عز و وقار!

گو بقدرِ قوتِ ایماں ہے ممکن ہر صلاح
پھر بھی برحق ہے خدا کا وعدۂ فوز و فلاح

میزانِ حق و باطل

نورِ حق یکسر الگ ہے ظلمتِ باطل الگ
کفر کی دنیا الگ اسلام کی دنیا الگ

کفر سے اسلام ہر دم برسرِ پیکار ہے
حق و باطل کی یہ آویزش مگر ناچار ہے

کلمہ گو مومن جہاں ہوں ایک ہے حق کی سبیل
منکرینِ حق کہیں ہوں ایک ہے اُن کی قبیل

كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ

خیرُ الاُمَم

اور

امر و نہی

وصف ہے خیرُ الاُمَم کا دعوتِ اَمر و نہی
کوئی مستثنیٰ نہیں، پابند ہیں اُس کے سبھی
حکمِ ربّ کے بعد کیا ممکن ہے آزادہ روی؟
کلیاتِ دیں سے کیا آساں ہے پہلو تہی؟
کیا زمانے کے بدلنے سے بدل جائے گا دیں؟
آدمی کی لغزشوں سے کیا پھسل جائے گا دیں؟

دین ہے انساں کو لغزش سے بچانے کے لیے
کل زمانے کو رہِ حق پر چلانے کے لیے!

یہ جُوا[1]، یہ سُود خوری اور خمر و احتکار
کیوں ہے جاری روز و شب اِن[2] مفسدوں کا کاروبار؟
جُھک گئی ہے گردنِ اسلام ہو کر شرمسار
ملّتِ اسلامیہ کی اب جبیں ہے داغدار
کھو نہ بیٹھے اُمّت اپنا اِمتیاز و وقار
چند روزہ زندگی پر تا بکے یہ اِنحصار؟

---

[1] إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ
رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ ○ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ
تُفْلِحُوْنَ ○ إِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ أَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ
الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ
عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ فَهَلْ أَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ ○

[2] لَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓى إِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً ۭ وَسَاءَ سَبِيْلًا

ضابطۂ زندگی

دین ہے زندہ حقیقت نوعِ انساں کے لیے
زندگی کا ضابطہ ہے ہر مسلماں کے لیے

حُسنِ صورت، حُسنِ سیرت کی ضمانت بزم میں
امتحانِ جذبۂ شوقِ شہادت رزم میں

سُنّتِ خیرالوریٰ کی روشنی موجود ہے
بس اُسی کی پیروی ہر حال میں مقصود ہے

عرفان رُشدی

قطعۂ تاریخِ طباعتِ کلام

۱۹۶۸ء

بہ ذکرِ رسولِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم

۱۳۸۸ ہجریہ

بالاختصار بیانِ طریقِ سرورِ دیں
بحسنِ نظم، چھپی خوب سیرتِ نبوی
بہ عیسوی لکھو زیباؔ یہ سالِ طبعِ حسیں
"دلیلِ موجۂ عرفان چراغِ مصطفوی"

۱۹۶۸ عیسویہ

تائثر زیباؔ ناروی

۱۳۸۸ ہجریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تعلیماتِ نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم

کتبہ جمیل ١٣٨٨ ہجریۃ

خطبات و ارشادات

ایمان و حب و طاعت

فلاحِ دارین نجاتِ اُخروی

مرتبہ: عرفان رشدی

اِن "چہل احادیث" (اربعین نبوی ؐ) کی مفصّل
شرح جس میں ارکانِ اسلام، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ،
وغیرہ کے فضائل و مسائل بیان کیے گئے ہیں،
انشاء اللہ عنقریب علیحدہ شائع ہو جائے گی۔
ضرورت مند حضرات ایک خط لکھ کر طلب فرما
سکتے ہیں۔

خطبۂ اولیٰ رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دعوتِ اسلام

جو

آپؐ نے کوہِ صفا (فاران) پر کھڑے ہو کر قریشِ مکہ کو دی:

"اے گروہِ قریش! دیکھو، اگر میں تم سے یہ کہوں کہ ایک غارت گر لشکر پہاڑ کے پیچھے سے آ رہا ہے جو آتے ہی شہر پر ہلّہ بول دے گا، تو کیا میری بات کا اعتبار کرو گے؟"

تو کہنے لگے :-

"ہاں، اعتبار کریں گے، کیونکہ ہم نے تمھیں ہمیشہ سچ بولتے دیکھا ہے اور تجربے میں نہیں آیا کہ تم کبھی کوئی خلافِ واقعہ بات زبان پر لائے ہو۔"

آپؐ نے فرمایا

"تو میں آپ لوگوں کو بتا دینا اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ میں خدا کا فرستادہ ہوں۔ اگر آپ لوگ ایمان نہیں

لائیں گے تو سخت عذاب میں مبتلا کیے جائیں گے۔"

(اس کے بعد فرمایا:)

"اے عبدُالمُطّلب کی اولاد! اپنے آپ کو دوزخ کی آگ سے بچاؤ۔ اے بنُو کعب بن لوی! اپنے آپ کو آتشِ جہنّم سے بچاؤ۔ اے آلِ عبدِ مناف! دوزخ سے محفوظ رہنے کا سامان کرو۔ اے بنُو زہرہ! اے بنُو عبدِ شمس! اے بنُو مُرّہ! اے بنُو فہر! اے بنُو عدی! اے فُلاں! اے فُلاں!"

(الغرض قریش کے تمام خاندانوں کو نام بنام پکارا اور فرمایا کہ)

"خالقِ کردگار نے مجھے حکم دیا ہے کہ اپنے نزدیک کے خاندان والوں کو خدا سے ڈراؤں۔ پس معلوم ہو کہ جب تک تم لوگ اِس بات کا یقین نہ کرو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا قابلِ پرستش کوئی نہیں، اور یہ کہ میں اللہ جل جلالہٗ کا رسُولؐ ہوں اُس وقت تک نہ تو مَیں تمھیں کوئی دُنیوی نفع پہنچا سکتا ہوں اور نہ آخرت میں تمھارے کام آسکتا ہوں"۔

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

مہمّاتِ اصولِ دینِ اسلام

بزبانِ ہادیِ اسلام

چہل احادیثِ نبوی

اربعینِ نبوی

اربعینِ نبوی ﷺ

خلاصۂ دینِ اسلام

مندرجۂ ذیل چالیس احادیثِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو شیخ الحدیث مولینا محمد زکریا صاحبؒ کاندھلوی نے اپنے رسالے "فضائل القرآن" کے آخیر میں نقل کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ "یہ چالیس احادیث نہایت مختصر ہیں اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے ایک ہی جگہ منقول ہیں۔ اس کے ساتھ ہی ایک بڑی خوبی ان میں یہ ہے کہ مہماتِ دینیہ کو ایسی جامع ہیں کہ ان کی نظیر ملنی مشکل ہے۔ "کنز العمال" میں قدمائے محدثین کی ایک جماعت کی طرف ان کا انتساب کیا ہے اور متاخرین میں سے مولینا قطب الدین صاحبؒ مہاجر مکیؒ نے بھی ان کا ذکر فرمایا ہے۔ کیا ہی اچھا ہو کہ دین کے ساتھ وابستگی رکھنے والے اصحاب انھیں ضرور حفظ کر لیں کہ کوڑیوں میں لعل ملتے ہیں۔"

احقر کو جب حرمین شریفین کی زیارت نصیب ہوئی تو اثنائے سفرِ حج میں وہاں دینی مطبوعات کے ایک مصری ادارے سے ایک کتاب "الوعظ العصفوریۃ" کے نام سے ملی۔ کتابِ مذکورہ میں یہ چہل احادیث درج تھیں۔ حج سے واپسی پر جب دہلی پہنچا تو اس کا ترجمہ کر کے دہلی سے شائع کیا تھا۔ اس وقت سے الحمد للہ علی توفیقہٖ واحسانہٖ ان چہل احادیثِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو کئی بار شائع کرنے اور عامۃ المسلمین تک پہنچانے کی توفیق عطا ہوئی۔

دست بدعا ہوں کہ حق تبارک وتعالیٰ ان چہل احادیث کے ہر اُس جگہ پہنچ جانے کا بندوبست فرمادے جہاں مسلمان ہوں! اور ان کی اشاعت و تبلیغ اتنی عام ہو کہ ہر مسلمان کے پاس ان کا ایک نسخہ رہے۔ پڑھے لکھے مسلمان ان کو خود بھی بار بار پڑھیں۔ احادیث کے متن کو یاد کر کے فرمودات نبویؐ پر خود بھی عمل پیرا ہوں اور جو نہیں پڑھ سکتے انھیں بھی پڑھ کر سنائیں اور ان چہل احادیث کے مضامین و احکام پر عمل کرنے کی ترغیب دیں جو فی الواقع ہر مسلمان کے لیے نہ صرف نجاتِ اُخروی کا ذریعہ ہی ہے بلکہ دونوں جہانوں کی سعادت کا گنجینہ بھی ہے نصیحت و وعظ و تلقین کے یہ سب الفاظ حضورِ اقدس شارعِ اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبانِ مبارک سے نکلے ہیں اور آپ نے منشاءِ باری تعالیٰ کے مطابق دینِ اسلام کے خلاصے کو تعلیم کے پیرائے میں بیان فرمایا ہے۔ اس لیے ہر مسلمان کو (خواہ وہ خود پڑھے یا سُنے) چاہیے کہ وہ ان ارشادات نبویؐ کو حرزِ جان بنالے۔ وَبِاللّٰہِ التَّوفِیق وَمَا تَوفِیقِی اِلَّا بِاللّٰہ۔

عَلَیہِ تَوَکَّلتُ وَاِلَیہِ اُنِیب۔

وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الھُدٰی وَالصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَی النَّبِیِّ المَبعُوثِ اِلَی الاَسوَدِ وَالاَحمَرِ بِرَحمَتِکَ یَا اَرحَمَ الرّٰحِمِین۔

چہل احادیث یاد کرنے کا ثواب

عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ سَلْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَفِظَ عَلٰى أُمَّتِيْ هٰذِهِ الْأَرْبَعِيْنَ حَدِيْثًا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَحَشَرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى مَعَ الْأَنْبِيَاءِ وَالْعُلَمَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَيُّ الْأَرْبَعِيْنَ حَدِيْثًا فَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ.

ترجمہ: حضرت مُجاہد اور حضرت سلمان رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: میری اُمّت میں سے جس نے ان چالیس حدیثوں کو یاد کیا، وہ جنّت میں داخل ہوگا اور اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اُس کا حشر انبیاء علیہم السّلام اور علماء کے ساتھ کرے گا۔ دریافت کیا گیا: یا رسُول اللہ (صلّی اللہ علیہ وسلّم)! وہ چالیس حدیثیں کون سی ہیں؟ فرمایا آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم نے:

۱۔ ایمان باللہ

أَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلَآئِكَةِ وَالْكُتُبِ وَالنَّبِيِّيْنَ وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ بِالْقَدَرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى.

(یہ کہ تُو ایمان لائے، اللہ تعالیٰ اور روزِ قیامت، ملائکہ اور قرآن اور انبیاء علیہم السّلام اور مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے پر اور یہ کہ

خیر و شر ہر دو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں۔

۲۔ شہادت باللہ

وَتَشْهَدَ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔

ترجمہ: اور شہادت دے کہ کوئی معبود نہیں سوائے اللہ تعالیٰ کے اور تحقیق کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ تعالیٰ کے رسولِ برحق ہیں۔

۳۔ اِقامتِ صلوٰۃ

وَتُقِيْمَ الصَّلٰوةَ بِاِسْبَاغِ الْوُضُوْءِ لِوَقْتِهَا بِتَمَامِ رُكُوْعِهَا وَسُجُوْدِهَا.

ترجمہ: اور نماز کو وضوء کے ساتھ اپنے معیّنہ وقتوں پر ادا کرے اور سب رکوع وسجود وارکان کا پورا پورا اہتمام کرے۔

۴۔ ادائے زکوٰۃ

وَتُؤَدِّيَ الزَّكٰوةَ بِحَقِّهَا.

ترجمہ: اور مستحقین کو زکوٰۃ دے۔

۵۔ فرضیّتِ روزہ

وَ تَصُوْمَ شَهْرَ رَمَضَانَ.

ترجمہ: اور ماہِ رمضان میں روزے رکھے۔

۶۔ حجِ بیتُ اللہ

وَتَحُجَّ الْبَيْتَ اِنِ اسْتَطَعْتَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا.

ترجمہ: اور ذی اِستطاعت (زادِ راہ رکھنے والا) ہے تو بیتُ اللہ شریف کا حج کرے۔

۷۔ رکعاتِ نماز

(فرض۔ سُنن۔ وتر)

وَ تُصَلِّیَ اِثْنَتَیْ عَشَرَۃَ رَکْعَۃً فِیْ کُلِّ یَوْمٍ وَّ لَیْلَۃٍ وَ هِیَ سُنَنًا وَّ ثَلَاثَ رَکْعَاتٍ وِتْرًا لَا تَتْرُکُهَا۔

ترجمہ: اور ہر رات اور دِن میں بارہ رکعتیں سُنّت کی ادا کرے اور تین رکعاتِ وتر بِلا عُذر نہ چھوڑے۔

۸۔ مُمانعتِ شرک

وَ لَا تُشْرِکْ بِاللّٰہِ شَیْئًا۔

ترجمہ: اور کسی چیز کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک نہ کرے۔

۹۔ اِطاعتِ والدین

وَ لَا تَعْصِ وَالِدَیْکَ۔

ترجمہ: اور والدین کی نافرمانی نہ کرے۔

۱۰۔ مالِ یتیم

وَ لَا تَأْکُلْ مَالَ الْیَتِیْمِ۔

ترجمہ: اور یتیموں کا مال نہ کھائے۔

۱۱۔ حُرمتِ سُود

وَلَا تَأْكُلِ الرِّبٰوا۔

ترجمہ: اور نہ سُود لے۔

۱۲۔ اِمتناعِ شراب

وَلَا تَشْرَبِ الْخَمْرَ.

ترجمہ: اور نہ شراب پیے۔

۱۳۔ جھُوٹی قسم

وَلَا تَحْلِفْ بِاللّٰهِ كَاذِبًا.

ترجمہ: اور نہ جھُوٹا حلف اُٹھائے۔

۱۴۔ جھُوٹی شہادت

وَلَا تَشْهَدْ شَهَادَةَ الزُّوْرِ عَلٰی اَحَدٍ قَرِيْبٍ اَوْ بَعِيْدٍ۔

ترجمہ: اور نہ کِسی اپنے یا پرائے کے لیے جھُوٹی شہادت دے۔

۱۵۔ اِمتناعِ نفس و حِرص و ہوا

وَلَا تَعْمَلْ بِالْهَوٰی.

ترجمہ: اور نہ خواہشِ نفس پر عمل کرے۔

۱۶۔ مذمّتِ غیبت

وَلَا تَغْتَبْ اَخَاكَ

ترجمہ: اور نہ اپنے بھائی (مسلمان) کی چغل خوری کرے

۱۷۔ چغل خوری

وَلَا تَقَعْ فِيْهِ مِنْ خَلْفِهٖ.

ترجمہ: اور نہ اس کے پیچھے اس کی غیبت کرے ۔

۱۸۔ پاکدامنہ پر تہمت

وَلَا تَقْذِفِ الْمُحْصَنَةَ.

ترجمہ: اور نہ کسی پاک دامن عورت پر تہمت لگائے۔

۱۹۔ عینی شہادت

وَلَا تَقُلْ عَنْكَ اَنَّكَ مُرَاءٍ فَيَحْبَطَ عَمَلُكَ.

ترجمہ: اور کارِ بد آنکھوں سے نہ دیکھا ہو تو وثوق سے نہ کہیے، نہیں تو اعمال ضائع ہو جائیں گے ۔

۲۰۔ لہو ولعب

وَلَا تَلْعَبْ وَلَا تَلْهَ مَعَ اللَّاهِيْنَ.

ترجمہ: اور کھیل تماشے میں نہ پڑے اور نہ آوارہ گردوں کے ساتھ پھرتا پھرے ۔

۲۱۔ عیب جُوئی

وَلَا تَقُلْ لِلْقَصِيْرِ يَا قَصِيْرُ تُرِيْدُ بِذٰلِكَ عَيْبَهُ.

ترجمہ: اور کوتاہ قد والے کو اِس نیّت سے ٹھگنا نہ کہے کہ اِس سے اُس کی عیب جُوئی ہو۔

۲۲۔ اِستہزاء (مذاق اُڑانا)

وَلَا تَسْخَرْ مِنْ اَحَدٍ مِّنَ النَّاسِ

ترجمہ: اور نہ لوگوں میں سے کِسی کا مذاق اُڑائے۔

۲۳۔ بلاؤں پر صبر اور خوفِ خُدا

وَتَصْبِرُ عِنْدَ الْبَلَآءِ وَلَا تَأْمَنْ مِنْ عِقَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى۔

ترجمہ: اور مصائب پر صبر کرے اور اللہ تعالیٰ کے غُصّے سے ڈرتا رہے۔

۲۴۔ لگائی بُجھائی

وَلَا تَمْشِ بِالنَّمِيْمَةِ فِيْمَا بَيْنَ الْاَخَوَيْنِ

ترجمہ: اور مُسلمان بھائیوں کے درمیان لگائی بُجھائی نہ کرتا پھرے

۲۵۔ شُکرِ نعمت

وَتَشْكُرُ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ نِعْمَةٍ اَنْعَمَ اللّٰهُ

بِهَا عَلَيْكَ

ترجمہ: اور جو نعمتیں اللہ تعالیٰ نے اُس پر عنایت کی ہیں، اُن کا شکریہ بجا لائے۔

۲۶۔ امتحان و مصیبت میں صبر

وَ تَصْبِرُ عِنْدَ الْبَلَاءِ وَالْمُصِيبَةِ.

ترجمہ: اور مصیبت و امتحان کے وقت صبر کرے۔

۲۷۔ رحمتِ حق کی اُمیدواری

وَلَا تَقْنُطُ مِنْ رَّحْمَةِ اللهِ.

ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ کی رحمت سے نا امید نہ ہو

۲۸۔ تقدیرِ الٰہی

وَتَعْلَمُ اَنَّ مَا اَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَكَ وَأَنَّ مَا اَخْطَاَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيبَكَ.

ترجمہ: اور یہ جانے کہ بے شک جو تکلیف تجھے پہنچی ہے وہ تجھ سے ٹل نہ سکتی تھی اور جو تجھ سے ٹل جاتی، وہ (تکلیف) تجھے پہنچنی نہ تھی۔

۲۹۔ رضائے ربّ

وَلَا تَطْلُبُ سَخَطَ الرَّبِّ بِرِضَا الْمَخْلُوقِيْنَ.

ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کے مقابلے میں خوشنودیِ دُنیا کا طالب نہ بنے۔

۳۰۔ ترجیحِ آخرت

وَلَا تُؤْثِرِ الدُّنْيَا عَلَى الْآخِرَةِ وَإِذَا سَأَلَكَ
أَخُوكَ الْمُسْلِمُ مَا عِنْدَكَ فَلَا تَبْخَلْ عَلَيْهِ

ترجمہ: اور دُنیا کو آخرت پر ترجیح نہ دے اور جب تیرا مُسلمان بھائی تجھ سے ایسی چیز مانگے جو تیرے پاس موجود ہو تو تو اُس میں بخل نہ کرے۔

۳۱۔ دستورِ دین و دُنیا

وَانْظُرْ فِي أَمْرِ دِينِكَ إِلَى مَنْ هُوَ فَوْقَكَ
وَفِي أَمْرِ دُنْيَاكَ إِلَى مَنْ هُوَ دُونَكَ.

ترجمہ: اور دین کے مُعاملے میں جب نظر کرے تو اپنے سے بہتر کو دیکھے، اور دُنیوی مُعاملات میں اپنے سے کمتر کو دیکھے۔

۳۲۔ مذمّتِ کذب

وَلَا تَكْذِبْ.

ترجمہ: اور جھوٹ نہ بولے۔

۳۳۔ اتّباعِ حق و ردِّ شیطان

وَلَا تُخَالِطِ الشَّيْطَانَ وَدَعِ الْبَاطِلَ
وَلَا تَأْخُذْ بِهِ وَإِذَا سَمِعْتَ حَقًّا فَلَا تَكْتُمْ۔

ترجمہ: اور اپنے کاموں میں شیطان کو شامل نہ کرے اور حق کے رُوبرُو باطِل کو چھوڑ دے۔ اور اُس کے پیچھے نہ

پڑے اور جب حق بات سُنے، اُس کو مت چھپائے۔

۳۴۔ نصیحتِ اقربا و حقِ ہمسائیگی

وَ أَدِّبْ اَهْلَكَ وَ وَلَدَكَ بِمَا يَنْفَعُهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ وَيُقَرِّبُهُمْ اِلَى اللّٰهِ وَاَحْسِنْ اِلٰى جِيْرَانِكَ ۔

ترجمہ: اور جو باتیں اللہ تعالیٰ کے یہاں نافع اور اُس کے قُرب کی طرف لے جانے والی ہیں، اُن کی اپنے اہل وعیال اور گھر والوں کو تلقین کرتا رہے اور ہمسایوں سے اچھا سلوک کرے۔

۳۵۔ قطعِ رحمی و صِلۂ رحمی

وَلَا تَقْطَعْ اَقَارِبَكَ وَ ذَوِي رَحِمِكَ وَصِلْهُمْ

ترجمہ: اور اپنے رشتہ داروں اور ذوِی الارحام سے قطعِ تعلّق نہ کرے اور اُن سے صِلۂ رحمی کرتا رہے۔

۳۶۔ مذمّتِ لعن طعن

وَلَا تَلْعَنْ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِ اللّٰهِ تَعَالٰى ۔

ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے کسی پر لعن نہ کرے۔

۳۷۔ کثرتِ ذکرِ الٰہی

وَاَكْثِرِ التَّسْبِيْحَ وَالتَّهْلِيْلَ وَالتَّحْمِيْدَ وَالتَّكْبِيْرَ ۔

ترجمہ: اور کثرت سے تہلیل و تسبیح، اور تحمید و تکبیر کرتا رہے۔

۳۸۔ پابندیِ تلاوتِ قرآن

وَلَا تَدَعْ قِرَاءَةَ الْقُرْآنِ عَلٰی كُلِّ حَالٍ اِلَّا
اَنْ تَكُوْنَ جُنُبًا.

ترجمہ: اور جنابت کی حالت کے سوا تلاوتِ قرآن
کو نہ چھوڑے۔

۳۹۔ تاکیدِ نمازِ باجماعت

وَلَا تَدَعْ حُضُوْرَ الْجُمُعَةِ وَالْجَمَاعَاتِ
وَالْعِيْدَيْنِ.

ترجمہ: پنج وقتہ جماعت اور جمعہ و عیدین کی جماعتوں
کو ترک نہ کرے۔

۴۰۔ تہذیبُ الاخلاق

وَانْظُرْ كُلَّ مَا لَمْ تَرْضٰی اَنْ يُّقَالَ لَكَ وَيُصْنَعَ
بِكَ لَا تَرْضَهٗ لِاَحَدٍ وَّلَا تَصْنَعْ بِهٖ.

ترجمہ: اور اس بات کا دھیان رکھے کہ جو بات اپنے کو کہلوانا
پسند نہیں کرتا، وہ دوسرے کو بھی نہ کہے اور اس کو چھوڑ دے۔

اپنے گھرانے کے لوگوں میں
آنحضرتؐ کی تقریر

"اے حاضرین! مَیں تم سب کے لیے دُنیا اور آخرت کی بہبودی لے کر آیا ہُوں اور مَیں نہیں جانتا کہ عرب بھر میں کوئی شخص بھی اپنی قوم کے لیے اِس سے بہتر اَور افضل کوئی شئے لایا ہو۔ مجھے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ مَیں آپ لوگوں کو اس کی دعوت دُوں۔ بتاؤ تم میں سے کون میرا ساتھ دے گا؟"

بسم الله الرحمن الرحیم

جوامع الکلم
و
جواهر الحکم

جوامع الکلم
و
جواہر الحکم

نیّت

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:

۱۔ إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ. (رواہ البخاریؒ)

اعمال کا دارومدار نیّتوں پر ہے۔

ایمان، اسلام اور احسان

۲۔ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمًا مُبَارِزًا لِلنَّاسِ فَاَتَاہُ رَجُلٌ فَقَالَ مَا الْإِیْمَانُ قَالَ الْإِیْمَانُ اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰہِ وَمَلٰئِکَتِہٖ وَبِلِقَائِہٖ وَرُسُلِہٖ وَ

تُؤْمِنَ بِالْبَعْثِ قَالَ مَا الْإِسْلَامُ قَالَ الْإِسْلَامُ أَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكَ بِهٖ وَتُقِيْمَ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِي الزَّكٰوةَ الْمَفْرُوْضَةَ وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ قَالَ مَا الْإِحْسَانُ قَالَ أَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهٗ يَرَاكَ قَالَ مَتَى السَّاعَةُ قَالَ مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ۔

(الحدیث)

ایک دِن رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم لوگوں کے درمیان تشریف فرما تھے کہ دفعتہً ایک آدمی آیا، اُس نے عرض کیا: ایمان کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ایمان یہ ہے کہ تو اللہ اور اُس کے فرشتوں اور (قیامت کے دِن) اللہ سے مِلنے اور اُس کے رسُولوں اور مَوت کے بعد زندہ ہونے پر یقین کرلے۔ اُس نے عرض کیا: اسلام کیا ہے؟ فرمایا: اسلام یہ ہے کہ تو اللہ کی عبادت کرے اور اس کے ساتھ شِرک نہ کرے اور نماز قائم کرے اور زکوٰۃ ادا کرے اور رمضان میں روزے رکھے۔ اُس نے عرض کیا: احسان کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: تو اللہ تعالیٰ کی عبادت اس طرح کرے گویا تو اُسے دیکھ رہا ہے، ورنہ (کم از کم) یہ سمجھے کہ وُہ تمھیں دیکھ رہا ہے۔ اُس نے عرض کیا، قیامت کب آئے گی؟ فرمایا: یہ بات مَیں سائل سے (یعنی تجھ سے) زیادہ نہیں جانتا۔

لذّتِ ایمان اور حُبِّ خُدا و رسُولؐ

۳۔ ثَلٰثٌ مَّنْ كُنَّ فِيْهِ وَجَدَ بِهِنَّ حَلَاوَةَ الْإِيْمَانِ، أَنْ يَّكُوْنَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَأَنْ يُّحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهٗ إِلَّا لِلّٰهِ وَأَنْ يَّكْرَهَ أَنْ يَّعُوْدَ فِي الْكُفْرِ بَعْدَ أَنْ أَنْقَذَهُ اللّٰهُ مِنْهُ

كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُقْذَفَ فِي النَّارِ. (رواه البخاريؒ و المسلمؒ)

جس شخص میں یہ تین صفات ہوں گی، وُہ اِن کے سبب ایمان کا مزا پالے گا: پہلی یہ کہ اللہ و رسولؐ اسے باقی ہر چیز سے زیادہ محبوب ہوں۔ دُوسری یہ کہ وُہ (اپنے مُسلمان بھائی سے) محض اللہ کی رضا کے لیے محبت رکھے۔ تیسری یہ کہ اسے دوبارہ کُفر میں جانا جبکہ اللہ تعالیٰ نے اُسے اُس سے بچا لیا ہے اِتنا ناگوار ہو جتنا آگ میں گر پڑنا۔

حلاوتِ ایمان

۴۔ ذَاقَ طَعْمَ الْإِيمَانِ، مَنْ رَضِيَ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا رَسُولًا.

(مسندِ احمد بن حنبلؒ)

اُس شخص نے ایمان کا مزا چکھ لیا جو اللہ کے رب ہونے اور اسلام کے دین ہونے اور محمدؐ (صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم) کے نبی اور رسُول ہونے پر راضی ہو گیا۔

ایمان خدا کے محبُوبوں کو ملتا ہے۔

۵۔ إِنَّ اللّٰهَ قَسَمَ بَيْنَكُمْ أَخْلَاقَكُمْ كَمَا قَسَمَ بَيْنَكُمْ أَرْزَاقَكُمْ وَإِنَّ اللّٰهَ يُعْطِي الدُّنْيَا مَنْ يُحِبُّ وَمَنْ لَا يُحِبُّ وَلَا يُعْطِي الْإِيمَانَ إِلَّا لِمَنْ يُحِبُّ.

(رواہ الحاکم فی المستدرک)

اللہ تعالیٰ نے جس طرح تُم میں روزی تقسیم کی ہے، اسی طرح تمہارے اَخلاق کی بھی تقسیم کر دی ہے (جیسے رزق تنگ و فراخ رکھا ہے، ایسے ہی اَخلاق بھی کسی کے تنگ اور کسی کے وسیع رکھتے ہیں) وُہ دُنیا تو سب ہی

کو دیتا ہے، اُس کو بھی جس سے وُہ محبت کرتا ہے اور اُس کو بھی جس سے وُہ محبت نہیں کرتا، لیکن دولتِ ایمان صرف اُسی کو دیتا ہے جس کو وُہ محبوب رکھتا ہے۔

حُسنِ اسلام

۶۔ اِذَا اَحْسَنَ اَحَدُکُمْ بِاِسْلَامِہٖ فَکُلُّ حَسَنَۃٍ یَعْمَلُھَا تُکْتَبُ لَہٗ بِعَشْرِ اَمْثَالِھَا اِلٰی سَبْعِمِأَۃِ ضِعْفٍ وَّکُلُّ سَیِّئَۃٍ یَّعْمَلُھَا تُکْتَبُ لَہٗ بِمِثْلِھَا۔ (متّفق علیہ)

جب تم میں کوئی سچّا اور پکا مُسلمان بن جاتا ہے، تو پھر جو نیکی وُہ کرتا ہے اُس کے نامۂ اعمال میں دس گنا سے سات سو گُنا تک لکھی جاتی ہے اور جو بُرائی وُہ کرتا ہے، وُہ صرف اُتنی ہی لکھی جاتی ہے۔

فراستِ مؤمن

۷۔ اِتَّقُوْا فِرَاسَۃَ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّہٗ یَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰہِ۔ (رواہ الترمذیؒ)

مؤمن کی فراست سے ڈرتے رہو، کیونکہ وُہ اللہ تعالیٰ کے نُور سے دیکھتا ہے۔

فرقِ مؤمن و مُنافق

۸۔ اَلْمُؤْمِنُ غِرٌّ کَرِیْمٌ وَّالْمُنَافِقُ خَبٌّ لَئِیْمٌ۔ (رواہ ابو داؤدؒ)

مؤمن بھولا، سیدھا اور نرم طبیعت ہوتا ہے اور مُنافق دھوکا باز اور

رذیل ہوتا ہے۔

علاماتِ مُنافِق

۹۔ أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا وَمَنْ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِّنَ النِّفَاقِ حَتّٰى يَدَعَهَا إِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ وَإِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ.

(متفق علیہ)

جس شخص میں یہ چاروں باتیں جمع ہو جائیں، وُہ تو پُورا مُنافق ہے اور جس میں کوئی ایک خصلت (اِن چاروں میں سے) پائی جائے تو سمجھ لو کہ اُس میں نفاق کی ایک خصلت پیدا ہو گئی ہے۔ یہاں تک کہ اِس (خصلت کو) چھوڑ نہ دے: (۱) جب اُس کے پاس کوئی چیز امانت رکھی جائے تو وُہ اُس میں خیانت کرے۔ (۲) جب بات کرے تو جُھوٹ بولے۔ (۳) جب عہد کرے تو توڑ ڈالے۔ (۴) اور جب جھگڑا کرے تو بے قابُو ہو جائے۔

ایمان و شِرک

۱۰۔ مَنْ لَقِيَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ لَقِيَ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ يُشْرِكُ بِهٖ دَخَلَ النَّارَ.

(رواہ مسلم)

جو شخص اللہ تعالیٰ کے سامنے اِس طرح حاضر ہو گا کہ اُس نے دُنیا میں کِسی کو اُس کا شریک نہ ٹھہرایا ہو تو وُہ ضرور جنّت میں جائے گا اور جو شخص اس طرح حاضر ہو گا کہ اُس نے کسی کو اُس کا

شریک ٹھہرایا ہو، تو وہ ضرور دوزخ میں جائے گا۔

حُسنِ اسلام

۱۱۔ مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهٗ مَا لَا يَعْنِيْهِ. (ترمذیؒ)

آدمی کے اسلام کی ایک خوبی یہ ہے کہ وہ بے کار باتوں کا مشغلہ چھوڑ دے۔

حُبِّ نبیؐ

۱۲۔ لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰی اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَّلَدِهٖ وَوَالِدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ.

(بخاریؒ و مسلمؒ)

تم میں سے کوئی مومن نہیں ہو سکتا، جب تک کہ میں اُسے اپنے بیٹے، باپ اور تمام لوگوں سے پیارا نہ ہو جاؤں۔

اتباعِ نبوتؐ

۱۳۔ لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰی يَكُوْنَ هَوَاهُ تَبَعًا لِّمَا جِئْتُ بِهٖ. (شرح السنّہ)

تم میں سے کوئی شخص مومن نہیں ہو سکتا جب تک اُس کی خواہش اس دین کی تابع نہ ہو جائے جو میں لایا ہوں۔

حُبِّ نبیؐ اور حُبِّ اللہ

۱۴۔ اَحِبُّوا اللّٰهَ لِمَا يَغْذُوْكُمْ مِنْ نِّعَمِهٖ وَاَحِبُّوْنِیْ

لِحُبِّ اللّٰہِ وَاَحِبُّوْا اَھْلَ بَیْتِیْ لِحُبِّیْ. (رواہ ترمذیؒ)

اللہ سے محبّت رکھو اِس لیے کہ وُہ تمھیں طرح طرح کی نعمتیں عطا فرماتا ہے اور مجھ سے محبّت رکھو خُدا کی محبّت کی وجہ سے اور میرے اہلِ بیتؑ سے محبّت رکھو میری وجہ سے۔

حُبِّ خُدا و رسولؐ

۱۵۔ رَجُلٌ سَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَتَی السَّاعَۃُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ، قَالَ مَا اَعْدَدْتَّ لَھَا قَالَ مَا اَعْدَدْتُّ لَھَا مِنْ کَثِیْرِ صَلٰوۃٍ وَّلَا صَوْمٍ وَّلَا صَدَقَۃٍ وَّ لٰکِنِّیْ اُحِبُّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ، قَالَ اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ (وَفِیْ رِوَایَۃٍ اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ) (بخاریؒ)

ایک آدمی نے نبیِ کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے پُوچھا، قیامت کب آئے گی؟ آپؐ نے فرمایا، بھلا تُو نے قیامت کے لیے کیا تیّاری کر رکھی ہے؟ اُس نے عرض کیا، کُچھ نہیں، نہ بہت سی نمازیں، نہ روزے، نہ صدقے۔ ہاں ایک بات ہے کہ میں اللہ اور رسُولؐ سے محبّت رکھتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا تو پھر (قیامت کے دِن) تو اُن ہی کے ساتھ ہوگا جن سے تجھے محبّت ہے۔

محبّت لوجہِ اللہ

۱۶۔ قَالَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ: اَلْمُتَحَابُّوْنَ فِیْ جَلَالِیْ لَھُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُوْرٍ یَغْبِطُھُمُ النَّبِیُّوْنَ وَالشُّھَدَآءُ.

(رواہ الترمذیؒ)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میری عظمت و بزرگی کی وجہ سے آپس میں محبت

کرنے والوں کے لیے نور کے ایسے منبر ہوں گے کہ جن پر انبیاء
اور شُہداء بھی رشک کریں گے۔

جبرئیلؑ کے ذریعے اپنے محبوب بندوں کا اعلان کرنا

۱۷۔ اِذَا اَحَبَّ اللّٰہُ تَعَالٰی الْعَبْدَ نَادٰی جِبْرِیْلَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یُحِبُّ فُلَانًا فَاَحِبَّہٗ: فَیُحِبُّہٗ جِبْرِیْلُ فَنَادٰی فِیْ اَھْلِ السَّمَآءِ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ فُلَانًا فَاَحِبُّوْہُ فَیُحِبُّہٗ اَھْلُ السَّمَآءِ ثُمَّ یُوْضَعُ لَہُ الْمَقْبُوْلُ فِی الْاَرْضِ. (متفق علیہ)

جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو محبوب رکھتا ہے تو جبرئیلؑ سے فرماتا ہے کہ میں فلاں آدمی سے محبّت رکھتا ہوں، تم بھی اُس سے محبّت رکھو۔ پس جبرئیلؑ بھی اُسے اپنا محبوب بنالیتا ہے۔ پھر جبرئیلؑ آسمان والوں میں اعلان کر دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فلاں بندے سے محبّت رکھتے ہیں، تم بھی اُس سے محبّت رکھو۔ پھر آسمان والے بھی اُس سے محبّت رکھتے ہیں، پھر اُس کے لیے اہلِ زمین میں بھی قبولیّت پیدا کر دی جاتی ہے۔

صفائیِ قلب و حُبِّ نبیؐ

۱۸۔ یَا بُنَیَّ اِنْ قَدَرْتَ اَنْ تُصْبِحَ وَتُمْسِیَ وَلَیْسَ فِیْ قَلْبِكَ غِشٌّ لِاَحَدٍ فَافْعَلْ، ثُمَّ قَالَ یَا بُنَیَّ وَ ذٰلِكَ مِنْ سُنَّتِیْ وَمَنْ اَحَبَّ سُنَّتِیْ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَحَبَّنِیْ كَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّۃِ. (رواہ ترمذیؒ)

(حضرت انسؓ بن مالکؓ سے فرمایا) اے فرزند! اگر تم یہ کر سکتے ہو کہ صبح اور شام کسی وقت بھی تمھارے دل میں کسی کے لیے کچھ میل

اور کھوٹ نہ رہے تو ایسا ضرور کرو۔ کیونکہ صاف سینہ رہنا میرا طریقہ ہے اور جو میرے طریقے کو پسند کرتا ہے، وہ ضرور مجھ سے محبّت رکھتا ہے اور جو مجھ سے محبّت رکھتا ہے وُہ جنّت میں میرے ساتھ ہوگا۔

سات جنّتی

۱۹۔ سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِىْ ظِلِّهٖ يَوْمَ لَاظِلَّ اِلَّاظِلُّهٗ، اِمَامٌ عَادِلٌ وَّشَابٌّ نَّشَأَ فِىْ عِبَادَةِ اللّٰهِ وَرَجُلٌ قَلْبُهٗ مُعَلَّقٌ فِى الْمَسَاجِدِ وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِى اللّٰهِ اِجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ وَرَجُلٌ دَعَتْهُ اِمْرَءَةٌ ذَاتُ مَنْصَبٍ وَّجَمَالٍ فَقَالَ اِنِّىْ اَخَافُ اللّٰهَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَاَخْفَاهَا حَتّٰى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهٗ مَا تُنْفِقُ يَمِيْنُهٗ وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ۔

(بخاریؒ و مسلمؒ)

سات شخص ہیں جن کو اللہ تعالیٰ اپنے سائے میں رکھے گا، جس دن کہ اُس کے سائے کے سوا کہیں سایہ نہ ہوگا (یعنی حشر کے دِن) ایک عدل کرنے والا حکمران، دُوسرا وُہ جوان جو عہدِ شباب میں خدا تعالیٰ کی عبادت میں مصروف رہا، تیسرا وُہ شخص جس کا دِل مسجدوں میں لگا رہتا ہے، چوتھے وُہ دو شخص جو محض اللہ کی رضا کے لیے ایک دُوسرے سے محبّت رکھتے ہیں، اُن کا ملنا اور بچھڑنا صرف اللہ کے لیے ہوتا ہے، پانچواں وُہ مرد جسے کوئی باعزّت خوبصورت عورت (بدکاری کے لیے) دعوت دے اور وُہ یہ کہہ کر اُس کی دعوت کو ٹھکرا دے کہ مَیں تو اللہ سے ڈرتا ہُوں۔ چھٹا وُہ شخص جو بالکل چھپا کر خیرات

کرتا ہے یہاں تک کہ اُس کا بایاں ہاتھ بھی نہیں جانتا کہ اُس کے دائیں ہاتھ نے کیا دِیا۔ اور ساتواں وُہ شخص جس نے خدا تعالیٰ کو تنہائی میں اِس طرح یاد کیا کہ اُس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔

محبّت لوجہ اللہ

۲۰۔ قَالَ اللّٰہُ تَعَالیٰ وَجَبَتْ مَحَبَّتِیْ لِلْمُتَحَابِّیْنَ فِیَّ وَالْمُتَجَالِسِیْنَ فِیَّ وَالْمُتَزَاوِرِیْنَ فِیَّ وَالْمُتَبَاذِلِیْنَ فِیَّ۔ (موطا امام مالکؒ)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: میری محبّت ضروری ہو گئی اُن لوگوں کے لیے جو محض میری رضا کے لیے آپس میں محبّت رکھتے ہیں اور میری خاطر مِل جُل کر اُٹھتے بیٹھتے ہیں اور میرے لیے ہی ایک دُوسرے سے مِلتے جُلتے ہیں اور میرے لیے ہی ایک دُوسرے پر مال خرچ کرتے ہیں۔

اظہارِ محبّت

۲۱۔ اِذَا اَحَبَّ الرَّجُلُ اَخَاہُ فَلْیُخْبِرْہُ اِنَّہٗ یُحِبُّہٗ۔ (ترمذیؒ۔ ابوداؤدؒ)

جب کوئی مُسلمان اپنے کسی (مُسلمان) بھائی سے محبّت رکھے تو اُسے بتا دے کہ مَیں تُم سے محبّت رکھتا ہُوں۔

اطاعتِ رسولؐ

۲۲۔ کُلُّ اُمَّتِیْ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ اِلَّا مَنْ اَبٰی قِیْلَ وَمَنْ یَّاْبٰی قَالَ مَنْ اَطَاعَنِیْ دَخَلَ الْجَنَّۃَ وَمَنْ

عَصَانِیْ فَقَدْ اَبٰی۔ (بخاریؒ)

میری اُمّت کے سب لوگ جنّت میں جائیں گے، سوائے اُن کے جنھوں نے میرا انکار کیا۔ عرض کیا گیا: یارسُولَ اللہ! آپ کا انکار کرنے والے کون ہوں گے؟ فرمایا: جس نے میری اطاعت کی، وُہ جنّت میں جائے گا اور جس نے میری نافرمانی کی (گویا) اُس نے میرا انکار کیا۔

حُبّ و اطاعتِ رسُولؐ کا صِلہ

۲۳۔ کَانَ رَجُلٌ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَنْظُرُ اِلَیْہِ لَا یَطْرِفُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا بَالُکَ قَالَ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ اَتَمَتَّعُ بِالنَّظَرِ اِلَیْکَ فَاِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیَامَۃِ رَفَعَکَ اللّٰہُ بِتَفْضِیْلِکَ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی: وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِکَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْہِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّہَدَآءِ وَالصّٰلِحِیْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِکَ رَفِیْقًا ۝

(طبرانیؒ)

ایک شخص آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی طرف ٹکٹکی لگائے ایک (مُسلسل) نظر دیکھ رہا تھا۔ پلک تک نہ جھپکاتا تھا۔ آپؐ نے فرمایا: تجھے کیا ہو گیا ہے؟ اُس نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپؐ پر قُربان! آپؐ کو دیکھ کر لُطف اندوز ہو رہا ہوں۔ جب قیامت آئے گی، اُس وقت تو اللہ تعالیٰ آپؐ کی فضیلتوں کی وجہ سے آپؐ کو بلند ترین مراتب عطا فرمائے گا۔ (پھر ہم کہاں اور آپؐ کہاں!)

اِس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی :

"جو اللہ اور رسُولؐ کی فرمانبرداری کریں گے، وُہ اُن لوگوں کے ساتھ ہی ہوں گے جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا ہے، یعنی نبی، صدّیق، شُہداء اور صالحین اور یہ بہت اچھے ساتھی ہیں۔

تبلیغ

۲۴۔ مَنْ رَاٰی مِنْکُمْ مُنْکَرًا فَلْیُغَیِّرْہُ بِیَدِہٖ فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِہٖ فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِہٖ وَذٰلِکَ اَضْعَفُ الْاِیْمَانِ (رواہ مُسلم)

(رواہ مُسلم)

۔ تُمھارے میں سے جو کوئی خلافِ شرع کام (ہوتے ہُوئے) دیکھے تو اُس کو (چاہیے کہ اُسے) ہاتھ سے روک دے اگر اُس کی طاقت نہ ہو تو زبان سے (وعظ و نصیحت کے ذریعے) منع کرے اور اگر اُس کی ہمّت بھی نہ ہو تو دِل سے بُرا جانے اور یہ ایمان کا ادنےٰ درجہ ہے۔

سب سے بہتر جہاد

۲۵۔ اَفْضَلُ الْجِہَادِ کَلِمَۃُ عَدْلٍ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ۔ (ابو داؤدؒ)

سب سے بہتر جہاد ظالم بادشاہ کے سامنے اِنصاف کی بات

فی روایتٍ اکبر الجہاد کلمۃ الحق عند سُلطانٍ جائرٍ۔

کہنا ہے۔

دروغ گوئی

۲۶۔ اِذَا كَذَبَ الْعَبْدُ تَبَاعَدَ عَنْهُ الْمَلَكُ مِيلًا مِّنْ نَتْنِ مَا جَاءَ بِهٖ۔ (رواہ ترمذیؒ)

جب کوئی بندہ جھوٹ بولتا ہے تو خدا (کی رحمت) کا فرشتہ اس کلمہ کی بدبُو سے ایک میل دُور چلا جاتا ہے۔

اخلاقِ رذیلہ سے پرہیز

۲۷۔ اِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَكْذَبُ الْحَدِيثِ وَلَا تَحَسَّسُوْا وَلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا تَنَاجَشُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا۔ (بخاریؒ)

خبردار! بدگمانی سے بچو، کیونکہ بدگمانی ایک بدترین جھوٹ ہے۔ اور لوگوں کے عیوب تلاش کرنے کی فکر میں نہ رہو۔ دھوکا بازی مت کرو۔ آپس میں ایک دُوسرے پر حسد نہ کرو۔ آپس میں بُغض نہ رکھو۔ غُصّے (اور نفرت) کے ساتھ ایک دُوسرے سے مُنہ نہ پھیرو۔ اور سب اللہ کے بندے آپس میں بھائیوں کی طرح ہو جاؤ۔

گانا مُنافقت پیدا کرتا ہے

۲۸۔ اَلْغِنَاءُ يُنْبِتُ النِّفَاقَ فِي الْقَلْبِ كَمَا يُنْبِتُ الْمَاءُ الزَّرْعَ۔ (البیہقیؒ)

گانا دِل میں مُنافقت کو اِس طرح اُگاتا ہے، جس طرح پانی

کھیتی کو۔

دوزخ اور منافقت سے نجات حاصل کرنے کا طریقہ

۲۹۔ مَنْ صَلَّى لِلّٰهِ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا فِيْ جَمَاعَةٍ يُدْرِكُ التَّكْبِيْرَةَ الْاُوْلٰى كُتِبَ لَهٗ بَرَاءَتَانِ بَرَاءَةٌ مِّنَ النَّارِ وَبَرَاءَةٌ مِّنَ النِّفَاقِ۔ (رواہ الترمذیؒ)

جو شخص چالیس دن برابر جماعت کے ساتھ اِس طرح نماز پڑھتا رہے کہ اُس کی تکبیرِ اُولیٰ بھی فوت نہ ہو تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اُس کے حق میں دو باتوں سے نجات لکھ دی جاتی ہے: (۱) ایک عذابِ دوزخ سے، (۲) دوسرے مرضِ نفاق سے۔

خطراتِ نفس

۳۰۔ اِنَّ اللّٰهَ تَجَاوَزَ مَا حَدَّثَتْ بِهٖ اَنْفُسَهَا مَا لَمْ يَتَكَلَّمُوْا اَوْ يَعْمَلُوْا بِهٖ۔ (رواہ مسلمؒ)

اللہ تعالیٰ نے میری اُمت کے حق میں اِن خطرات سے تجاوز فرمایا ہے جو صرف دِلوں میں آئیں، جن کو زبان پر نہ لایا جائے اور نہ ہی اُن پر عمل کیا جائے۔

نیکی اور بدی کی پہچان

۳۱۔ اَلْبِرُّ مَا اطْمَاَنَّتْ اِلَيْهِ النَّفْسُ وَاطْمَاَنَّ اِلَيْهِ الْقَلْبُ وَالْاِثْمُ مَا حَاكَ فِي النَّفْسِ وَتَرَدَّدَ

فِي الصَّدْرِ، وَإِنْ أَفْتَاكَ النَّاسُ وَأَفْتَوْكَ.

(رواہ احمدؒ و الدارمیؒ)

نیکی وہ ہے جس پر دل مطمئن ہو جائے اور گناہ وہ بات ہے جس سے دل میں خلش اور کھٹک باقی رہے۔ اگرچہ لوگ تجھے کتنے ہی فتوے دیتے رہیں۔

دِل میں کھٹکنے والی بات کو چھوڑ دو

۳۲۔ دَعْ مَا يَرِيْبُكَ إِلَىٰ مَا لَا يَرِيْبُكَ۔

(نسائیؒ و ترمذیؒ)

اُس چیز کو چھوڑ دے جو تجھے شک میں ڈال دے اور لے اُس چیز کو جو تجھے شک میں نہ ڈالے۔

مومنوں کی مثال ایک جسد کی ہے

۳۳۔ تَرَى الْمُؤْمِنِيْنَ فِيْ تَرَاحُمِهِمْ وَتَوَادِّهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ كَمَثَلِ الْجَسَدِ إِذَا اشْتَكٰى عُضْوًا تَدَاعٰى لَهٗ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالسَّهَرِ وَالْحُمّٰى۔

(متّفق علیہ)

تم لوگ مومنوں کو ایک دوسرے کے لیے ایسا رحم دل، محبت کرنے والا اور تکلیف کا احساس کرنے والا دیکھو گے کہ جیسا ایک جسم ہوتا ہے کہ جب اس کا ایک عضو بیمار پڑ جائے تو سارا جسم بخار میں مبتلا ہو کر بیدار رہتا ہے۔

نُور کے (۷۰) ستّر پردے

۳۴ - اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِجِبْرِیْلَ هَلْ رَاَیْتَ رَبَّکَ فَانْتَفَضَ جِبْرَئِیْلُ وَقَالَ یَا مُحَمَّدُ اِنَّ بَیْنِیْ وَبَیْنَہٗ سَبْعِیْنَ حِجَابًا مِّنْ نُّوْرٍ لَوْدَنَوْتُ مِنْ بَعْضِهَا لَاحْتَرَقْتُ.

(رواہ ابو نعیم فی الحلیۃ)

رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے جبریلؑ سے پوچھا، کیا تُو نے اپنے ربّ کو دیکھا ہے؟ (یہ سُن کر) جبریلؑ کانپ اُٹھے اور بولے یا محمدؐ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم! میرے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان تو نُور کے ستّر پردے ہیں - اگر مَیں اِن میں سے کسی ایک کے قریب بھی پُہنچ جاؤں تو جل جاؤں -

مُشتبہات کی پہچان اور قلب کی صحّتمندی

۳۵ - اِنَّ الْحَلَالَ بَیِّنٌ وَّاِنَّ الْحَرَامَ بَیِّنٌ وَّبَیْنَهُمَا اُمُوْرٌ مُّشْتَبِهَاتٌ لَا یَعْلَمُهُنَّ کَثِیْرٌ مِّنَ النَّاسِ فَمَنِ اتَّقَی الشُّبُهَاتِ وَقَعَ فِی الْحَرَامِ - کَالرَّاعِیْ حَوْلَ الْحِمٰی یُوْشِكُ اَنْ یَّرْتَعَ فِیْهِ - اَلَا وَاِنَّ لِکُلِّ مَلِكٍ حِمًی اَلَا وَاِنَّ حِمَی اللّٰہِ مَحَارِمُهٗ - اَلَا وَاِنَّ فِی الْجَسَدِ مُضْغَةً اِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ کُلُّهٗ وَاِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ کُلُّهٗ

أَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ. (بخاری ومسلم)

بے شک حلال بھی واضح ہے اور حرام بھی واضح ہے۔ ہاں، ان دونوں کے درمیان کچھ باتیں مشتبہ ہیں، جن کا صحیح حکم اکثر لوگ نہیں جانتے۔ جو شخص ان باتوں سے بچتا رہے، اُس نے تو اپنے دین اور آبرو کی طرف سے صفائی پیش کر دی۔ اور جو ان میں مبتلا ہو گیا، وہ حرام میں بھی مبتلا ہو کر رہے گا۔ اُس کی مثال اس چرواہے کی سی ہے جو اپنے جانوروں کو کسی (مخصوص) جنگل کے ارد گرد چراتا رہے۔ قریب ہے کہ اُس کے جانور اُس (جنگل) کے اندر بھی جا پڑیں۔ خوب جان لو کہ ہر بادشاہ کا ایک نہ ایک جنگل مخصوص (ممنوعہ) ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے مخصوص کیے ہوئے جنگل اُس کے محرمات ہیں۔ خوب سن لو کہ انسان کے جسم میں گوشت کا ایک لوتھڑا ہے کہ اگر وہ سنور گیا تو سارا جسم سنور جاتا ہے اور اگر وہ بگڑ گیا تو سارا جسم بگڑ جاتا ہے۔ یاد رکھو! وہ گوشت کا لوتھڑا انسان کا دل ہے۔

ہر نیکی ایک صدقہ ہے

۳۶۔ تَبَسُّمُكَ فِي وَجْهِ أَخِيكَ صَدَقَةٌ وَّأَمْرُكَ بِالْمَعْرُوفِ صَدَقَةٌ وَّنَهْيُكَ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ وَّإِرْشَادُكَ الرَّجُلَ فِي أَرْضِ الضَّلَالِ لَكَ صَدَقَةٌ وَّنَصْرُكَ الرَّجُلَ الرَّدِيءَ الْبَصَرِ لَكَ صَدَقَةٌ وَّإِمَاطَتُكَ الْحَجَرَ وَالشَّوْكَ وَالْعَظْمَ عَنِ الطَّرِيقِ لَكَ صَدَقَةٌ وَّإِفْرَاغُكَ مِنْ دَلْوِكَ فِي دَلْوِ أَخِيكَ لَكَ صَدَقَةٌ.

(رواہ الترمذی)

اپنے بھائی کی خوشی کی خاطر ذرا تبسم سے دیکھ دینا بھی صدقہ ہے۔ کوئی نیک بات کہہ دینی بھی صدقہ ہے۔ تیرا کسی کو بری بات سے روک دینا بھی صدقہ ہے۔ کسی بے نشان زمین میں کسی کو راستہ بتا دینا بھی تیرے لیے صدقہ ہے۔ جس شخص کی نظر کمزور ہو اس کی مدد کر دینا بھی صدقہ ہے۔ راستے سے پتھر، کانٹا اور ہڈی کا ہٹا دینا بھی تیرے لیے ایک صدقہ ہے۔ اور اپنے ڈول سے اپنے بھائی کے ڈول میں پانی ڈال دینا بھی ایک صدقہ ہے۔

صفائے قلب

۳۷۔ لَا یُبَلِّغُنِیْ اَحَدٌ مِّنْ اَصْحَابِیْ عَنْ اَحَدٍ شَیْئًا فَاِنِّیْ اُحِبُّ اَنْ اَخْرُجَ اِلَیْکُمْ سَلِیْمُ الصَّدْرِ۔
(ابوداؤد)

(رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تاکید فرمائی کہ) میرے صحابہؓ میں سے کوئی شخص مجھ سے کسی کی کوئی بات نہ پہنچایا کرے۔ کیونکہ میرا دل یہ چاہتا ہے کہ جب میں تمہارے پاس آؤں تو تم سب کی طرف میرا دل سے صاف ہو۔

مؤمن کامل

۳۸۔ قِیْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّ النَّاسِ اَفْضَلُ؟ قَالَ کُلُّ مَخْمُوْمِ الْقَلْبِ صَدُوْقِ اللِّسَانِ قَالُوْا صَدُوْقُ اللِّسَانِ نَعْرِفُہٗ فَمَا مَخْمُوْمُ الْقَلْبِ قَالَ ھُوَ النَّقِیُّ التَّقِیُّ لَا اِثْمَ عَلَیْہِ وَلَا بَغْیَ وَلَا غِلَّ وَلَا حَسَدَ۔ (ابنِ ماجہ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے دریافت کیا گیا، لوگوں میں کون شخص سب سے بہتر ہے؟ آپ نے فرمایا: ہر وُہ شخص جو "مخمومُ القلب" اور زبان کا سچّا ہو۔ صحابہؓ نے عرض کیا: زبان کا سچّا شخص تو ہم سمجھ گئے۔ "مخمومُ القلب" ہماری سمجھ میں نہیں آیا۔ فرمایا: یہ وُہ دل کا صاف اور خُدا ترس انسان ہے، جس پر نہ گناہوں کا بوجھ ہو، نہ ظُلم و تعدّی کا بار، نہ اُس کے دِل میں کسی کا کینہ ہو اور نہ حسد۔

تقرُّب بالنّوافل

۳۹۔ حدیثِ قُدسی: اِنَّ اللہَ تعالیٰ قالَ مَنْ عادیٰ لی وَلِیًّا فقد اٰذنتُہٗ بالحرب وما تقرّب اِلَیَّ عَبدی بشیءٍ احبَّ اِلَیَّ مِمّا افترضتُ علیہِ وما یزالُ عَبدی یتقرّبُ اِلَیَّ بالنّوافِلِ حتّٰی اُحِبُّہٗ فاِذا احببتُہٗ کُنتُ سمعَہُ الّذی یَسمعُ بہٖ وبصرَہُ الّذی یُبصرُ بہٖ ویدَہُ الّتی یبطِشُ بِھا ورِجلَہُ الّتی یمشی بِھا واِنْ سالنی اَعطیتُہٗ ولئِنِ استعاذنی لَاُعِیذنّہٗ۔

(رواہ البخاریؒ)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جس نے میرے دوست کے ساتھ دُشمنی کی، تو بے شک مَیں نے اُس کو دعوتِ جنگ دے دی اور میرا بندہ کسی شے کے ذریعے میرا اِتنا قُرب حاصل نہیں کرتا جتنا میرے فرائض سے۔ اور میرا بندہ نوافل کے ذریعے میرا قُرب حاصل کرتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ مَیں اُس سے محبّت کرنے لگتا ہُوں اور جب مَیں اُسے محبوب بنا لیتا ہُوں تو مَیں اُس کے کان بن جاتا ہُوں جس سے

وُہ سُنتا ہے اور اُس کی آنکھ بن جاتا ہُوں، جس سے وُہ دیکھتا ہے اور اُس کے ہاتھ بن جاتا ہُوں، جس سے وُہ پکڑتا ہے اور اس کے پاؤں بن جاتا ہُوں، جس سے وُہ چلتا ہے۔ اور جب وُہ مجھ سے کوئی سوال کرتا ہے تو مَیں اُسے عطا کرتا ہُوں اور اگر وُہ مجھ سے پناہ چاہے تو مَیں اُسے پناہ دیتا ہُوں۔

رسُولِ پاکؐ نے یہ دُعا حضرتِ عمرؓ کو سکھائی

۴۰۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ سَرِیْرَتِیْ خَیْرًا مِّنْ عَلَانِیَتِیْ وَاجْعَلْ عَلَانِیَتِیْ صَالِحَۃً، اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ صَالِحِ مَا تُؤْتِی النَّاسَ مِنَ الْاَھْلِ وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ غَیْرِ الضَّالِّ وَلَا الْمُضِلِّ۔ (رواہ الترمذیؒ)

خُدایا! میرے باطن کو میرے ظاہر سے بہتر بنا دے اور میرے ظاہر کو بھی بہتر بنا دے۔ خُدایا! مَیں تجھ سے وُہ تمام اچھی اچھی چیزیں مانگتا ہُوں جو تُو لوگوں کو عطا فرماتا ہے۔ نیک بیوی، حلال مال، اور نیک اولاد، جو نہ خُود گمراہ ہو، نہ دُوسروں کو گمراہ کرنے والی ہو۔

نوٹ

ان چالیس احادیثِ مُبارکہ کی جمع و ترتیب میں سیکرٹری نشر و اشاعت مجلسِ علماءِ اسلام (پاکستان) نے بھی حصّہ لیا۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے۔ آمین!

خطبۂ حجۃ الوداع

"لوگو! میں خیال کرتا ہوں کہ میں اور تم پھر کبھی اس مجلس میں اکٹھے نہیں ہوں گے۔ لوگو! تمہارے خون، تمہارے مال اور تمہاری عزتیں ایک دوسرے پر ایسی ہی حرام ہیں جیسا کہ تم آج کے دن کی، اس شہر کی، اس مہینے کی حرمت کرتے ہو۔ لوگو! تمھیں عنقریب خدا کے سامنے حاضر ہونا ہے۔ اور وہ تم سے تمہارے اعمال کی بابت سوال فرمائے گا۔ خبردار! میرے بعد گمراہ نہ بن جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں کاٹنے لگو۔

"لوگو! جاہلیت کی ہر ایک رسم کو میں اپنے قدموں کے نیچے پامال کرتا ہوں۔ جاہلیت کے قتلوں کے تمام جھگڑے ملیامیٹ بناتا ہوں۔ پہلا خون جو اپنے خاندان کا ہے، یعنی ابنِ ربیعہ بن الحارث کا خون جو بنی سعد میں دودھ پیتا تھا اور ہذیل نے اسے مار ڈالا تھا، میں چھوڑتا ہوں۔ جاہلیت کے زمانہ کا سود ملیامیٹ کر دیا گیا۔ پہلا سود اپنے خاندان کا جو میں مٹاتا ہوں، وہ عباس

بن عبد المطلب کا سود ہے، وہ سب کا سب چھوڑ دیا گیا"

"لوگو! اپنی بیویوں کے متعلق اللہ سے ڈرتے رہو۔ خدا کے نام کی ذمّہ داری سے تم نے ان کو بیوی بنایا اور خدا کے کلام سے تم نے اُن کا جسم اپنے لیے حلال بنایا ہے۔ تمہارا حق عورتوں پر اتنا ہے کہ وہ تمہارے بستر پر کسی غیر کو (کہ اس کا آنا تم کو ناگوار ہو) نہ آنے دیں۔ لیکن اگر وہ ایسا کریں تو اُن کو ایسی مار مارو جو زیادہ تکلیف دہ نہ ہو۔ عورتوں کا حق تم پر یہ ہے کہ تم اُن کو اچھّی طرح کھلاؤ اور اچھی طرح پہناؤ۔

"لوگو! میں تم میں وہ چیز چھوڑ کر جا رہا ہوں کہ اگر اسے مضبوط پکڑ لو گے تو کبھی گمراہ نہ ہو گے —— وہ قرآن اللہ کی کتاب ہے۔ لوگو! نہ تو میرے بعد کوئی اور پیغمبر ہے اور نہ کوئی جدید اُمّت پیدا ہونے والی ہے۔ خوب سن لو کہ اپنے پروردگار کی عبادت کرو اور پنجگانہ نماز ادا کرو۔ سال بھر میں ایک مہینہ رمضان کے روزے رکھو۔ اپنے مالوں کی زکوٰۃ نہایت خوش دلی کے ساتھ دیا کرو۔ خانۂ خدا کا حج بجالاؤ اور اپنے اولیاء امور و حکّام کی اطاعت کرو، جس کی جزاء یہ ہے کہ تم پروردگار کے فردوسِ بریں میں داخل ہو گے۔

"لوگو! قیامت کے دِن تم سے میری بابت بھی دریافت کیا جائے گا۔ مجھے ذرا بتا دو کہ تم کیا جواب دو گے؟ سب نے کہا ہم اِس کی شہادت دیتے ہیں کہ آپ نے اللہ کے احکام ہم کو پہنچا دِیے۔ آپ نے ہم کو کھوٹے اور کھرے کی بابت اچھّی طرح بتا دیا"۔

(اُس وقت) نبی صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے اپنی انگشتِ شہادت کو اُٹھایا۔ آسمان کی طرف اُنگلی کو اُٹھاتے تھے اور پھر لوگوں کی طرف جُھکاتے تھے (فرماتے تھے)
اے خُدا! سُن لے (تیرے بندے کیا کہہ رہے ہیں۔)
اے خُدا! گواہ رہنا (کہ یہ لوگ کیا گواہی دے رہے ہیں)
اے خُدا! شاہد رہ (کہ یہ سب کیسا صاف اقرار کر رہے ہیں۔)

دیکھو، جو لوگ موجود ہیں، وُہ اِن لوگوں کو، جو موجود نہیں ہیں، اُس کی تبلیغ کرتے رہیں۔ مُمکن ہے کہ بعض سامعین سے وُہ لوگ زیادہ تر اِس کلام کو یاد رکھنے اور حفاظت کرنے والے ہوں، جن پر تبلیغ کی جائے۔ (صحیح بخاریؒ)

(اقتباس از رحمۃٌ لِلعٰلمین جلد اوّل)

تعارفِ مجلسِ عُلمائے اسلام پاکستان

(اِسلامی آئینی ساز مجلسِ علمائے اِسلام)

قیامِ پاکستان سے قبل حضرتِ شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد عثمانی رح نے "مجلسِ عُلماء اسلام" کے نام سے ایک جماعت کی تشکیل فرمائی تھی، جس کے قیام کا مقصد یہ تھا کہ کسی دھڑے بندی کے بغیر اِسلامی نظامِ مملکت کے بُنیادی اصُول، حُدود اللہ اور اسلامی عوامل و اقدار وغیرہ کی تحقیق و تشریح میں صحیح رہنمائی میسّر آسکے۔

قیامِ پاکستان سے قبل اور حضرتِ شیخ الاسلام رح کی رحلت کے بعد بھی مجلسِ علماء سے حضرتِ مولانا شیخ اعجاز الدین احمد عرفان رُشدی کی قلبی وابستگی قائم ہے تشکیلِ نو سے تا ایں دم یہ مجلس حضرتِ عرفان رُشدی کی زیرِ نگرانی افراط و تفریط اور سیاسی جھمیلوں سے بلند و بالا رہ کر اپنے متعینہ نصب العین کے حصُول کے لیے علمی و عملی، ملکی و مِلّی خدمات سرانجام دینے میں شب و روز مصروف ہے۔

مثلاً

۱۔ قیامِ پاکستان سے قبل ۴۷-۱۹۴۶ء میں حضرتِ عرفان رُشدی نے "شرعی نظامِ پاکستان" کے نام سے ایک کتابچہ تصنیف فرمایا جو مجلس کی طرف سے تمام اراکینِ دستوریہ کو نام بہ نام بھیجا گیا۔

۲۔ ۱۹۴۸ء میں دستوری سفارشات میں آپ کی تجویز کردہ ترمیمات اور شرعی تجاویز اراکین دستوریہ کو بھیجی گئیں۔

۳۔ ۱۹۴۹ء میں ۳۱ علماء کی طرف سے کراچی میں منعقدہ کانفرنس میں اس مجلس کی طرف سے آپ نے تجاویز بھیجیں جو منجملہ تجاویز و آراء کے متفقہ دستوری دستاویز کی صورت میں مرتب و منظور ہوئیں۔

۴۔ ۱۹۵۳ء میں "مقدس امانت" کے نام سے آپ نے ایک کتابچہ مرتب فرما کر اہل الرائے (رائے دہندہ) عامۃ المسلمین تک پہنچایا، جس میں شوریٰ اور نیابت کے اسلامی اصول کی وضاحت کی گئی تھی۔

۵۔ مجلس کی طرف سے شرعی تجاویز مرتب کر کے مرکزی حکومت کو بھیجا گیا، جس کی بعض بنیادی شقوں کو بعد میں خواجہ ناظم الدین مرحوم کی حکومت نے سابقہ پنجاب میں نافذ کیا۔

۶۔ اجراء قضاۃ، قیام بیت المال اور تنظیم اوقاف کا سہ گانہ مطالبہ مرتب کر کے اس وقت صوبائی حکومت اور لیاقت علی خان مرحوم کو بھیجا گیا جس کے سلسلے میں اوقاف بورڈ قائم ہوا۔

۷۔ ۵۶ء میں اسلامی دستور مملکت شرعی و آئینی تجاویز کا مجموعہ، بنیادی اصول اور شعبہ جات امور شرعیہ کے اجراء کے لیے "امارت شرعیہ" کے قیام کا مطالبہ کیا گیا، جس کو تسلیم کرتے ہوئے اسلامی دفعات ۵۶ء کے آئین میں شامل کر لی گئیں۔

۸۔ مجلس نے آئینی سوالنامہ کے جواب میں "توضیحات" آئین کمیشن کو بھیجیں۔

۹۔ ۶۲ء میں مجلس کی طرف سے "شورائے ملی" کے قیام پر پھر زور دیا گیا اور صدر مملکت و تمام دینی و سیاسی جماعتوں کو اس اہم ضرورت کی طرف متوجہ کیا۔

۱۰۔ ۶۴ء میں "مقدس امانت" کے نام سے ایک جامع کتاب مرتب کی جس کی فہرست موجودہ کتاب میں دی جا رہی ہے نیز "مجلس شوریٰ" کے نام سے ایک کتابچہ اثنائے انتخابات ۶۴ء مرتب کیا۔

۱۱۔ ۱۹۶۵ء میں "امارتِ شرعیہ" کے قیام کے سلسلے میں دوبارہ جدوجہد شروع کی اور اسی سال مجلسِ علماء پاکستان کی نئی تشکیل کی گئی۔

اراکینِ ایڈہاک کمیٹی مجلسِ علماءِ اسلام پاکستان لاہور

۱۔ داعی وکنوینر: الحاج مولانا شیخ اعجاز الدین احمد عرفان رشدی۔
امیر دار العلوم دینیہ، جامعہ عرفانیہ ۱۰۸، انارکلی، لاہور

۲۔ ممبرانِ ایڈہاک کمیٹی (مجلسِ تنظیم) مولانا سید میرک شاہ صاحب اندرابی۔
امیر جامع اطہر، ایبک روڈ لاہور و سابق صدر اوقاف بورڈ مغربی پاکستان

۳۔ مولانا قاری عبید اللہ صاحب، مہتمم جامعہ اشرفیہ، لاہور

۴۔ مولانا مفتی محمد علی صاحب شیخ الحدیث، خطیب جامع مسجد سنہری، لاہور

۵۔ مولانا ممتاز احمد صاحب تھانوی، استاذ الحدیث، جامع اطہر ایبک روڈ، لاہور

۶۔ سید امیر الدین احمد قدوائی، ایڈووکیٹ سپریم کورٹ، لاہور

۷۔ مولانا سید ابو سعید محمد عبد العزیز قادری، مہتمم جامعہ حنفیہ پیغامِ اسلام گلبرگ مارکیٹ، لاہور۔

بیس ۲۰ برس کے طویل عرصے کی یہ مختصر سی رودادِ عمل جس کی ہلکی سی جھلک ناظرین کے سامنے ہے، محض تعارف کے طور پر ہے۔

امیرِ مجلس مجلس کا تعارف امیرِ مجلس پر مختصر سے تبصرہ کے بغیر یقیناً نامکمل رہے گا کیونکہ مجلس کے کالبد میں جو روح کام کر رہی ہے وہ آپ ہی کی ذاتِ گرامی ہے:۔

حسب نسب: آپ عالی جناب مرحوم شیخ محمد نقی صاحب رئیسِ اعظم کے فرزند ہیں۔ آپ کے جدِ امجد حضرت الشیخ حاجی رحیم بخش صاحب تھانہ بھون، ضلع مظفر نگر کے رہنے والے تھے اور محلہ محلت کے شیوخ میں سے تھے۔ جہاں حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی اور حضرتِ حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی رحمہم اللہ کی سکونت تھی۔ آپ کی جدہ مکرمہ

(دادی صاحبہ مرحومہ)، ساداتِ ماوراء النہر میں سے تھیں ——— اور ننھیال دہلی کی شمسی برادری (جمعیتہ سوداگرانِ دہلی) اور بھاتی خاندان ہے۔

آپ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدّث دہلویؒ کے علمی مسلک پر گامزن ہیں اور مذہباً حنفی العقاید، اہلِ سنّت والجماعت ہیں۔

تعلیم: حضرتِ امیرِ مجلس نے دہلی اور لاہور کی دینی اور دنیوی درسگاہوں میں اکتسابِ فیض کیا۔ علومِ دینیّہ عربیّہ کی بھی تکمیل کی۔ فارسی زبان پر پورا عبور حاصل کیا۔ علومِ جدیدہ میں گریجوایشن تک پہنچے۔ تحصیلِ علم و تلاشِ حق میں برس ہا برس مصروفِ سیاحت رہے۔ کئی مقامات دیکھے۔ کئی شہروں میں سکونت رکھی۔ دیوبند میں محلہ خانقاہ، شاہ منزل (حضرتِ مولانا محمّد انور شاہ صاحب اندرابیؒ کی رہائش گاہ میں بھی قیام کیا۔ پندرہ برس کی طالب علمانہ زندگی سے بھی سیری نہ ہوسکی اور مِنَ المَهدِ اِلَی اللَّحدِ پر عمل پیرا ہوتے ہوئے اپنی وسیع لائبریری (دار الکتب عرفانیہ) میں تا امروز تفسیر و حدیث اور فقہ و تصوّف کے مطالعہ کا شغل جاری ہے۔ اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ!

سلوک و تصوّف: آپ حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکّی، رحمۃ اللہ علیہ، کے سلسلہ چشتیہ صابریّہ میں شیخِ طریقت حضرت الحاج مولانا سیّد وارث حسن جہان آبادی رحمۃ اللہ علیہ سے روحانی فیض حاصل کیا اور آخر آپ کے خلیفۂ مجاز ہوئے۔

سیاست اور تحریکِ پاکستان سے وابستگی: آپ نے ذکر و مجاہدہ اور علمی و دینی مشاغل کے باوجود تحریکِ پاکستان میں بھرپور حصّہ لیا۔ قید و بند کی صعوبتیں بھی برداشت کیں حتیٰ کہ شوکتِ اسلام و قومی نشان و ملّی امتیاز کی سلامتی و تحفظ میں کامیاب رہے۔

شعر گوئی کا مذاقِ سلیم: آپ کا دل نورِ عرفان کا مخزن اور ملک و ملّت کے درد سے معمور رہا ہے۔ چنانچہ آپ کے دلِ درد آشنا سے جو جذبات اُبھرے، وہ ہزارہا اشعار کے قالب میں ڈھل گئے۔

آپ کی منظومات متعدد کتب کی صورت میں افادۂ عوام و خواص کے

رلیے شائع ہو رہی ہیں اور اہلِ قلب و نظر کی تسکینِ رُوح کا سامان بن رہی ہیں ـــــ دُعا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ آپ کے ظاہری و باطنی فیوض و برکات کے چشمے کو تاقیامِ قیامت جاری و ساری رکھے۔

ع این دُعا از من و از جملہ جہاں آمین باد!

سیکرٹری نشر و اشاعت
مجلسِ علماء اسلام، پاکستان، لاہور

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ
الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ
وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ
وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ۝ ذٰلِكَ الْفَضْلُ
مِنَ اللّٰهِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ عَلِيْمًا ۝ النّسآء

اور جو اللہ و رسولؐ کی اطاعت کرتے ہیں، وہ (قیامت کے دِن) ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے، جن پر اللہ نے انعام فرمایا ہے۔ یعنی نبیوںؑ، صدیقوںؓ، شہیدوں اور صالحین کے ساتھ اور یہ لوگ بہترین ساتھی ہیں۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اور اللہ خوب جاننے والا ہے۔

دیگر تصانیف

حضرتِ علّامہ عرفانؔ رُشدی

(نثر)

(۱) بَدَاءُ الخَلق حضرتِ مصنّف نے اس کتاب میں نہایت عالمانہ اور عارفانہ انداز میں ابتدائے آفرینشِ کائنات پر تبصرہ فرمایا ہے۔ یہ کتاب عُلوم و حِکَم کا ایک بیش بہا مجموعہ ہے۔

(۲) عرفانِ حقیقت کتاب کیا ہے، تصوّف و رُوحانیت کا ایک بہتا ہُوا چشمہ ہے جو معرفت کے متلاشیوں کے لیے آبِ حیات سے بھی زیادہ گراں بہا ہے۔ رُجوع الی اللہ۔ وُصُول الی اللہ اور منازلِ سلوک کی شرح و توضیح اور حقائق و معارف کا بحرِ بیکراں ہے۔

(۳) نزُولِ رحمت و مغفرت رمضان المبارک کے فضائل و مسائل پر مشتمل ہے۔ خصُوصاً پڑھے لکھے طبقے کے لیے روزے کی حکمت اور اُس کے فلسفے پر تفصیل سے روشنی ڈالی گئی ہے۔

(۴) اَدعیۃ الطّواف جو دُعائیں طوافِ کعبہ کے وقت پڑھنی مسنون ہیں، یہ مجمُوعہ صرف انہی دعاؤں پر مشتمل ہے۔

(۵) سلسلۂ چہل احادیث جو مُسلمان رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی صرف چالیس احادیث یاد کرلے اُس کے لیے جنّت

میں جانے اور انبیاء و اولیاء کے ساتھ محشور ہونے کی نوید احادیث میں آئی ہے۔ حضرت مصنف نے چالیس چالیس احادیث کے کئی مجموعے بڑے اور چھوٹے چارٹوں کی صورت میں اور کتابچوں کی شکل میں چھپوا کر ہزارہا کی تعداد میں تقسیم کیے ہیں اور یہ سلسلہ ہنوز جاری ہے۔ مثلاً:

(ا) **اربعین نبوی**: اس مجموعۂ احادیث میں اسلامی عقائد اور اصول و مہمات دینیہ کے متعلق سرور اقدس صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی احادیث مبارکہ جمع کی گئی ہیں۔

(ب) **ارکان پنجگانہ**: اس مجموعۂ احادیث میں ارکان پنجگانۂ اسلام اور دیگر اوامر و نواہی کے متعلق احادیث مقدسہ جمع کی گئی ہیں۔

(ج) **تعلیمات نبویہ**: اس مجموعۂ احادیث میں علم و ایمان، حُب و اطاعت، فلاحِ دارین اور نجاتِ اُخروی کے متعلق خطبات و ارشاداتِ سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم یکجا کیے گئے ہیں۔

(۶) **پیغامِ عید**

اس کتاب میں عید الفطر کے فضائل و مسائل اور طریق نماز وغیرہ نہایت جامع انداز میں درج کیے گئے ہیں۔

(۷) **تجارت کے اسلامی اصول**

قیامِ پاکستان کے بعد اگرچہ تجارت سو فی صد مسلمانوں کے ہاتھوں میں آگئی ہے لیکن افسوس کہ مسلمانوں نے تجارت کے اسلامی اُصول سیکھنے کی طرف دھیان نہیں دیا۔ حضرت مصنف نے اس کتاب میں تجارت کے اسلامی اُصول لکھ کر تاجروں کو رزقِ حلال کمانے کی طرف متوجہ فرمایا ہے۔

(۸) **بازارِ مصطفیٰ و خریدارِ خُدا**

اس کتاب میں تاجروں کو تلقین کی گئی ہے کہ وہ شریعت کے احکام کے مطابق تجارت کریں گے تو خدا تعالیٰ

اِن کے سامان کی خریداری کا خود بندوبست فرمائے گا۔

(۹) امارتِ شرعیہ کا قیام و اسلامی قوانین کا نفاذ

پاکستان اس لیے قائم ہوا تھا کہ یہاں اللہ تعالیٰ کی حکومت ہوگی اور شریعت کا قانون ہوگا۔ حضرتِ مصنّف نے قیامِ پاکستان کے فوراً بعد یہ کتاب لکھ کر اربابِ حکومت کی رہنمائی فرمائی کہ وہ اس ملک میں امارتِ شرعیہ قائم کریں۔ نیز اِس میں امارتِ شرعیہ کے قیام کے طریقے سے آگاہ فرمایا۔

(۱۰) اسلام کا اصولِ جنگ و شرائطِ امن

اس کتاب میں حضرتِ مصنّف نے جہاد کے مقصد، اسلام کے اصولِ جنگ اور شرائطِ صلح و امن تفصیلی بحث فرمائی ہے۔

یہ کتاب ۱۹۶۵ء کی پاک بھارت جنگ کے فوراً بعد لکھی گئی تھی۔

(۱۱) معاہدۂ تاشقند کا حقیقت پسندانہ تجزیہ

یہ کتاب حضرتِ مصنّف کے چار مختصر اور ایک طویل بیان پر مشتمل ہے۔ جو آپ نے معاہدۂ تاشقند کے سلسلے میں اخبارات کو دیے۔

(۱۲) جہاد جاری رہے گا

اِس کتاب میں یہ بات واضح کی گئی ہے کہ اسلام میں جہاد کوئی ہنگامی یا وقتی چیز نہیں بلکہ یہ مسلمانوں کے لیے ایک ایسا فریضہ ہے جسے تاقیامت جاری رکھنا ضروری ہے۔

انتخابی مجالسِ شوریٰ کا قیام

اِس کتاب میں حضرتِ مصنّف نے اسلامی نقطۂ نظر سے ووٹ کی اہمیت کو واضح فرمایا

ہوئے اہلِ پاکستان کو تلقین فرماتی ہے کہ وہ صرف صالح اور متقی لوگوں کو ووٹ دے کر ایک صحیح اسلامی مجلس شوریٰ قائم کریں اور ووٹ کی مقدس امانت کو نااہل لوگوں کے حوالے کر کے خیانت کے مرتکب نہ ہوں۔

منظوم تصانیف

(۱) دیدۂ عبرت نگاہ

دیکھنے کی چیز ہے ہر آن دیکھا چاہیے
دورِ ہستی کو بہر عنوان دیکھا چاہیے

(ا) ۵۸ء تک کے ملکی و سیاسی حالات (ب) ۵۸ء کے بعد کے حالات کا مطالعہ۔

پاکستان کی تخلیق کا مقصد کیا تھا؟ لیکن یہاں ہو کیا رہا ہے؟ یہ مجموعۂ شعری دو حصوں پر مشتمل ہے۔ پہلے حصے میں پاکستان بننے سے انقلاب ۵۸ء تک کے حالات پر مفصل تبصرہ ہے اور دوسرے حصے میں انقلاب ۵۸ء کے بعد کے سیاسی حالات پر نقد و جرح ہے۔

(۲) حدیثِ عروج و زوالِ اُمّت

یہ منظوم کتاب اُمّتِ مرحومہ کے عروج و زوال کے اسباب علل اور اُس کے فلسفے پر ایک بہترین شاہکار ہے۔ حضرتِ علامہ مدت تک اُمّت کے عروج و زوال کے اسباب پر غور و فکر کرتے رہے، لیکن نگہ کسی سبب پر مرتکز نہ ہو سکی۔ آخر دورانِ مطالعہ آپ کی نگاہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ایک حدیثِ مبارکہ پر پڑی جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنی زبانِ مبارک سے خود ہی اپنی اُمّت کے عروج و زوال کی علتِ بیان فرمائی تھی۔ حضرتِ عرفانِ رُشدی

کا دل جو مدت سے اس امر میں مشوش تھا۔ اس حدیث شریف کو پڑھ کر مطمئن ہو گیا۔ چنانچہ آپ نے حضور کے بیان کردہ فلسفے کو شعری سانچے میں ڈھال دیا۔ کتاب معارف و حکم کا سمندر ہے جو کوزے میں بند کر دیا گیا ہے۔

(۳) معرکۂ حق و باطل حضرتِ مصنف نے اس کتاب میں ستمبر ۱۹۶۵ء کی سترہ روزہ پاک بھارت جنگ کے ہر محاذ کا واقعاتی نقشہ کھینچ دیا ہے۔ اردو زبان کے سادہ الفاظ میں یہ برجستہ طویل نظم حضرتِ موصوف کے قلبی جذبات اور جنگ کے صحیح صحیح واقعات کی مکمل آئینہ دار ہے۔ پاکستان کی بری، بحری اور فضائی افواج کے بہادرانہ اور فاتحانہ کارناموں، شہیدانِ وطن، مجاہدینِ کشمیر اور ملک و قوم کے دلیر اور مستعد پاسبانوں کا جیتا جاگتا تاریخی مرقع ہے، جسے ہزارہا کی تعداد میں چھپوا کر مفت شائع کیا گیا۔

(۴) چراغِ مصطفوی یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سیرت و منقبت پر مصنفِ موصوف کے وارداتِ عشق کا اظہار ہے۔ کتاب آپ کے ہاتھ میں ہے جو آفتاب آمد دلیلِ آفتاب کے مصداق ہے۔

(۵) ذاتِ قدس جل ربِ کریم کی حمد و ثنا اور اس ذات عالی صفات کی معرفت پر یہ مجموعۂ اشعار اتنا پُر اثر اور وجد آفرین ہے کہ اس کے پڑھنے سے دل پر رقت طاری اور زبانوں پر سبحان اللہ سبحان اللہ کے کلمات جاری ہو جاتے ہیں۔

(۶) کبریائی و یکتائی حضرتِ مصنف نے اللہ کریم کی کبریائی اور یکتائی کو اس بلیغ پیرائے میں بیان کیا ہے۔ کہ دل اس آیت

عالی کے جلال و رُعب سے ہیبت زدہ ہو جاتے ہیں۔

(۷) **بارگاہِ عزّ و جلّ** حضرتِ مصنّف نے اپنے پُر اثر اشعار میں یہ ثابت کیا ہے کہ تمام عزّتیں اور عظمتیں صرف اُسی ذاتِ عالی صفات کے ہی شایانِ شان ہیں۔

(۸) **آئینۂ حقیقت** ذاتِ قُدس **زندگی و بندگی**: اس شعری مجموعہ میں مختلف عنوانات کے تحت حضرتِ مُصنّف نے زندگی و بندگی پر اپنے پاکیزہ جذبات اور بلند خیالات کا اظہار فرمایا ہے۔ مثلاً: آبِ جوئے زندگی۔ میثاقِ زندگی۔ حُسنِ طرازِ زندگی۔ نقش و نگارِ زندگی۔ ہنگامہ زارِ زندگی۔ مُدعائے زندگی۔ بندگی۔

یہ طویل نظم پڑھتے ہوئے یوں محسوس ہوتا ہے، جیسے زندگی ایک جوئے رواں ہے جو ازل سے بہتی ہوئی آ رہی ہے اور ابد کی طرف رواں دواں ہے لیکن مختلف مراحلِ حیات سے گزرتی ہوئی مختلف کیفیات اور مختلف مناظر دکھاتی چلی جا رہی ہے۔

یہ نظم فلسفۂ حیات کا ایک سمندر ہے جو کوزے میں بند کر دیا گیا ہے۔

موازنۂ حقیقت و مجاز حقیقت دینِ فطرت ہے اور مجاز یہ طلسمِ رنگ و بو یعنی دُنیائے ناپائدار ہے حضرتِ مصنّف نے حقیقت و مجاز کا موازنہ اس پُر کیف اور اثر آفرین انداز سے کیا ہے کہ حقیقت روزِ روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے۔

اسلام اور دورِ جدید

اسلام، دینِ حق ہے۔ جو زمانی اور مکانی نہیں، بلکہ آفاقی اور ابدی ہے۔ اس کی ہدایات زمانے کے تمام تغیرات و انقلابات پر حاوی اور لازوال ہیں۔ سائنس کی ترقیات مُسلّم، لیکن اگر یہ دینِ فطرت کے مُطابق اور ماتحت ہوں تو انسانیت کے لیے مُفید ہیں ورنہ انتہائی خطرناک ــــــ مغرب کی تقلید اور فیشن پرستی، دینِ فطرت سے ناواقفیت کی بنا پر ہے ــــــ "اسلام اور دورِ جدید" میں حضرتِ مصنف نے انھی حقائق کو بڑی حُسن و خوبی سے بیان فرمایا ہے۔

صہبائے عرفان

"صہبائے عرفان" حضرت عرفان رُشدی کے عارفانہ کلام کا مجموعہ ہے۔ جو زیادہ تر غزلیات پر مُشتمل ہے۔ فارسی میں حافظ، سعدی، جامی جیسے بڑے بڑے صُوفیاء کرام نے غزل کو تصوّف کے اظہار کا ذریعہ بنایا اور نازک سے نازک اور بلند سے بلند حقائق کو پردہ بر انداز فرمایا۔

اُردُو شاعری میں بھی ولی دکنی، میر درد اور بیدل وغیرہ نے تصوف و عرفان کو اپنی شاعری کا موضُوع بنایا اور اس باب میں خُوب سے خُوب تر لکھا، لیکن سچّی بات تو یہ ہے کہ ع

ہر کارے و ہر مردے ہر مردے و ہر کارے

حضرت عرفانؔ رُشدی کے کلام کو پڑھنے کے بعد پہلا تاثّر جو قاری کے ذہن پر پیدا ہوتا ہے، وہ یہ ہے کہ یہ کلام کسی صاحبِ قال کا نہیں بلکہ صاحبِ حال کا ہے۔ دُوسرا تاثّر یہ پیدا ہوتا ہے کہ صاحبِ کلام تصوّف و معرفت کا کوئی مُبتدی نہیں، بلکہ اس بحرِ ناپیدا کنار کا دیرینہ اور ماہر شناور ہے۔ تیسرا تاثّر یہ پیدا ہوتا ہے کہ صاحبِ کلام نہ صرف اُردُو ادب اور فنِ شعر پر کامل مہارت رکھتا ہے، بلکہ اُردُو زبان شاید اس کی خانہ زاد کنیز ہے۔

غرض، یہ عارفانہ کلام کا مجموعہ اُردُو ادب میں صرف ایک گراں قدر اضافہ ہی نہیں، بلکہ اپنی مثال آپ ہے، بطورِ مثال چند اشعار درج کیے جاتے ہیں:-

لے جا رہا ہوں پارہ ہائے دل حضورِ حُسن
بہرِ سلام چاہیے کچھ ارمغانِ عشق

اب تک وُہی ہے سلسلۂ ہائے شوق
خالی رہا کبھی نہ ترا آستانِ عشق

یہ میری آہِ آتش خیز کی تاثیر ہو شاید
بگولہ بن گیا ہے ریگ زار آہستہ آہستہ

ہے غیبی ہاتھ رفتارِ زمانہ کے پسِ پردہ
ہُوئی ہے گردشِ لیل و نہار آہستہ آہستہ

ہم ہیں اے عرفانؔ مستِ بادۂ حسنِ ازل
ہیں بفیضِ چشمِ ساقی خُم و خُمِ میخانہ ہم

اِصلاحِ اَحوالِ اُمّت

اِصلاحِ اَحوالِ اُمّت متعدد اور متنوع منظومات پر مشتمل ایک کتاب ہے اس کتاب کی تصنیف کی غرض و غایت اس کے نام سے ہی ظاہر ہے۔ یعنی یہ کتاب اُمّت کے حالات کی اصلاح کی غرض سے لکھی گئی ہے۔

اس میں مختلف قرآنی آیات کے مطالب و مفاہیم کو نظم کے پیرائے میں بیان کیا گیا ہے۔ بالفاظِ دیگر اس کتاب کی تمام منظومات احکام و علومِ قرآن کی ترجمان ہیں نیز اس کتاب کی منظومات مختلف جدید موضوعات کی تشریح اور مختلف حقائق کی تفسیر ہیں۔ مثلاً فتح و شکست۔ وعدۂ فوز و فلاح۔ دین سے بیگانگی۔ عقلِ قدس۔ عقلِ معاش۔ اور عقلِ معاد۔ اعتماد علی اللہ۔ جنگِ زرگری۔ اسلام اور دورِ جدید۔ سعی مستعدی۔ للّٰھیت و خلوص۔ فریبِ سیاست۔ حکمتِ بالغہ وغیرہ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدس امانت

مرتبہ

الحاج حضرت مولٰینا عرفان رشدی مدظلہ العالی

داعی و صدرِ مجلسِ علماء پاکستان لاہور

باہتمام

سکریٹری نشر و اشاعت

مجلسِ علماء اسلام، پاکستان

۱۰۸۔ نقی بلڈنگ (بیت العرفان)، انارکلی، لاہور

مختصر خلاصۂ مضامینِ "مقدس امانت"

فہرستِ موضوعات

۱۔ خطباتِ پاکستان

ہر سہ خطبات: کلکتہ، لاہور، ڈھاکہ
از شیخ الاسلام حضرت مولینا شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ

(۱) سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات (۲) مسلم لیگ کا تاریخی فیصلہ (۳) اسلام پسند سچے مسلمانوں کا مستقبل اور پاکستان کا نظامِ حکومت (۴) اسلام میں اجتماعی زندگی کا دستور العمل (۵) اسلامی مملکت کا قیام اللہ تعالیٰ کی حکمتِ عادلہ کے مطابق (۶) اسلامی دستورِ مملکت کے بنیادی اصول (۷) مسلمانوں کے فوز و فلاح کا راز اور چار زرّین اصول (۸) پوری دنیا کی نجات و امن کا واحد راستہ (۹) عروجِ اسلام اور اتمامِ امت کی منزلِ مقصود (۱۰) قیامِ پاکستان کا اصل مقصد اور اس کے دو مرحلے (۱۱) حصولِ پاکستان کے لیے علماء کرام و مشائخ عظام کی مساعیِ جمیلہ (۱۲) علماء کا نصب العین اور پاکستان (۱۳) مسلمانوں پر عالمگیر مصائب اور اُن کا علاج (۱۴) مسلمانوں کی فتح و شکست کا اصلی معیار اور دین و دنیا کی کامیابی کا راز قرآن مجید اور سنّتِ رسول اللہ کی اتّباع میں ہے۔ (۱۵) فتح و شکست کا تحقیقاتی کمیشن ۱۹۱۴ء (۱۶) تمسّک فی القرآن والحدیث (۱۷) مرحلہ مُلّا اور مسٹر کا نہیں احیائے اسلام کا ہے۔ (۱۸) قرآنی و شرعی نظامِ مملکت پر مغرب زدہ لوگوں کے اعتراضات اور اُن کے جواب (۱۹) اسلامی ماحول تیار نہ ہونے کا عذرِ لنگ۔ (۲۰) خلیفۃ المسلمین اور اولوالامر میں فرق (۲۱) علمائے اسلام اور فرقِ اسلامیہ کے باہمی اختلاف کا بہانہ۔ (۲۳) اتحادِ دولِ اسلامیہ (۲۴) اعلائے کلمۃ الحق اسلام کا منتہائے مقصود ہے۔

۲۔ اِسلام کا نظامِ حکمرانی مورّخِ اسلام علامہ سیّد سلیمان ندوی رح کی دینی توضیحات و عملی تحقیقات۔

(۱) اِسلامی نظریۂ سیاست پر مقدّمہ (۲) اِسلامی حکومت کے چند بُنیادی اُصول۔

۳۔ نظریۂ پاکستان اور زعمائے مُسلم لیگ کے اعلانات و بیانات (۱) تقریرِ قائدِ اعظم رح بتقریب عیدُالفطر بمبئی ۱۹۳۹ء (مُسلمانوں کا پروگرام قرآنِ پاک میں موجود ہے)

(۲) قائدِ اعظم رح کا خط بنام گاندھی جی اگست ۱۹۴۴ء (اسلام مُسلمانوں کے ہر شعبۂ حیات کے متعلّق مکمّل احکام و ہدایات دیتا ہے۔)

(۳) قائدِ اعظم رح کا پیغامِ عید۔ ستمبر ۱۹۴۵ء۔ (ہر مُسلمان کے پاس اللہ تعالیٰ کے کلامِ پاک کا ایک نُسخہ ضرور ہو جس سے وہ ہدایت حاصل کرے۔

(۴) قائدِ اعظم رح کی صدارتی تقریر۔ جالندھر۔ بموقع آل انڈیا مُسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن ۱۹۴۳ء (پاکستان کا دستورِ مملکت بحوالہ اِسلامی دستورِ مملکت۔ مرتّبہ مولٰینا عرفان رشدی مدظلہٗ ۱۹۵۶ء)

(۵) نواب زادہ لیاقت علی خان رح جنرل سکرٹری مُسلم لیگ کا اعلان بمقام پشاور۔ ارکان مجلسِ عاملہ کی موجودگی میں (پاکستانی علاقوں میں تمام نظام و انتظامِ حکومت قرآنِ پاک کے احکام و اصُولوں کے بموجب ہوگا۔)

۶۔ نواب زادہ لیاقت علی خان رح کی تقریر بموقعِ جلسۂ تقسیمِ اسناد مُسلم یونیورسٹی علی گڑھ۔ (ہم اپنی آئندہ زندگی اِسلامی طریق اور آئین و قوانین کے بموجب بسر کرنا چاہتے ہیں اور اِس مقصد کے حصُول کے لیے ایک آزاد اور خود مُختار سلطنت کی ضرورت ہے جو اِنِ الحُکمُ اِلّا لِلّٰہ کے تحت قائم ہوگی۔)

۴۔ حرفِ اوّل از حضرت الحاج مولٰینا عرفان رُشدی مدظلہٗ العالی

(۱) **لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ**

جس ساز کے نغموں سے حرارت تھی دلوں میں ۔ محفل کا وُہی ساز ہے بیگانۂ مضراب

(۲) اکمالِ دین (۳) اِتمامِ نعمت (۴) پسندیدۂ حق دینِ اسلام (۵) اللہ تعالیٰ کی بلاشرکتِ غیرے علی الاطلاق حاکمیتِ اعلیٰ (ABSOLUTE SOVERIENTY & FINAL AUTHORITY OF GOD.) (۶) الوہیت و اسماء وصفاتِ باری تعالیٰ (۷) شہادتِ حق ۔ توحیدِ الٰہی و دینِ حقہ اسلام (۸) علمِ الٰہی کی وُسعتِ لامحدود اور ذرّہ ذرّہ کائنات و موجُودات کا احاطہ ۔ ہر خشک و تر کلامِ برحق کے زیرِ نفوذ اور تحتِ قُدرتِ الٰہی ہے ۔ (۹) ذاتِ ذوالجلال والاکرام کی تجلّی باقی اور ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ہے اور خالقِ دو جہاں کی حکمتِ عادلہ پر نظامِ عالم کی اساس قائم ہے، جو خود نتیجہ ہے شیون و صفاتِ الٰہیہ کے مظہرِ اتم ہونے کا ۔ (کلامِ حق اور سُنّتِ رسُول اللہ کی روشنی میں)

۵ ۔ خلافتِ ارضی

(۱) مقدّس امانت (۲) شوریٰ (۳) امر و نہی (۴) حکمتِ عادلہ (۵) اِطاعتِ الٰہی، اطاعتِ رسُولؐ اور اطاعتِ امیر کی علیٰ قدرِ منزلۃ اہمیت ۔ (۶) قولِ فیصل و مابہ الامتیاز (۷) شعباتِ امُورِ دین کی بجاآوری اور مناصبِ اقتدار کی تقسیم ۔ (۸) اربابِ حل و عقد اہل الرائے و شوریٰ اور منصبِ نیابت ۔ (۹) انتخابی مجالسِ شوریٰ کے قیام کا اِقتضاء (۱۰) اسلامی اَخلاقی فرض (۱۱) محاسبۂ نفس، عوام و حکام (۱۲) عُمّالُکُم اَعمالُکُم (۱۳) جہادِ اکبر (حدیثِ نبویؐ) ۔ (۱۴) اعلائے کلمۃ الحق و سربلندیٔ اسلام مقصود ہے ۔ (۱۵) انسدادِ شر و فساد اور ظلم ۔ اسلامی حکومت کے لوازم میں سے ہے ۔ (۱۶) اَلسَّمعُ وَالطَّاعَۃُ (۱۷) اطاعتِ امیر کی شرائط ۔ (۱۸) حصُولِ اثر و اقتدار کا معیار ۔

۶ ۔ اِسلام میں امارت و ریاست کا مفہوم

ارشاداتِ خُداوندی و فرمُوداتِ نبویؐ علیہ الصلوٰۃ والسّلام ۔

(۱) امارت و ولایت ۔ منصبِ حکومت ۔ اِسلام کا اصُولِ سیاست و نظامِ عملداری وغیرہا ۔

۷ ۔ اسلامی دستورِ مملکت ۵۶ء اور پاکستان کا نظامِ شرعی

۱۹۵۶ء مرتبہ، الحاج مولینا

عرفانِ رُشدی مُدّظلّہٗ، مؤلّف کتاب ہٰذا۔ چند اقتباسات۔ چند عنوانات: اسلامی حکومت کے بُنیادی اصُول، شُعباتِ اُمورِ شرعیّہ۔ مراحلِ سہ گانہ کی شرح۔ (تنقیح، تدوین، تنفیذ)۔ قانونِ شریعتِ اسلام کے نفاذ کے موجُودہ مراحل۔

۸۔ آئینی سوالنامہ ۱۹۶۸ء

پاکستان کا دستورِ اساسی و ہیئتِ حاکمہ کیا ہو؟ جواب از مرتّب ہٰذا۔

نظامِ مملکت کا آئینی ڈھانچہ یا سیاسی خاکہ، بجدّ نفسہٖ مقصُود نہیں، بلکہ وُہ حقائق و اصُولِ رہنما مقصُود ہیں، جن کی رُو سے ایک حکُومت کا نظام انجام پذیر ہوتا ہے اور یہی رہنما اصُول نظامِ مملکت کی اصل رُوح ہے۔ شریعتِ اسلام کی رُو سے حکمتِ عادلہ کے مطابق جو حکومت قائم ہو، اُس پر اصل توجّہ مرکُوز ہونی چاہیے نہ کہ محض ایک آئینی اصطلاح یا طرزِ حکُومت کا کوئی مروّجہ نام۔

۹۔ شُورائے ملّی

ابتدائی تجویز ۱۹۵۷ء: توضیحاتِ مابعد ۱۹۶۱ء و ۱۹۶۴ء۔ اصلاحِ حال کی صُورتِ ممکنہ۔

(۱) نظریۂ پاکستان کے اسلامی مقصد کی جانب بازگشت۔ (۲) اسلام میں شورائی نظام کا تصوّر آج پیدا نہیں ہوا، یہ منصُوص علیہ اور ثابت بالقرآن والحدیث اصُول ہے۔ (۳) تخلیقِ پاکستان کا منشاء و مقصد (۴) موجُودہ مُلکی و سیاسی صُورتِ حال (۵) مسئلۂ آئین و دستور (٦) کوائفِ ملّیہ (۷) بین الاقوامی سیاست (۸) مسئلۂ کشمیر و فریضۂ جہاد فی سبیل اللہ۔ (۹) ادارۂ اقوامِ متحدہ کی بے حسی (۱۰) علاقائی فوجی تنظیم کے دفاعی مُعاہدے اور اُن کی افادیّت۔ (۱۱) اتّحاد دُولِ اسلامیہ اَلْاِسْلَامُ مِلَّۃٌ وَّاحِدَۃٌ وَّالْکُفْرُ مِلَّۃٌ وَّاحِدَۃٌ (۱۲) داخلی معاملات۔ مُلکی مسائل (۱۳) ۱۹۳۵ء کا قانُونِ فرنگ (۱۴) لادینیّت والحاد (۱۵) اشتراکیت کا دیو۔ (۱٦) عوامی معیارِ زندگی (۱۷) بساطِ سیاست (۱۸) اتّحادِ ملّتِ اسلامیہ (۱۹) متحدہ ملّی زاویۂ نگاہ کی تشکیل ایک اہم قومی فریضہ ہے (۲۰) شُورائے ملّی کے انعقاد کے ذریعے ایک متفقہ ملّی منشُور کی ترتیب اور اُس کے نتیجے میں ایک میثاقِ ملّی کا تعیّن ہونا چاہیے۔ (۲۱) اسلامی اقدار اور بُنیادی حقوق۔

۱۰۔ اسلامی حکومت کے قیام کا حقیقی مقصد

(۱) اعلائے کلمۃ اللہ (۲) سربلندی اسلام (۳) صلاح و فلاحِ عوام (۴) اسلام کا تصورِ حیات (۵) امارتِ شرعیہ کا قیام (۶) صریح منکراتِ شرعی کا انسداد (۷) تین ضروری مراحل: ا۔ تنقیح: تمام مروّجہ قوانینِ رائج الوقت کو قانونِ شرعِ محمدی کے مطابق ڈھالنا۔

۲۔ تدوین: جملہ مامورات شرعی کو قانونی ضوابط کی شکل دینا۔

۳۔ تنفیذ: امارتِ شرعیہ یا وزارتِ اُمورِ مذہبیہ کے ذریعے احکامِ شریعت کا نفاذ۔

۱۱۔ ملّی مسائل اور اُن کی اصلاح

(۱) اخلاقِ عامّہ کا زوال و انحطاط (۲) ثقافت کے نام پر رقص و سرود کی محفلیں (۳) عائلی قوانین لو

۱۲۔ انتخابی کشمکش ۶۴ء

(۱) موازنہ بجانبین (۲) مابین مابہ الامتیاز صرف اسلام ہے۔ (۳) قیادت و سیادت کی ذمّہ داریاں (۴) رائے دہندگان کا مقدّس فرض (۵) دین اور سیاست (۶) دُنیا آخرت کی کھیتی ہے (۷) حُریّتِ نفس، حُریّتِ ضمیر اور اظہارِ رائے کی مکمّل آزادی (۸) صحیح اسلامی جمہوریّت کے خدّوخال (۹) اُمّتِ مُسلمہ سے وعدۂ فوز و فلاح (۱۰) خیر الامم کی امتیازی خصوصیّت (۱۱) عزت و کامرانی دستِ قدرت میں ہے (۱۲) دُنیا مطلوب نہیں، آخرت مطلوب ہے۔

وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ۝ وَمَا عَلَيْنَآ اِلَّا الْبَلَاغُ ۝ وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى ۝ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ الْمُكَرَّمِ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ ط بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ

مملکتِ خداداد پاکستان

میں

اِمارتِ شرعیّہ

کا

قیام

بیان از حضرت مولانا اعجاز الدین احمد عرفان رشدی

داعی مجلسِ علماءِ اسلام پاکستان،

سنہ ۱۹۶۸ء

مملکتِ خداداد پاکستان میں

امارتِ شرعیّہ کا قیام

بیان از حضرت مولٰینا اعجاز الدین احمد عرفان رُشدی
داعیِ مجلسِ علماء اسلام، پاکستان

سنہ ۱۹۶۸ء

بسمِ اللہِ الرّحمٰنِ الرّحیم

اَلحَمدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِینَ اصطَفٰی ۝

قَالَ اللہُ تعالیٰ سُبحانہٗ: اِنَّ اللہَ یَأمُرُکُم بِالعَدلِ وَالاِحسَانِ وَاِیتَآءِ ذِی القُربٰی وَیَنھٰی عَنِ الفَحشَآءِ وَالمُنکَرِ وَالبَغیِ یَعِظُکُم لَعَلَّکُم تَذَکَّرُونَ ۝ اَلَّذِینَ اِن مَّکَّنّٰھُم فِی الاَرضِ اَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتَوُا الزَّکٰوۃَ وَاَمَرُوا بِالمَعرُوفِ وَنَھَوا عَنِ المُنکَرِ ط وَمَن لَّم یَحکُم بِمَا اَنزَلَ اللہُ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الظّٰلِمُونَ ۝

امّا بعد: مجلسِ علماء اسلام پاکستان کا یہ بنیادی مطالبہ شروع سے چلا آرہا ہے اور آج بھی ہے کہ پاکستان میں بلا تاخیر امارتِ شرعیّہ (وزارتِ امورِ مذہبیہ) کا قیام اور قوانین الٰہیہ (اسلامی آئین) کے

اجراء و نفاذ کا اہتمام کیا جائے۔ کیوں کہ یہی وہ اساس و بنیاد ہے، جس پر اسلام کے نظامِ مملکت کی عمارت کھڑی کی جا سکتی ہے، ورنہ بنیاد کے بغیر عمارت کو خواہ کوئی ثریا تک لے جائے، اس کا کیا اعتبار؟ وہ کسی نہ کسی وقت دھڑام سے زمین پر آن رہے گی۔ مجلسِ علماءِ اسلام کا یہ بنیادی مطالبہ آج کا نہیں، قبلِ تخلیقِ پاکستان سے چلا آتا ہے۔ دستورِ مملکت کی تشکیل کے موقع پر اسلام کے رہنما بنیادی اصولوں کی تشریح کی گئی اور بعد ازاں امارتِ شرعیہ کے قیام پر زور دیا گیا۔ پاکستان بن جانے کے بعد بھی آئین سازی کے مختلف مراحل سے گزرتے ہوئے یعنی ۵۶ء تک یہی مطالبہ کیا جاتا رہا۔ پھر ۵۸ء کے انقلاب کے بعد جو حکومت قائم ہوئی، اس سے بھی بدستور یہی مطالبہ چلا آ رہا ہے کہ از روئے فرمانِ خدا و رسول صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم اور خود پاکستان کے اسلامی مقصد و نصب العین کے تحت سب سے پہلے پاکستان میں شریعتِ اسلام کے اوامر و منہیات کے نفاذ کا اہتمام ایک مہتم بالشان اور اہم دینی فریضہ ہے، جس کی بجا آوری میں ذرا سی تاخیر بھی جائز نہیں۔ اکیس برس کا عرصہ ہو چکا۔ سابقہ اور موجودہ اربابِ حکومت کی توجہ اس مامور من اللہ مسئلہ کی طرف مبذول کرائی جا رہی ہے۔ وہ کون سا دن آئے گا کہ جب اس دینی فریضے کی اہمیت کو کما حقہٗ سمجھا جائے گا؟

قانونِ شریعتِ اسلام کے نفاذ کے لیے مراحلِ سہ گانہ :-

(۱) تنقیح : قوانینِ رائج الوقت

(۲) تدوین : شرعی دفعات۔

(۳) تنفیذ : اُمورِ حدودِ شرعیہ۔

کی تشریح اور امارتِ شرعیہ کے قیام کا طریقہ کار، اور شعباتِ اُمورِ شرعیہ کے اجراء وغیرہ کے متعلق دینی احکام و توجیہات مرتب کر کے سابقہ اور موجودہ وزیرِ قانون کو بھیجی جا چکیں۔ سربراہِ مملکت کی توجہ بھی متعدد بار مبذول کرائی گئی۔ ۱۹۶۴ء میں وزیرِ قانون نے ایک اعلان کیا تھا جس کے بعد سے آج تک خاموشی ہے اور خاموشی کی وجہ بھی نہیں معلوم کہ دین اور شریعتِ اسلام کے معاملے سے یہ تسامح کیوں برتا جا رہا ہے؟ یہ مسئلہ بجائے خود اتنا مہتم بالشان اور مامور من اللہ ہے کہ تمام داخلی و خارجی مسائل اور سیاسی و انتظامی اُمور پر فائق و مقدم ہے۔ ہر نوعیت کی گوناگوں اصلاحات اور ترقیاتی منصوبے وغیرہ وغیرہ علیٰ قدرِ مراتب و بلحاظِ درجہ اہمیت بعد میں آتے ہیں۔ ترقی و ترفع، صلاح و فلاحِ عوام کی بنیاد بھی اُصول اور مسلّماتِ دین کے تحفظ پر قائم ہوتی ہے نہ کہ اس کے برعکس، معاذ اللہ!

جتنے دائرے بنتے ہیں، بعد میں بنتے ہیں پہلے پرکار کا نقطہ قائم ہوتا ہے۔ اگر یہ نقطہ پرکار نہ ہو تو کوئی دائرہ نہیں بن سکتا۔ اسی طرح اسلام کا تصورِ حیات ہے۔ خواہ انفرادی حیثیت میں ہو یا اجتماعی و ملّی اعتبار سے، خواہ اسلامی نظامِ مملکت کی تشکیل و قیام کے معنوں میں۔ سب سے پہلے اتباعِ فرمانِ حق و پیرویِ سنّتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا مرحلہ

آتا ہے۔ جس کی حیثیت نقطۂ پرکار یا بنیاد کی سی ہے۔ تعمیر سے پہلے بُنیاد قائم کرنی پڑتی ہے اور دائروں سے پہلے نقطۂ پرکار۔ آگے چل کر اسی بنیاد اور نقطۂ پرکار کی خیر و برکت سے عمارت بھی تعمیر ہو جائے گی اور دائرے بھی بنتے چلے جائیں گے۔ بنیادی نکتہ اِمتثالِ امرِ الٰہی ہے۔ سیاسی استحکام، اِصلاحِ معاشرہ، اور اقتصادی خوش حالی کے دائرے خود بخود بنتے چلے جائیں گے اور اسلامی نظامِ مملکت کی تعمیر کا ڈھانچہ بھی بتدریج استوار ہو جائے گا۔ اسلام کے رہنما اصولوں کی روشنی میں "جو خود مؤید من اللہ" ہیں"۔ تعمیرِ ملّت و فلاحِ عوام کا سارا کام باسہولت بھی ہوگا اور مستحکم بھی۔ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے اربابِ بست و کشاد کا یہ دینی و ملّی فرض ہے کہ وہ امارت شرعیہ کے قیام کے مسئلے کو اب مزید تاخیر میں نہ ڈالے۔ بلکہ پاکستان کو صحیح معنوں میں ایک اسلامی مملکت بنانے کے لیے ایک اہم اور بنیادی قدم اُٹھانے پر آمادہ و کمربستہ ہو جائے، کیونکہ اسی پر ملّتِ اسلامیہ کی دنیاوی فوز و فلاح اور آخرت کی نجات کا دار و مدار ہے۔ و باللہِ التوفیق!

شعباتِ امورِ شرعیّہ

(ترتیبِ نو)

(۱) شعبۂ اجراء قضاۃ و نفاذِ حدودِ شرعیّہ۔
(۲) شعبۂ احتساب حصولِ زکوٰۃ و دیگر شرعی محصولات۔
(۳) شعبۂ انصرام بیت المال۔
(۴) شعبۂ نصبِ ائمہ و تعیّنِ خطبات و رویتِ ہلال اور اعلانِ عیدین۔
(۵) شعبۂ تعلیم و تبلیغ و اشاعتِ دینِ حقّہ و تعیّنِ نصاب و درسِ دینیات کُل
درجاتِ تعلیم۔ تقدّم و ترقّیِ زبانِ عربی۔
(۶) شعبۂ انضباط و احترامِ ارکانِ اسلام و احیا و تحفّظِ روحانی اقدارِ اسلام
(۷) شعبۂ تنظیمِ اوقاف۔
(۸) شعبۂ تالیفِ قلوب: خدمتِ خلق (ب) رفاہِ عامہ (اعانت بے روزگاراں)
(۹) شعبۂ پرورشِ یتمیٰ۔
(۱۰) شعبۂ امدادِ بیوگان و نکاح الایامیٰ
(۱۱) شعبۂ دارالافتاء۔ مجلسِ مفتیانِ دین۔

وَبِاللّٰہِ التَّوفِیق

اسلامی آئینِ مملکت

ہستیِ مُسلم ز آئین است و بس
باطنِ دینِ نبی این است و بس

تُو نمی دانی کہ آئینِ تو چیست
زیرِ گردُوں سِرِّ تمکینِ تو چیست

آں کتابِ زندہ قرآنِ حکیم
حکمتِ او لایزال است و قدیم

نوعِ اِنساں را پیامِ آخریں
حاملِ اُو رحمۃٌ لِّلعالمیں

در شبستانِ حرا خلوت گزید!
قوم و آئین و حکومت آفرید!

حِفظِ قُرآنِ عظیم آئینِ تُست
حرفِ حق را فاش گفتن دینِ تُست

گر تو می خواہی مُسلماں زیستن
نیست ممکن جُز بقرآں زیستن

اقبالؒ

قانونِ ربّانی و قانونِ انسانی

دُنیوی قانون جو انسان کی ہے اختراع
اور اپنی من گھڑت کی آپ کرتا ہے دفاع

ذہن کی ایجاد ہے گویا بنائے اِنتفاع
ہر اُپج کو ذہن کی سمجھا ہے محلِ امتناع

اپنی ہر ایجاد کا سختی سے خود پابند ہے
خود بخود دُنیا کے ہر قانون پر سوگند ہے

اور جس قانون کا چشمہ ہو حق کی بارگاہ
سب سے وہ کیونکر نہ ہو عالی مقام و الا جاہ

ماورا ہے خالقِ کونین کا برحق کلام
صُحفِ ما فوق البشر ہے لائقِ صد احترام
(بالاتر)

ذہنِ انسانی کہاں؟ قانونِ انسانی کہاں؟
فیضِ ربّانی کہاں؟ اَحکامِ ربّانی کہاں؟

راست سمجھا ہے وہ اپنے منطقی شُبہات کو
اور اس گُنجلک میں بھولا ہے خدا کی ذات کو

عدل پر مبنی ہے جس کا کُل نظامِ کائنات
جس کی قدرت سے مِلا ہے ذرّے ذرّے کو ثبات

کاش یہ انسان آتا عدل و حکمت کی طرف
گمرہی کی تیرگی سے نورِ فطرت کی طرف

عرفان رشدی کان اللہ لہٗ

تقریظ

از صوفی الصافی حضرت سیّد امیر الدّین قدوائی ایم اے ایل ایل بی ایڈوکیٹ،

سپریم کورٹ و ہائیکورٹ، پاکستان لاہور

مُرشدِ برحق حضرت مولانا سیّد وارث حسن شاہ صاحب علیہ الرّحمۃ کے خلیفۂ خاص مُحترم المقام جناب مولانا شیخ اعجاز الدّین احمد المتخلّص بہ عرفان رُشدی مدّ فیوضہ، اِس عہد کے اُن جامع الصّفات اکابرین سے ہیں، جن کی بصیرت سے ان کا بیان مُستنیر اور فصاحت سے کلام پُر تاثیر ہے۔

آپ کی ذاتِ گرامی شانِ فنافی الشّیخ کا ظہور اور فلاح خواہیِ مخلوق تدبیرِ ہمہ گیر آپ کی فکر کا نُور ہے۔

رحمتہٌ للعالمینی کے نفاذ ہی پر دُنیا میں مُسلمان کی عظمت و فائز المرامی منحصر ہے اور آخرت میں اِسی خدمت کے بقدر مراتب مقدر ہیں۔

عرفان رُشدی صاحب مدّ فیوضہ، اِس دعوتِ اِسلام کے علمبردار کی حیثیّت سے جو کچھ فرماتے ہیں وہ اپنی صداقت و تائید کے لحاظ سے نظم و نثر میں یکساں بلند مُقام ہے۔ آپ کے مفید اور ذُو جہت مضامین کی گہرائی کے باعث جس قدر بھی اس کی توسیع میں بہی خواہیِ مِلّت و بنی نوعِ اِنسان سعی و سرگرمی کریں بجا ہوگی۔

مَیں اُمّید کرتا ہُوں کہ اِن مضامینِ نظم و نثر کی تشریح و اشاعت کا ہر سطح

پر خیر مقدم کیا جائے گا اور ان کے علاوہ بھی جو آپ کی تصانیف ہیں اُن سے بھی مِلّت ہر عہد میں مستفید ہوتی رہے گی، کیونکہ یہ ذکر اس ابدی فیض کا ہے جو ابدی اور کامل رہنمائی کے لیے حتماً کافی ہے۔ ع

الصلوٰۃ والسلام اے متمم الاخلاق آپ ہیں گویا کعبۂ عشاق

سیّد امیر الدّین قدوائی

نذرِ عقیدت

بخدمتِ حضرتِ مُصنّف

گلستانِ شریعت کے عظیم المرتبت مالی
امینِ معرفت، شیخِ طریقت، رہبرِ عالی

محمدؐ مُصطفےٰ کے اُسوۂ مسعود کے والی
مُبارک حق شناسی، پاک گوئی نیک اعمالی

زمانے میں ترے لُطف و کرم کا بول بالا ہو
جمالِ فیض سے تاریک سینوں میں اُجالا ہو

شاھد چاندپوری

تقریظ

از مولٰینا صاحبزادہ ابُوسعید عبدُالعزیز صاحب رُکن مجلس علماء اسلام پاکستان

شیخ الطریقت والمعرفت حضرتِ مولٰینا شیخ اعجازُالدین احمد عرفان رُشدی دامت برکاتہم العالیہ کا نعتیہ کلام الموسُوم بہ "چراغِ مُصطفویؐ" کے مسوّدے کا جستہ جستہ مقامات سے مُطالعہ کرنے کا اتّفاق ہُوا۔

مَیں تو برملا کہُوں گا کہ یہ مجمُوعۂ کلام عشقِ نبویؐ کے بحرِ زخار میں ڈُوب کر لکھا گیا ہے۔ بقول اقبالؔ مرحوم ؎

ستیزہ کار رہا ہے ازل سے تا امرُوز
چراغِ مُصطفویؐ سے شرارِ بُولہبی

یہ مجمُوعۂ کلام "چراغِ مُصطفویؐ" دَورِ حاضرہ کے "بُولہبی شراروں" کے چیلنج کا مسکت جواب ہے۔

حضرتِ عرفان رُشدی مدّظلّہ العالی جہاں ایک رئیس ابنِ رئیس ہیں، وہاں وُہ ماشاءاللہ شعر وسخن اور رُشد وہدایت کی دُنیا کے بھی رئیسِ اعظم ہیں۔

خُدا کرے کہ یہ مجمُوعۂ کلام جو سرورِ کائنات کی ایک منظُوم سیرت ہے، مِلّتِ اسلامیہ کو اُسوۂ رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے سانچے میں ڈھالنے کے لیے مفید و مُعاون ثابت ہو سکے۔

فقیر

ابُوسعید القادری

تقریظ

از ہادی حسین شاہد صدیقی، چاند پوری

سرورِ کائنات، فخرِ موجودات، نبیِ اُمّی، حضرتِ محمّد رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی بارگاہِ عالی میں عقیدت کے نذرانے چہار دانگِ عالم میں پیش کیے جارہے ہیں اور یہ سلسلہ قائم ہوئے چودہ صدیاں پوری ہوئی جاتی ہیں۔ لیکن ع۔۔۔

نیا ہے لیجیے جب نام اُن کا

کے مصداق ہر بار بات میں ایک نیا لطف پیدا ہو جاتا ہے اور گوش و نظر نئے انداز سے حظ اُٹھاتے ہیں۔ سبب معلوم ہے۔ حضورِ اقدس کی ذاتِ عالی صفات سے عقیدت میں روز افزوں اضافہ ہے اور اُن کی شان میں جو کچھ زبان و قلم سے نکلتا ہے، دل کی گہرائیوں سے ہو کر نکلتا ہے۔ یہی وہ جوہر ہے جو کلام میں خوبی پیدا کر دیتا ہے۔

حضرتِ الحاج مولٰنا اعجاز الدین احمد صاحب عرفانؔ رُشدی مدظلّہ العالی، داعیِ مجلسِ علمائے اسلام پاکستان کی نئی تصنیف "چراغِ مصطفویؐ" میں یہ صفت نہ صرف بدرجۂ اتم موجود ہے بلکہ ایک

انوکھی شان لیے ہوئے ہے اور عشقِ رسولؐ کی اتھاہ گہرائیوں کا پتہ دیتی ہے اِس اعتبار سے حضرتِ عرفاںؔ مدّاحِ رسولؐ ہو کر میرے ممدوح کے مقام پر فائز ہو گئے ہیں اور یہ ناقدری ہو گی، اگر خود اُن کی شان میں مدح سرائی نہ کی جائے ؎

کلامِ حضرتِ عرفاںؔ "چراغِ مصطفویؐ"
زہے یہ عشقِ گرامی، زہے یہ خوش نظری!
دل و زباں ہیں برائے ثناء و نعتِ رسولؐ
بہ ایں ہجومِ تمنّا و خواہشِ بشری!
اُسے یہ مرتبۂ خاص ہے نصیب کہ جو
خودِ اپنی آپ کرے اس جہاں میں چارہ گری
خدا قبول کرے دل کا ہدیۂ اخلاص،
عطا ہو گنبدِ خضراء سے کوئی خوشخبری
یہ ذوق و شوق یہ عجز و نیاز ہو مقبول،
رہے یہ عشقِ محمدؐ سے دل کی شاخ ہری!

ہادی حسین شاہد چاندپوری
لاہور (کینٹ)

تقریظ

مولٰینا سیّد محی الدّین شارقؔ، خطیب جامع مسجد نور
نسبت روڈ، لاہور

گرامی مرتبت الحاج حضرت مولٰینا اعجاز الدّین احمد عرفانؔ رُشدی صابری میرے دینی بھائی اور دوست ہیں۔ تقریباً بیس سال سے آپ سے تعارف ہے۔ شروع ہی سے آپ پر دین کا رنگ غالب ہے۔

موصوف کے قلبی تاثّرات کا یہ مجموعہ آپ کی محبتِ رسُولؐ اور جذبۂ ایمانی کا مظہرِ اتّم ہے۔ حق تعالیٰ سُبحانہٗ قبول فرمادیں اور بیش از بیش دینی خدمت کی توفیق ہو۔ آمین

دُعا کا طالب

سیّد محی الدّین شارقؔ

خطیب جامع مسجد نور

نسبت روڈ، لاہور

محمد انور جیلانی
۶۰ اردو بازار لاہور

نعت سرورِ کونین دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

اے ماہ جبیں، اے مہر لقا!
سبحان اللہ! ماشاء اللہ!
آفاق میں پھیلی تیری ضیا
سبحان اللہ! ماشاء اللہ!

جب تیرا نورِ ظہور ہوا
باطل کا اندھیرا دور ہوا
انسان کا نصیبہ جاگ اٹھا
سبحان اللہ! ماشاء اللہ!

گو آئے رسولؐ و نبیؑ صدہا
بڑھ چڑھ کے ہر اک کو رتبہ ملا
پر رحمتِ عالم تو ہی ہوا
سبحان اللہ! ماشاء اللہ!

جب تو نے خدا کا نام لیا
اور وحدت کا پیغام دیا
ہر دکھ جھیلا ہر درد سہا
سبحان اللہ! ماشاء اللہ!

مالوت نے تجھے جو کچھ بھی دیا
وہ خلق پہ تو نے بانٹ دیا
خود فقر پہ تجھ کو ناز رہا
سبحان اللہ! ماشاء اللہ!

ترے حکم سے چاند دو نیم ہوا
ڈوبا ہوا سورج لوٹ آیا!
اور سنگریزوں نے کلمہ پڑھا
سبحان اللہ! ماشاء اللہ!

اے سائر لیلۃ الاسریٰ
اے ہفت افلاک کے رہ پیما!
ہوا عرش پہ تو مہمانِ خدا
سبحان اللہ! ماشاء اللہ!

یٰسٓ و مُزّمّل اور طٰہٰ
قابَ قوسینِ او ادنیٰ
قرآن بھی تیرا مدح سرا
سبحان اللہ! ماشاء اللہ!

مَا اَجْمَلَکَ! مَا اَفْضَلَکَ!
مَا اَکْرَمَکَ! مَا اَکْمَلَکَ!
تو ہے سب سے بڑا اللہ کے سوا
سبحان اللہ! ماشاء اللہ!

گو عاصی تھا انور بہت بڑا
اُس کے جرم تھے بیشک حد سے سوا
تیری نعت کے صدقے بخشا گیا
سبحان اللہ! ماشاء اللہ!

از اہلیہ محترمہ حضرت مولانا عرفان رشدی

روشنیِ ایمان

نعتِ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم

چلی بادِ صبا، ہر سو گلوں پر تازگی آئی!
چھٹے بادل اندھیرے کے فضا میں روشنی آئی

اِدھر حوریں ہیں صف بستہ اُدھر ہیں مطلّبِ شاداں
سبھی ہیں خوش کہ گھر میں آسمانوں سے خوشی آئی

چھٹی تاریکیِ کفر و جہالت بزمِ دُنیا سے
دلوں میں نورِ ایماں کی نئی اِک روشنی آئی

عرب کے رہنے والے تھے نہ مطلق آشنا جس سے
نبیؐ کے فیض سے تعلیم وطرزِ بندگی آئی

حریمِ قدس سے سوئے زمیں ماہِ تمام آیا
زمیں سے آسماں تک ہر طرف تابندگی آئی

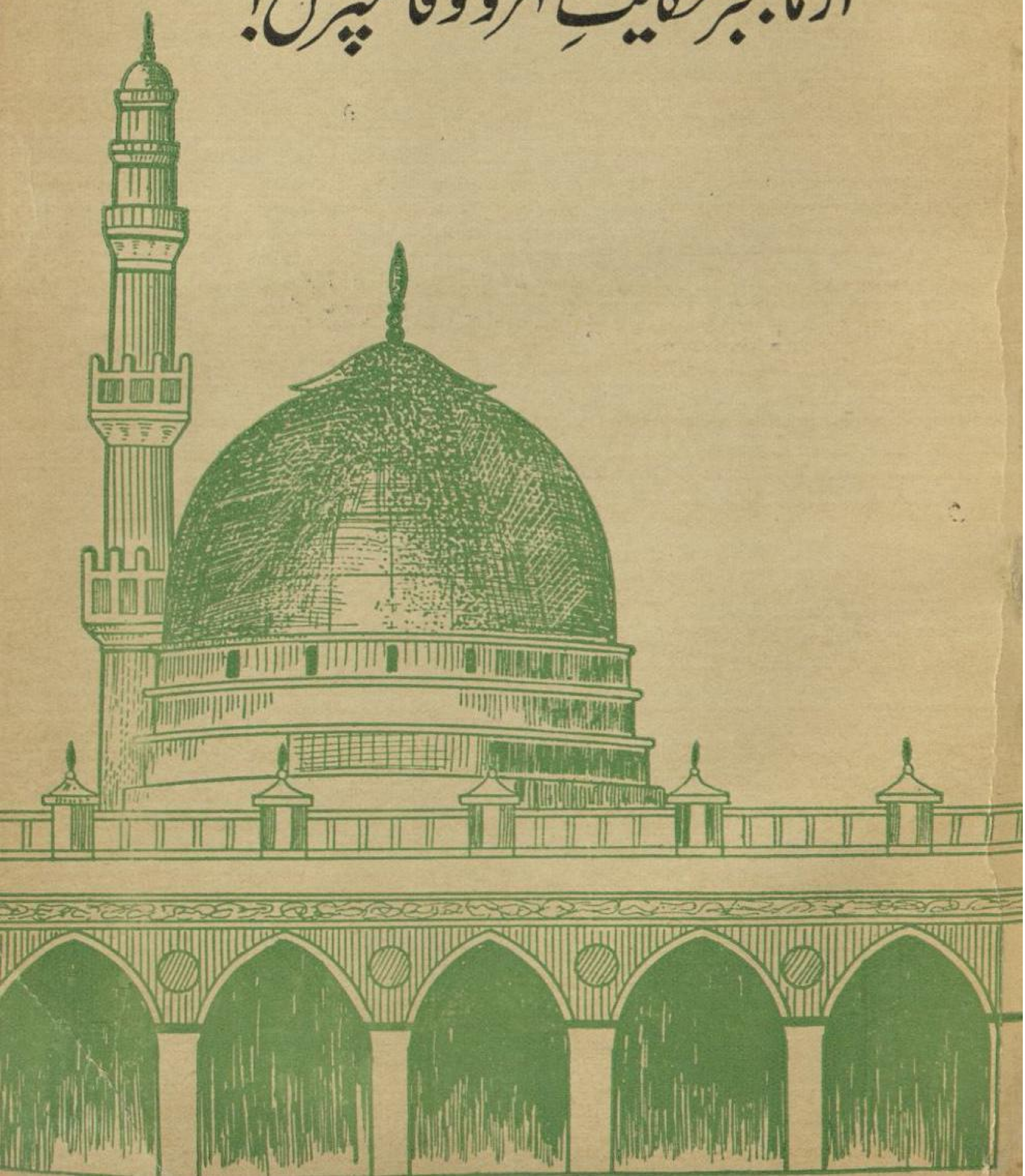
صبا صد بار ہے شکرِ خدا اس اوجِ قسمت پر
نبی کا فیض ہے ایماں کی دل میں روشنی آئی

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ
تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَ
ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ
الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝ وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ۝
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ وَنُوْرِ عَرْشِهٖ
مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ ۝ بِرَحْمَتِكَ
يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ۝

تمّت بالخیر

ما قِصّہ سکندر و دارا نہ خواندہ ایم
از ما بجُز حکایتِ مہر و وَفا مپُرس!



یہ کتاب فی سبیل اللہ تقسیم کے لیے ہے۔
عرفان قریشی کان اللہ لہٗ